ترجمہ و فرہنگ

مطلع السعدین

از

ایم غضنفر علی غضنفر ایم-اے، ایم-او-ایل

★

مطبوعہ

ملک نذیر احمد پروپرائیٹر تاج بک ڈپو لاہور

Marfat.com

Marfat.com

اردو ترجمہ معہ فرہنگ

مطلع سعدین

(حصہ داخل نصاب ایم۔اے و منشی فاضل)

از

سید غضنفر علی غضنفر ایم۔اے ایم او ایل

مطبوعہ

ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو

اردو بازار موہن لال روڈ، لاہور قیمت -/-/2

Marfat.com

60320

ملک محمد رحیم پروپرائٹر تاج بک ڈپو
اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

نے

انوار الاسلام پرنٹنگ پریس
گنپت روڈ لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہٖ نستعین

فرہنگ

علامی:۔ بڑا عالم۔ انتما:۔ نسبت۔ زیادتی اعتلا۔ بلندی
معارج:۔ جمع معراج، سعود:۔ ستارے صعود:۔ بلند ہونا۔ عیار:۔ کسوٹی پر کھنا
دارالضرب:۔ ٹکسال۔ لوا:۔ جھنڈا سدرہ:۔ ساتویں آسمان پر بیری کا درخت۔
زاکیات:۔ طیبات، تحیات:۔ درود حدیقہ:۔ باغ فتوت:۔ جوانمردی
مضمار:۔ میدان۔ ابوالقاسم:۔ کنیت جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حادی:۔ گھیرنے والا مراد مؤلفِ کتاب۔ شعشہ:۔ روشنی۔

ترجمہ:۔ خداوند تعالےٰ کی حمد و ثنا کے کلام کی ابتدا (اس طرح) ہونی چاہیئے کہ خورشید جہانگیر جیسے روشن دل سے اُس کی ثنا کی روشنی روشن آسمان کی بلندی تک ظاہر ہو اور اس کے (خدا کے) شکریہ کی گفتگو کا خاتمہ (اس طرح) ہونا چاہیئے کہ اُس کی بلندی کی زیادتی آرام گاہ سینہ سے ستاروں کی بلندی تک بلند ہو۔ اُس (خداوند کریم) کے لئے ہی دنیا اور آخرت میں ثنا ہے۔ وہ ملک کا بادشاہ (خدا) اُس کا احسان بہت بلند (زیادہ) ہو جس نے کہ انسان کے اعزاز کے لئے نو درجے والے آسمان کی بلندی پر اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (میں دنیا میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں) کے خطبے کی آواز بلند کی۔ اور وہ بادشاہ اُس کی پادشاہی بلند ہو۔ جس نے کہ انسانیت کی دولت کی نقدی کو (اپنی) مہربانی کی ٹکسال میں لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ (ہم نے بنی آدم کو عزت دی) کے سکے میں ڈھالا۔ اور انسان کی بزرگی کے جھنڈے کو وَرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا (اور ہم نے اُسے بلند درجہ عطا کیا) کے اعزاز سے وفضلناھم علیٰ کثیر ممن خلقنا (ہم نے اُس کو بہت سی مخلوق پر فضیلت دی) کی سلطنت کے تخت پر بیٹھنے کی عزت بخشی۔ اے خداوند تعالےٰ تیری ثنا جس کے بارے میں وحی پہنچانے والی طوطی اور سدرہ تک اُڑنے والا شاہباز (حضرت

جبرئیل) عجز و نیاز کی زبان سے لَا اُحْصِیْ (حدیث نبوی) کا گیت گاتے (یا عاجزی ظاہر کرے) بے زبان پرندوں (انسانوں) سے عاجزی کے اعتراف کے سوا اور کیا ممکن ہے۔ اور اُس میدان میں جہاں کہ آسمان سے گزرنے والے شہسوار (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقتدار کا ہاتھ باوجود لولاک (لما خلقت الافلاک) کا بلند جھنڈا رکھنے کے ما عرفناک (ہم نے تجھے تیری معرفت کے حق کے مطابق نہیں پہچانا) کا جھنڈا بلند کرتا ہے۔ ہر ایک فقیر کے سلسلہ تحریر اور ہر ایک حقیر کی بندش تقریر سے کیا (بیان) ہو سکتا ہے ع معلوم ہوا کہ ہم کچھ نہیں جانتے۔

خدائے بزرگ کی صفات کے ادراک سے عاجزی ظاہر ہے نظم

اُس بلندی پر جہاں کہ خورشید لرزاں ہو۔ ذرے کو پہنچنے کی کب مجال ہو سکتی ہے۔

بیت جلال والے خدائے تعالےٰ (کی حمد) کے سمندر کے مقابلے میں میرا اُس کی حمد بیان کرنا اُس شبنم (کے قطرے) کی مانند ہے جو سمندر پر ایک نقطے کا نشان لگاتا ہے۔

اور صلوات پاک اور درود پاک کے تحفے۔ جلالت کے آسمان کے چاند رسالت کے آسمان کے سورج۔ مہر ختم نبوت۔ جوانمردی کی ڈبیہ کے موتی لولاک کی بلند مرتبہ خلعت کے سزاوار انا ارسلناک (ہم نے تجھے اہل دنیا کے لئے آیۂ رحمت بنا کر بھیجا) کے تخت کے قابل۔ ما زاغ (نہ پھری آپ کی نظر معراج کے مقام پر) کی روشن آنکھ کے نور۔ رسالت کے نیلے باغ کے نور (حضرت محمد رسول اکرمؐ) کی بارگاہ پر نثار (کرنے چاہئیں)

نظم۔ دیدار کرنے والوں کی آنکھ کو روشن کرنے والا۔ عالم موجودات کی سجاوٹ کہ اُس کی پاپوشش عرش کے لئے تاج ہیں۔ (وہ) وحی خدا کا امین اور معراج کے بھید جاننے والا ہے

ایسا بادشاہ کہ سبحان الذی اسریٰ (وہ ذات پاک جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی) کے مبارک کوچ میں بجلی جیسے تیز رفتار براق کو اُس مقام تک لے گیا۔ جہاں کہ روح الامین (حضرت جبرئیل) باوجود اتنی منزلت کے بِی مَعَ اللّٰہِ مقام کی منزل پر عاجز ہو گیا

نظم تیری معیت اور تیرے ساتھ سفر کرنے سے جبرئیل بھی عاجز رہا۔

کیونکہ کوئی تیرا ہمعنان نہیں ہو سکتا۔

اور وہ بڑی شان والا کہ خلوت خاص کے بارے میں حدیث خاص لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ زبان

Marfat.com

اخلاص پر اس طرح جاری فرماتا ہے کہ ملک مقرب اور نبی مرسل کو اس کے حریم خاص میں (سے باریابی کی) اجازت نہیں (اشارہ ہے اس حدیث کی طرف کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اور خدا کے درمیان بسا اوقات ایسا تقرب ہوتا ہے۔ کہ نہ کسی ملک مقرب کو وہ تقرب حاصل ہوتا ہے نہ ہی نبی مرسل کو) ع

ہم کہاں اور تیری مدح وثنا کہاں

تمام مخلوق کا سردار اور پیشوا میدان بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کا شہسوار پسندیدہ وبرگزیدہ ابوالقاسم (شعر) محمد کہ ازل سے ابد تک جو کچھ بھی ہے۔ (سب) اُس کے نام کی سعادت کے لئے ہے۔ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

بعد ازاں ان اوراق (کتاب) کا مولف الفقیر الی اللہ الہادی عبدالرزاق بن اسحاق السمرقندی یوں کہتا (لکھتا) ہے کہ جب خداوند تعالے کی مہربانی سے کتاب مطلع سعدین ؒ مجمع بحرین کے اوّل نصف حصے کی تحریر سے قلم تحریر نے فراغت پائی (یعنی لکھ چکا) اب اللہ تعالے کی مہربانی کے مطلع سے فکر کے آفتاب کی روشنی کتاب کے دوسرے نصف حصے کے اتمام کے افق پر چمکے گی (یعنی کتاب کا دوسرا نصف حصہ لکھے گا) خدا کی مہربانی سے اس کا آغاز حضرت مغفور صاحبقران کی بزرگ اولاد کے احوال کے بارے میں (لکھنے کی) آرزو رکھتا ہے۔ اور اسی طرح تمام علاقوں اور شہروں کے عجیب عجیب حالات وواقعات اور بڑے بڑے بادشاہوں کے اذکار اور نامور حکام کے حالات (کا لکھنا) خدائے بزرگ کے فیض وبخشش سے چاہتا ہے یہ ہے اچھی تمنا اور نیک خواہش ع

اُس راستے میں (خدا کی) توفیق سے مدد ہو جیو

تشبیب سخن وترصیف تالیف

فرہنگ: تشبیب:- آغاز، شاعری کی اصطلاح میں قصیدے کے ابتدائی اشعار کو جو بہاریہ یا عشقیہ ہوتے ہیں کہتے ہیں۔ ترصیف:- جمع کرنا۔ التباس:- شک۔ قلبا علدا:- دُور افتادہ۔ لمعان اجمع لمعہ بمعنی شعاع

اشراق :- روشنی دینا۔ وہاب :- بہت بخشش کرنے والا معشر :- گروہ
مکارم :- بزرگیاں خضوع و خشوع :- عاجزی ہمم :- جمع ہمت
حظ :- بہرہ، حصہ، ملکوت :- فرشتگان سنن :- جمع سنت طریقے
وُلات :- جمع والی سحر حلال :- حلال جادو مراد کلام فصیح وبلیغ مباہی :- فخر کرنیوالا۔
مشارق :- جمع مشرق۔

ترجمہ :- ہوشیار سخن شناس پر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے (وہ ذات جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم میں سے بعض کے درجے بلند کئے) انسانوں میں سخن کے درجوں کا جو کہ انسانیت کا اعزاز و افتخار ہے۔ بہت فرق رکھا ہے۔ اور اس عطیہ کے درجوں میں بہت اختلاف رکھا ہے۔ کیونکہ بعض سخن حیوانوں کی آوازوں جیسے ہیں۔ اور پھر سخن مرتبہ کی بلندی اور خوبی کی بزرگی میں ایسا درجہ بھی رکھتا ہے۔ کہ انسانی قوت باوجود کمال سخنوری رکھنے کے اُس جیسا لکھنے پر قادر نہیں ہو سکتی۔ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (اور اگر اُن میں سے بعض اُن کی مدد بھی کرے) اور جواہر خورشید تاب میں سے جو کہ بخشش کرنے والے خدا نے عقلمند لوگوں کو بخشے ہیں (وہ گوہر سخن ہے) جس نے دنیا کو چمکانے والے ستارے کی روشنی بن کر دنیا کو چمکایا ہے۔ (مراد قرآن پاک) الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب (اُس ذات پاک کیلئے سب تعریف ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی)

بیت۔ اگر سخن کے سوا (سخن سے بہتر) کوئی اور گوہر ہوتا تو وہ سخن کی بجائے آتا

اور جان کے پالنے والا سخن روح ناطقہ کی مانند حیات ابدی (ہمیشہ کی) حاصل کرتا ہے اور آفتاب کی شعاع کی مانند تمام عالم پر چمکتا ہے۔ بلکہ چراغ روح صرف اندر (جسم) کو روشنی بخشتا ہے۔ اور خورشید کی شعاع بیرونی (عالم) کو چمکاتی ہے۔ لیکن نور سخن (ایسی) شمع ہے۔ کہ بیرون و درون دونو کو روشن کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کی شعاعیں ابد تک روشن رہتی ہیں۔ اور کبھی مدہم نہیں ہوتیں۔ اور ہمیشہ کی زندگی سخن (ہی) ہے۔ کیونکہ سخنور کو بھی حیات جاوید دیتا ہے۔ اور اُس شخص کو بھی جسکا ذکر سخن میں کیا جائے (سخن) زندہ جاوید رکھتا ہے۔

نظم۔ شاعر طوسی کے سخن کیوجہ سے دنیا میں کاؤس و تہمتن کے کارناموں کی توقیر باقی ہے۔ انوری کے کلام کی خوبی یہ ہے کہ اُسنے اس وقت تک شاہ ابوالحسن کی بخششوں کا ذکر باقی رکھا ہے

Marfat.com

اور چونکہ نبی نوع انسان اور مرتبہ والے اہل ہمت لوگوں کے گروہ کو ہمیشہ (اپنے) ذکر جمیل کی زندگی اور بقا کا فکر رہا ہے۔ عزت اور شان والے خدائے بزرگ سے عاجزی کے ساتھ یہ عطیہ (اپنا ذکر جمیل) مانگتے رہے ہیں۔ اور جو کچھ کہ قرآن پاک میں خلیل کے متعلق ذکر آیا ہے۔ (یہ دعا کی ہے) کہ میری زبان کو بعد میں آنے والے لوگوں کے نزدیک سچائی عطا کر اور نبی آدم کی مکرم جماعت میں سے انبیاء علیہم السلام اور سلاطین خداوند تعالٰی کی طرف سے معزز اور موقر (وقار بخشے ہوئے) لوگ ہیں۔ اور انہی دونو سردار گروہوں کا بڑا حصہ اور بڑا حق ہے اور عوام الناس میں انہی دونو عالی مرتبہ گروہوں کو پوری فوقیت اور قدرت حاصل ہے۔ اور سب چیزوں میں انہی کا تعلق عمومی ہے۔ کیونکہ انبیاء عالم ملک و ملکوت کی خبر دیتے ہیں۔ اور خالق کی عبادت کے ذریعہ سے خلائق کے سر پر نیکی کا تاج رکھتے ہیں۔ (خلائق کو خالق کی عبادت کرنا سکھاتے ہیں) اور سلاطین اپنی عمدہ رائے اور ملکوں کو فتح کرنے والی تیغ کی روشنی سے ظلم کا اندھیرا دور کرتے ہیں اور وہ مہربانی کا پانی جو کہ انبیاء ہدایت کے چشمے سے نکالتے ہیں (سلاطین) اُس کو عدالت کی نہریں جاری کرتے ہیں

قطعہ :- یہ خیال نہ کر کہ رسولوں کی شریعت کی شمعوں کے نور کے بغیر کوئی اپنی عقل سے
نجات کا راستہ حاصل کر سکتا ہے۔ (اور) اگر سلطان کا خوف ملک کی حمایت نہ کرے
تو اس دنیا میں کہیں امن و امان کا نشان باقی نہ رہے۔

لاجرم (اسلئے) میدان کلام کے سبقت لے جانے والے اور چرخ کہن کے بھیدوں کے پرکھنے والے ان دونو نامور گروہوں کے حالات اور واقعات کو احاطۂ تحریر میں لاتے رہے ہیں اور اُن کے اقبال کی تشریحات اور ان کے افعال کے واقعات کے اظہار سے اہل جہان کے حالات و واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اہل دنیا کو اُن سے فائدے اور منفعتیں پہنچتی ہیں۔ اور یہ صناعت فنی کہلائی اور (اس نے) علم تاریخ کے (نام سے) شہرت پائی۔ اور علم کے لوگوں نے اس فن میں ہر ایک زبان اور ہر ایک زمانے میں نظم و نثر میں تالیفات و تصنیفات کی ہیں۔ خداوند تعالٰی اُن کو اچھی جزا دیوے۔ اور چونکہ یہ فقیر عرصے سے والد مرحوم کی پیروی کرتے ہوئے حضرت خاقان سعید حامی سلطنت و خلافت و دنیا و دین میرزا شاہرخ بادشاہ کے مبارک دربار میں ملازم تھا۔ اور روشنی بخشنے والے آفتاب کے عکس میں ذرہ کی مانند گردش کرتا تھا۔ (اسلئے مؤلف نے) چاہا کہ کتاب مطلع سعدین

دفتر بحرین کے دوسرے نصف حصے میں حضرت مرحوم مغفور اور ان کی بزرگ اولاد اور سلطنت سے تعلق رکھنے والے اقربا اور تمام حاکموں اور ولایتوں کے حالات بیان کرے اور اس پسندیدہ قول کے بموجب کہ بخشش کرنے والے کا شکر ادا کرنا واجب ہے بڑے بڑے عطیوں اور بخششوں کا کچھ شکریہ ادا کروں گا۔ اور اگر توفیق نیک نے حمایت کی تو ایران و توران بلکہ بیشتر دنیا کے اس مبارک زمانے تک کے حالات بیان کئے جائیں گے۔

مستعد فکر والی طبیعت واقعات کی ترتیب اور تہذیب میں مشغول ہوئی اور ٹوٹے ہوئے دل نے عجیب واقعات کے جمع کرنے میں بھڑکنے والی طبیعت کی آگ کو باوجود ٹھنڈا ہو جانے کے روشن کیا۔ اگرچہ بلندی ہمت اور تیزی طبیعت کے لئے موزوں اور مناسب یہ تھا کہ علوم کی حقیقتوں اور معقول کی دقیق باتوں اور اظہار مطالب اور بھید دل کے کھولنے اور انوار علوم سے آگاہ کرنے میں کوشش کرے اور میدان امتحان کو یقین کے شہسواروں کے ساتھ طے کرے۔ لیکن بیشک بادشاہ میرے پیچھے (ساتھ) ہے اور یہ پیچھا نہیں چھوٹ سکتا (مطلب یہ کہ بادشاہ کی طرح لکھنا ہی میرا مدعا ہے) اور جب مشکین خال ہرن جیسا قلم اس کی تحریر میں خوشبو پھیلانے لگا۔ اور عنبر جیسی خوشبو والا قلم اس آرزو کے پورا کرنے میں عطر سا ہوا تو زبان اس طرح کھلی اور دل کا بھید اس طرح ظاہر کیا۔ کہ حضرت خضر کی طرح چشمہ شیریں سے یعنی دوات کی تاریکی سے آب حیات (سیاہی) اٹھائے۔ اور اصلی واقعات کو بینا لوگوں کی نظر کے سامنے نہایت سادہ لباس میں ظاہر کرے۔ تاکہ اصلی گفتگو کا میٹھا پانی اور فصیح و بلیغ عبارت کا خیال تشبیہات عجیب و استعارات غریب کے سبب سے گدلا اور خراب نہ ہو جائے۔

اگرچہ کبھی کبھی چاہیے کہ طبیعت کا سخن ساز بلبل انشا پردازی کی خواہش میں پرواز کرے اور کبھی کبھی داستان سرائی کے باغ اور سخن آرائی کی انجمن میں داستانیں بیان کرے اور نغمے گائے۔

اور عجیب واقعات کے اذکار اور حکایات کے بیان میں شاہزادگان بزرگ یعنی حضرت صاحبقران کے صاحبزادوں کے ناموں کے ذکر کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر ہر مرتبہ اسمائے مبارک لکھے جائیں گے تو یقیناً طول کلام کا سبب ہوگا (اسلئے) خامۂ گوہر نگار سے یہ قرار دے دیا ہے کہ میں لکھوں گا کہ امیر بزرگ تیمور ع (تائید یافتہ و جہانگیر) کے نام کی بجائے جیسا

Marfat.com

کہ دفتر اوّل میں لکھا گیا (صرف) حضرت صاحبقران لکھا جاتے۔ اور پادشاہ عالی مرتبہ یعنی شاہ رُخ پادشاہ دین پرور کے نام کی بجائے حضرت خاقان سعید لکھے۔ اور جس وقت پادشاہ سعید شہید حضرت ابو سعید کا نام لکھنا چاہیے۔ تو اس کے بجائے حضرت خلافت پناہی لکھے۔ اگرچہ بہت دفعہ ایسا بھی ہوگا۔ کہ ان بادشاہوں کے اسمائے گرامی وضاحت کے ساتھ لکھے جائیں گے۔ اور باقی شاہزادگان کے بزرگ نام بھی جو سلطنت کے آسمان کے چاند سورج ہیں اُن کے مشہور ناموں کے ساتھ لکھے جائیں گے۔

شعر۔ قلم نے سخن کی لڑی میں نظم کے موتی اس طرح پروئے۔ تاکہ عقل کی آنکھ گوہر معنی کی چمک کو (اچھی طرح) دیکھ لیوے۔

خداوند بزرگ سے امید ہے کہ جب تک معانی کے حروف اور نشانات ہیں سے اخبار و آثار کے رخسار پر ایک تحریر بھی (باقی) رہے۔ اس کتاب کی روشنی کی چمک زمانے کے عرض و طول میں شعاعِ آفتاب کی طرح روشنی بخشتی رہے۔ اور اس کی جہان کو روشن کرنے والی شکل بدر (روشن) کی روشنی کی مانند اطراف عالم کو چمکائے۔ اور ہمت کی بلندی کے بموجب مقاصد کے جواہر حاصل ہوویں۔ اور حسب الارادہ سعادت کا آفتاب زمانے کے چہرے پر چمکے۔

شعر۔ اُس کے نور کی روشنی زمانے میں چمک رہی ہے۔ اور روشن سورج زمانے میں ظاہر ہو رہا ہے (ع) خدا کرے دنیا میں مقبول خاص و عام ہووے۔

والسلام۔

حضرت خاقان سعید میرزا شاہرخ بہادر معین سلطنت و دنیا و دین کے تختِ سلطنت پر جلوس فرمانے کا ذکر

فرہنگ، تمشیت:- جاری کرنا۔ مصقلہ:- تلوار کا زنگ دور کرنے کا آلہ۔ فرقدان:- قطبین کے دو ستارے۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ ذاتِ پاک جس نے تم کو زمین پر خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے مراتب بعض پر بلند کیے۔

Marfat.com

خداوند تعالیٰ کی خلافت اور بادشاہت، کا سزاوار اور نیکی کی فتحمندی اور سلطنت کے تخت کے قابل ہے۔ کیونکہ اُس کی بلند ہمت کو مستحکم دین کی تقویت منظور ہے۔ اور اُس کی روشن ضمیر بالنصب العین ... ان بزرگوں کے سردار) کے احکام شرع کا جاری کرنا ہے۔ اُس کی تیغ ظفر پیکر کو مستقد تائید الٰہی جیسی روشنی حاصل ہے۔ اور اُس کی ... والی رائے کے جہاں نما پیالے میں بھلا چاہنے کی تصویر کے سوا اور کوئی تصویر نظر نہیں آتی۔ اور اُس کے خلافت و سرداری کے روشن تاج کے لئے زیبا ہے کہ اُسکے روشن جواہر کی ... دنیا کو چمکانے والے آفتاب کی روشنی کی برابری کرے۔ اُسکی تیغ آبدار کا پانی انصاف کے باغ کے رخسار کا سرسبز رکھتا ہے۔ اور اُس کے جوشن کے ... والے پیکان کا غنچہ ہر ستہ دل کے زخمی سینے سے ظلم کا کانٹا باہر نکالتا ہے۔

جب اُس کی امید ... کا درخت اقبال کے چمن میں بڑھتا ہے تو آفتاب مصائب کے جلے ہوؤں کے سروں پر مہربانی کا سایہ ڈالتا ہے۔ اور اُسکی امید کا پودا جب مراد کا غنچہ لاتا ہے تو ... کی جان پرور نسیم سے ایام کے دماغ کو معطر کرتی ہے۔ اور اُس کی تمام کوشش خیرات سے فائدہ پہنچانے اور نیک کاموں کے پھیلانے میں ہوتی ہے۔ اور مساوات و علماء کی عزت کرنے اور بزرگوں اور صالحوں کی تعظیم کرنے میں اپنا پورا اخلاق ظاہر کرتا ہے اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور اس کا احسان ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کی عنایت نے بمقتضائے ... اور جسے اللہ چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے" نیکی کے دروازے اہل سلطنت (شاہرخ میرزا) پر کھولدئے۔ اور خداوند تعالیٰ کے ارادے نے بموجب "اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے" ممالک ایران و توران کی باگ فتحمندی کے اقتدار کے قبضہ میں دے دی کہ بادشاہی کے تاج کے استحقاق کے لئے اُس کا گواہ عدل ہے۔ اور سلطنت کے تخت کی قابلیت کے لئے اُس کی بخشش دلیل اور حجت ہے۔ اس کے فضل کا آفتاب خشکی اور تری پر چمکتا رہتا ہے اور اُس کی بخشش کا بادل بحر و بر پر برستا رہتا ہے۔ جب تک تخت سلطنت بادشاہوں کے چہروں کی روشنی سے مزین ہوتا رہے۔ بادشاہی کے آسمان کی بلندی سے ایک آفتاب اس سعادت (شاہرخ میرزا) پر چمکتا رہے۔

نظم :- (وہ) خاقان اعظم کہ آسمان جس کی زمین کو ہر وقت چومتا رہتا ہے۔
اُس کے سرادے۔ اُس کی بزرگی پر نہ قدران علم بلند رکھتے ہیں۔ جمشید و افریدون

Marfat.com

جیسا علم والا اور سکندر و دارا جیسی حشمت والا ممالک ایران و توران کا شرقاً غرباً مالک ہے۔ خورشید جیسے چہرے والا چاند جیسے رخسار والا خاقان عالم شاہرخ کہ بزرگ پادشاہ اس سے امیدیں وابستہ رکھتے ہیں:

حضرت خاقان سعید سلطنت خلافت دنیا و دین کے مددگار شاہرخ بہادر نے جو کہ حضرت صاحبقراں قطب الدولہ والدین امیر تیمور گورگانی کا سچا بیٹا اور اس عالم کو فتح کرنے والے شہنشاہ (تیمور) کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ دنیا کی سلطنت کے تخت کو اپنی مبارک صفات والی ذات کی شان و شوکت سے عزت بخشی۔ اور اپنے عدل کے آفتاب سے اہل دنیا کے سروں پر نیکی کا سایہ ڈالا۔ اور آنحضرت (شاہرخ مرزا) نے سلطنت کے اکابر امراء کو پادشاہانہ مہربانیوں اور خسروانہ بخششوں سے سرفراز فرمایا۔ اور بعد مہربانیوں سے سب کی دلجوئی کی۔ اور دانا لوگوں کو مبارک احکام دیکر خشک و تر ممالک کے اطراف میں بھیجدئے۔ اور ولایتوں کے حاکم جہان کو مطیع کرنے والے احکام کی پابندی میں اطاعت کی شرائط بجا لائے۔ اور دربار جہاں پناہ کی طرف روانہ ہوکر خادموں کی لڑی میں پروئے گئے (خدمت کی عزت حاصل کی) اور زمانے کے سرداروں کی گردنیں اور زمانے کے سرفرزدوں کے سر اطاعت کے طوق اور بندگی کے حلقے میں قید ہوئے۔ اور درگاہ مبارک کی خاک ایران و توران کے سرداروں کی بوسہ گاہ بنی۔ اور بارگاہ ہمایوں کا فرش عراق و خراسان کے حاکموں کی سجدہ گاہ ہوئی۔ اور ملک خراسان سیستان تک اور مازندران آمویہ ندی تک جیسا کہ حضرت صاحبقران کے زمانے میں تھا۔ نواب فتحمند (شاہرخ) کے قبضہ اقتدار میں آگیا اور خطبے اور سکے نے آپ کے نام اور القاب سے عزت حاصل کی۔ اور اہل دنیا کے وعدے پورے ہوگئے اور اہل دنیا کی امیدیں حسب دلخواہ بر آئیں۔

بیت: وہ وعدہ جوکہ اقبال دیتا تھا پورا ہوا اور وہ کام جو زمانہ چاہتا تھا پورا ہوا۔

اور یہ جلوس مبارک ماہ مبارک رمضان میں دارالخلافہ ہرات میں خیر و عافیت سے منعقد ہوا۔ اور اہل دنیا نے اس جلوس کی بشارت سے خوشنودی حاصل کی۔ خاص کر ولایت خراسان کے باشندوں نے اس سلطنت کے قیام اور ہمیشگی کے استحکام کے لیے عاجزی سے دعائیں مانگیں۔ اور دنیا نے امن و امان کے گوشے میں پناہ لی۔

Marfat.com

نظم :۔ فرشتے اُس کی دُعا کا وظیفہ دلمیں پڑھتے ہیں۔ جہاں اُس کی جہان کو جلانے والی تیغ کو دشمنوں کے سر دل پر رکھتا ہے۔ مقرب فرشتے اس کی راہ ورسم اور اُس کے مرتبے سے خوش ہیں۔ اور ہمیشہ اُس کی سلطنت کا بھلا چاہتے ہوئے عبادت کرتے رہتے ہیں

حضرت خاقان سعید کے ماوراء النہر کی جانب تصرف فرمانے اور شہر ہرات کی مرمت فرمانے اور دیگر واقعات کا ذکر

فرہنگ :۔ ارک :۔ چھوٹا قلعہ، تفحص :۔ تلاش کرنا۔ نص :۔ حکم صریح۔
دروبہا :۔ جمع درب، دروازہ۔ مقاتلہ :۔ لڑنا۔ قتال۔ مطاع :۔ اطاعت کیا ہوا۔
نوائب :۔ جمع نائبہ، مصیبت۔ جنہ :۔ ڈھال۔ مقادیر :۔ جمع مقدار۔
عبید :۔ جمع عبد۔ یراق :۔ ہتھیار، سامان۔ آقا :۔ برادر بزرگ۔
مشاغب :۔ جھگڑنے والا آدمی۔ مراعات :۔ مطالب۔
یاساق :۔ لکڑی، جس سے ترک لوگ گناہگاروں کو زدوکوب کرتے تھے۔
انامل :۔ جمع انملہ، انگلی۔ متقبل :۔ قبول کرنے والا۔ دیار :۔ ساکن۔
تومان :۔ دس ہزار دینار یا دس ہزار سپاہی۔

ترجمہ :۔ حضرت خاقان سعید (شاہرخ) سورج کی مانند اقلیم چہارم کی سلطنت کے آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور فتحمندی کے نشان والے جھنڈے ستاروں تک بلند ہوئے۔ اور (شاہرخ) کی آفتاب جیسی اثر والی طبیعت حکومت و سلطنت کے انتظامات کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور سلطنت کے موتی سعادت کی لڑی میں پروئے گئے۔ اس عرصے میں (شاہرخ نے) سنا کہ میرزا خلیل سلطان نے دارالخلافہ سمرقند کو (اپنی) سلطنت کا دارالخلافہ بنا کر قلعہ شاہی میں داخل ہو گیا۔ اور ملک کے خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ (شاہرخ میرزا کی) روشن رائے نے یہ کرنا اس کو زیادہ روشن کر کے یہ مناسب سمجھا کہ بنفس نفیس اس کے کہ حضرت

صاحبقران (تیمور) کے تخت سلطنت کے قواعد میں کوئی خرابی واقع ہو دے۔ حضرت خاقانی (شاہرخ میرزا) کی عنایت کا آفتاب اُس ملک پر چمک اُٹھے۔ بڑے بڑے امیروں مثلاً امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر علی کوکلتاش و امیر خواجہ راستی کو خراسان پر قبضہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اور آفتاب جیسی شان والے جھنڈے اور چاند جیسے جسم والے علم دارالخلافہ ہرات سے ماوراءالنہر کی طرف روانہ ہوئے۔ اور تقوز رباط سے امیر عبدالصمد ولد امیر سیف الدین کو لشکر کی حاضری کے لئے باد علیس روانہ فرمایا۔ اور خضر خواجہ و شیخ حسن توچین کو سمرقند کی خبریں معلوم کرنے پر مقرر فرمایا۔ اور منزل درۂ فرنگی میں امیر سید خواجہ ماوراءالنہر کی طرف سے پہنچا۔ اور اُس ولایت کی خبریں سنائیں۔ اور آنحضرت (شاہرخ نے) ارکان دولت کو جمع کر کے بموجب نص "اور ان کے ساتھ امور میں مشورہ کر لیا کرو" اُن سے مشورہ لیا۔ اور ہر ایک آدمی مہمات ملکی میں (اپنی) فراست اور دانائی کی خوبی کے بموجب ایسی بات جس میں ملک کی بہبودی تھی عرض کرتا تھا۔ آخر کار ملک کو سنوارنے والے (شاہرخ میرزا) کی رائے اس بات پر قرار پائی۔ کہ چونکہ ماوراءالنہر کے سفر میں مبارک جھنڈوں کے لئے شاید بہت فاصلہ ہو جائے۔ احتیاطاً شہر ہرات کی مرمت کرا دینا چاہیئے۔ اور اُس زمانے سے جب سے کہ حضرت صاحبقران نے ہرات کو فتح فرمایا تھا۔ (چونکہ عرصہ دراز ہو چکا تھا) دروازے گر کر اور دیواریں ٹوٹ کر شہر ویران ہو گیا تھا۔ حکم عالی جاری ہوا کہ امیر جلال الدین فیروز شاہ قبتہ الاسلام ہرات کو جو کہ آج سلاطین کا پایۂ تخت اہل یقین کے آفتاب کا مطلع کعبہ حاجات اور قبلہ سمرات (بنا ہوا) ہے۔ آباد کرے

قطعہ:۔ اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ شہروں میں بہتر شہر کونسا ہے۔ تو اگر تو اُس کو صحیح جواب دینا چاہتا ہے۔ تو کہہ کہ ہرات ہے۔ اس دنیا کو دریا کی مانند سمجھ اور خراسان کو سیپی کی مانند (اور) اُس سیپی کے درمیان شہر ہرات ایک موتی کی مانند ہے۔

اور امیر فیروز شاہ ہرات آیا اور تھوڑی ہی مدت میں قلعے فصیل دروازوں اور (جائے) قتال کی اس طرح مرمت کرا دی۔ کہ اُس سے زیادہ (بہتر) خیال میں نہیں آ سکتی۔ اور اس کے برج بلند ہوئے اور اُس کی خندق کھودی گئی۔ اور باوجود اس کے کہ اُس شہر کی تعمیر میں چند بزرگ بادشاہ کوشش فرما چکے تھے۔ اور اُس کی تعمیر میں بہت سعی فرمائی تھی۔ چنانچہ یہ رباعی

Marfat.com

اس کی خبر دیتی ہے۔

رباعی: لہراسپ نے شہر ہرات کی بنیاد رکھی ہے۔ گشتاسپ نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا۔ اس کے بعد بہمن نے پھر تعمیر کرایا (پھر) اسکندر رومی نے اس کے ساتھ انصاف کیا (تعمیر کرایا)

لیکن عمارت جبکہ اب تعمیر کی گئی ہے پہلے بادشاہوں کی عمارت سے بہت زیادہ اور بہت اچھی ہے۔ اور امیر سید خواجہ جہاں کو مطیع کرنے والے حکم کے بموجب ولایت طوس و مشہد مقدس و نسا و ابیورد و نیشاپور و سبزوار کی طرف روانہ ہوا تاکہ ان علاقوں سے باخبر ہو کر قلعہ طوس کو آباد کرے۔ اور رشاہرخ (کی مبارک دولت کے) دریا کے سرچشمے سے گزر کر لشکر شیخ زادہ بایزید پہنچی۔ اور اس منزل میں امیرزادہ سلطان حسین جو کہ حضرت صاحبقرانی کے زمانے میں تاشکند کے گرد و نواح میں امیروں سے برگشتہ ہو گیا تھا (اور جسکی تفصیل جلد اول میں لکھی جا چکی ہے) ماوراء النہر کی طرف سے آیا۔ اور حضرت خاقان سعید نے اس پر مہربانی فرمائی۔ اس عرصے میں خضر خواجہ اور شیخ حسن قوچی جو کہ خبریں اپنے کے لئے سمرقند کی طرف گئے ہوئے تھے۔ واپس آگئے۔ اور اس مظہر کرم نصیر الدولہ والدین (مہربانی کرنے والا سلطنت اور دین کا مددگار) کے جلوس کی تفصیل بیان کی۔ اور اس حضرت نے امیر حمزہ تنوتو کو ایلچی بنا کر میرزا خلیل سلطان کے پاس بھیجا۔ اور ہمدردانہ طور پر پیغام دیا کہ پدر بزرگوار (خدا ان کی دلیل کو روشن کرے) جو کہ مصائب برداشت کرتے رہتے تھے۔ انتقال فرما گئے۔ اور تو اب میرے بھائی اور فرزند کی بجائے ہے اور میٹھی جان اور آنکھوں کی بینائی سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اور خزانوں اور ملکوں اور لشکروں میں سے جس چیز کے لئے بھی تیری خواہش ہو تجھ سے دریغ نہ کرونگا لیکن عمر کا بڑا ہونا اور لشکروں کے مراتب اور ملازموں اور خادموں کی رعایتوں سے واقف ہونا روشن جڑ اور مضبوط سی ہے۔ اگر بعض امیروں نے فاصلے کی دوری یا خوف کی وجہ سے ہمارے) غیبت میں فتنہ و فساد برپا کر دیا ہے۔ تو اب مصلحت یہ ہے کہ تو (ان کے ساتھ) پوری دانائی سے پیش آئے تاکہ جو کچھ سامان ہوئے۔ اس پر اتفاق کر کے عمل کریں۔ اور فتحمندی کے جھنڈے اندخود سے گزر کر جیحوں کے کنارے پہنچے۔ اور بموجب حکم پل بنائے گئے۔ اور امیر شاہ ملک نے ہنارا سے آ کر سلطنت کے حاقہ چشم کے نور منبعث الدین میرزا الغ بیگ گورگاں اور

ملک کے باغ کی کُلی غیاث الدین میرزا شاہزادوں کے حالات بیان کئے اور (یہ بیان شاہرخ میرزا کی) راحت اور شادمانی کا باعث ہوا اور میرزا خلیل کا ایلچی پہنچا اور اُس نے شاہزادہ کی طرف سے عرض کیا کہ میں آنحضرت کا بندہ خیرخواہ اور چھوٹا بھائی ہوں۔ اور خراسان کے باشندے اور قصبے یقینی طور پر آپ کی بندگی قبول کریں گے۔ اور حضور یہ ملک کسی بندے یا خادم کے سپرد فرمائیں گے۔ تو اس کام کے لئے مجھ سے زیادہ کونسا شخص زیادہ موزوں ہو سکتا ہے۔ اگر (میری) درخواست قبول فرمائی گئی اور مجھ سے پدرانہ سلوک کیا جائے۔ اور سلطنت اور اقبال کی واپسی (بخشش) فرمائیں۔ تو خزانہ اور مال بھیج دوں۔ اور جو کچھ حکم (میرے لئے) نافذ فرمائیں۔ اس کی تعمیل کروں۔ حضرت خاقان سعید نے درخواست قبول فرماکر (ایلچی کو) واپس کیا۔ امیر شاہ ملک کو شاہزادوں کی طلبی کے لئے بخارا بھیج دیا۔ اور امیرزادہ سلطان حسین اندخود کے قریب بغیر کسی سبب کے لشکر مبارک سے بھاگ گیا۔ اور سمرقند سے خبر آئی۔ کہ میرزا سلطان سمرقند سے نکل کر آراستہ لشکر کے ساتھ کش کا عازم ہوا ہے۔ اور امیر جو کہ بخارا میں تھے۔ اس خبر کو سنکر امیر رستم طغای بوقا کی مخالفت کے سبب سے جو کہ وہاں کا داروغہ تھا۔ بخارا سے باہر نکل آئے۔ اور دونوں شاہزادوں کے ساتھ دریا سے گزر کر مبارک لشکر سے مل گئے۔ اور امیر شیخ نورالدین بھی (لشکر سے) مل گیا۔ اور امیر عبدالصمد بادغیس کے لشکروں کو لے آیا۔ اور سپاہ ظفر پناہ کے ساتھ مل گیا۔ اور حضرت خاقان سعید نے دو کوچ میں آ کر خبر سنی کہ امیر [illegible] از میرزا خلیل سلطان سے علیحدہ ہو کر بلخ میں آگیا۔ آنحضرت نے امرائے عظام امیر شیخ لقمان برلاس اور امیر چرکس اور امیر یوسف خواجہ کو اُس طرف بھیجدیا۔ اور امیر شاہ ملک نے جو کہ حکم کے بموجب اس سے پیشتر دریا کے کنارے پر قبضہ کرنے کیلئے گیا تھا۔ اس وقت اس کی عرضی مشتمل بریں مضمون پہنچی کہ میرزا امیرک احمد اور امیر شمس الدین عباس اور امیر ارغونشاہ سمرقند کی جانب سے آگئے ہیں۔ اگر آنحضرت کرم فرما کر امیر شیخ نورالدین کو بھیجدیویں۔ تاکہ اُن سے بات چیت کرے۔ حضرت خاقان سعید نے حکم دیا کہ امیر شمس الدین اور امیر آرغونشاہ ہمارے سامنے آئیں۔ تاکہ شیخ نورالدین، فرزند خلیل سلطان کے پاس چلا جائے۔ اور جو کچھ شرائط کریں۔ اُن کو پورا کیا جائے۔ اُس طرف سے اُمرا آگئے۔ اور امیر شیخ نورالدین روانہ ہو کر میرزا خلیل کی خدمت میں جا پہنچا۔ اور عرض کیا کہ امیر صاحبقران نے دنیا

Marfat.com

کے تخت کو رخصت کیا (انتقال فرمایا) اور بہت بڑا ملک اور بہت سے خزانے (پیچھے) چھوڑے۔ اب بیٹوں کو چاہیئے کہ دوستوں کی ہمدردی اور دشمنوں سے دشمنی میں بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کی شرائط کا لحاظ رکھیں۔ اور بموجب آیۂ مبارکہ (جیسا کہ خدا تعالےٰ نے تیری طرف احسان کیا تو بھی کر) تمام کاموں پر عمل کریں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرنے میں موافقت کے طریق کو جاری رکھیں۔ اور قطروں کی مانند ایک دوسرے کی پیروی کریں۔ اور اطاعت کا طریقہ اختیار کریں۔ اور اگر خدا کی پناہ شیطان کا بہکانا اثر کر جائے کیونکہ انسان لازمی طور پر معصوم نہیں ہو سکتا تو آج کے دن تم پر کوئی سزا نہیں ہے کہ حدیث رسولؐ کے طریق پر عمل کیا جائے (یعنی ایک دوسرے کو معاف کر دیوے) تاکہ بزرگ طبیعت کے اوپر کوئی میل نہ آنے پائے۔ اور دشمنوں کے مقابلے کے موقع پر ایک نفس کی مانند متحد ہو جائیں۔ تاکہ ممالک میں کوئی خرابی واقع نہ ہووے۔ اور کسی شخص کے دل میں ناممکن کا خیالی نقش پذیر نہ ہووے۔ اگر دونوں بھائی دوستی کا طریقہ اختیار کریں۔ اور ہمدردی کے طریق پر عمل کریں تو محبت کی لڑی مکمل ہو جائے اور دوستی کا مقصد پورا ہو جائے۔ چاہیئے کہ آپ (شاہرخ میرزا کو) ہمارے حضرت کو مرادوں کا قبلہ اور نمازوں کا کعبہ سمجھیں۔ تاکہ دوست خوش اور دشمن رنجیدہ ہوویں اور ملک قائم رہے۔ اور سلطنت کو پائیداری حاصل ہووے۔

اس عرصے میں امیر سلیمان شاہ جس کو حضرت صاحبقران نے شام و روم کی جنگ سے واپسی کے وقت ملک رے کے حدود میں چھوڑ کر رستمداد اور فیروزکوہ اُس کے سپرد کیا تھا۔ اُس نے (امیر سلیمان نے) آنحضرت (امیر تیمور) کے مرنے کی خوفناک خبر سنکر اور میرزا امیر انشاہ کے دبدبہ سے خوف کھا کر اپنی ولایت چھوڑ دی اور حضرت خاقان سعید (شاہرخ میرزا) کی خدمت میں جا پہنچا۔ اور (شاہرخ کی) انگلیاں (ہاتھ) چوم کر عزت حاصل کی۔ اور مرتبہ و افتخار حاصل کر کے اُمرائے کبار سے بھی اعزاز میں امتیاز حاصل کیا۔ اور جب امیر پیر محمد شنکوم نے جو ولایت ساری کی سرداری کے عہدہ پر فائز تھا امیر سلیمان شاہ کے بھاگ جانے کی خبر سنی تو وہ بھی ساری کو چھوڑ کر ایک ہزار سواروں کے ساتھ دارالخلافہ ہرات میں آگیا۔ اور ایک روز ٹھہر کر دوسرے روز لشکر مبارک (شاہرخ) کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور امیر سلیمان شاہ اور امیر جہاں ملک کی کوشش سے جو کہ پرانی دشمنی کی وجہ سے اُس (پیر محمد) کی طرف سے دل میں کینہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے (شاہرخ میرزا سے) اُس کی شکایتیں کی تھیں (یا سنے)

Marfat.com

پیر محمد کو لکڑی سے زد وکوب کیا گیا۔ اور امیر شیخ نورالدین نے میرزا خلیل سلطان سے جانبین (شاہرخ و خلیل سلطان) کی محبت کے استحکام اور الفت کی مضبوطی کے سلسلے میں بہت کوشش کی۔ اور میرزا خلیل سلطان نے عہد کیا اور قبول کیا کہ جو کچھ حضرت خاقان سعید حکم دیگا۔ اُس پر پورے طور پر عمل کیا کرے گا۔ اور امیر شیخ نورالدین نے واپسی پر عرض کیا کہ ایسا طے پایا ہے کہ خانیکہ بیگم کو بعض خزانے دے کر میرزا پیر محمد بن جہانگیر کے پاس جانب بلخ بھیج دیویں۔ اور میرزا الغ بیگ گورگان اور میرزا ابراہیم سلطان شاہزادوں کے خاص خزانے بھی اسی طرح خزانچیوں اور اُن کے نوکروں کے ساتھ جو کہ سمرقند میں رہ گئے ہیں لشکر مبارک کی طرف بھیجدیں۔ اور دریائے جیحوں کے دوسری طرف کے ممالک میرزا خلیل سلطان کو دئے جائیں۔ حضرت خاقان سعید نے جو کچھ کہ امیر شیخ نورالدین نے مناسب تجویز کیا تھا منظور فرمالیا۔ اور امیر شیخ نورالدین اور امیر عبدالصمد و یکتہ بخشی اور الہٰداد خزانچی کو مقرر فرمایا کہ جیحوں سے گذر کر اور تمام کاموں کو سرانجام دیکر واپس آئیں۔ اور (پھر) آنحضرت کا دارالخلافہ ہرات کی واپسی کا ارادہ مصمم ہو گیا۔ اور امیر سلیمان شاہ نے عرض کیا کہ اُس کے لشکر راہ دور سے یہاں قریب ہی آپہنچے ہیں۔ اور اُن کے گھوڑے دُبلے ہو گئے ہیں اگر حکم ہووے تو چند روز اندخود اور شبرغان کے گرد و نواح میں قیام کر لیویں۔ حضرت خاقان سعید نے یہ درخواست منظور کی اور حکم دیا کہ جب وہ امیر جو کہ دریا کے اُس پار ہو گئے ہیں واپس آئیں تو سب ملکر عالم پناہ (شاہرخ میرزا) کے دربار کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اور اس سے پیشتر نوکر امیر سعید خواجہ نے خراسان کی سرحد سے آکر عرض کیا تھا کہ خواجہ سلطان علی سبزواری نے اطاعت کے راستے سے منہ پھیر کر سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ بغاوت اور سرکشی کا اظہار کیا ہے۔ اور اسی زمانے میں امیر مضراب ہرات کی جانب سے آیا۔ حکم مبارک ہوا کہ وہ (امیر مضراب) امیر سعید خواجہ کی مدد کے لئے سبزوار جائے اور اُس علاقے میں کسی آدمی کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ اور فتحمندی کے نشانات والے جھنڈے (شاہرخ کے جھنڈے) مبارک دن اور مبارک گھڑی میں ہرات کی طرف واپس روانہ ہوئے اور چھبیسویں ذیقعد کو (ہرات میں) فروکش ہوئے۔

Marfat.com

خواجہ سلطان علی سبزواری کے باغی ہونے کا ذکر

فرہنگ، فروردین:۔ ماہ بیساکھ۔ **مسرعال**:۔ تیز رفتار، منغلا، ہراول فوج۔
فتیلہ و مرہم:۔ مرہم پٹی کرنا۔ **مشبک**:۔ سوراخ دار۔ یلغار کردن:۔ حملہ کرنا۔
پاس داشتن:۔ پہرہ مقرر کرنا۔

ترجمہ:۔ جس وقت امیر سید قلعہ طوس کی تعمیر میں مشغول تھا۔ خبر پہنچی کہ خواجہ علی پسر خواجہ مسعود سبزواری نے حضرت صاحبقراں کی نعمتوں کے حقوق کو بھلا کر سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ تھوڑے سے کمینوں کی مدد سے ولایت کے اطراف پر ناجائز قبضہ کا ہاتھ دراز کر کے (اس کو) اپنا موروثی اور ذاتی ملک خیال کر رہا ہے۔ امیر سید خواجہ علی فوراً اپنی سپاہ لیکر جو کہ اس وقت رکھتا تھا روانہ ہو گیا۔ اور ماہ ذیقعد میں جبکہ موسم بہار تھا۔ اور سبزہ اور پھولوں کی پیدائش ماہ فروردین کی برکت سے ہو رہی تھی۔ رادکان کے چراگاہ میں اترا۔ اور تیز رفتار قاصد قہستان و طوس و مشہد مقدس و ابیورد و نسا و ہاند کی طرف لشکروں کی حاضری (اکٹھا ہونے) کے لئے دوڑا دئے۔ اور امیر مضراب (بھی) پہنچ گیا۔ اور دونو امیروں نے مل کر چھ سو نامی سوار بطور ہراول سپاہ کے سبزوار کی طرف بھیجدے۔ اور خواجہ علی نے یہ خبر سنکر دو سو مسلح سوار ترکوں کے مقابلہ کے لئے بھیجدئے۔ اور بحر آباد کے نواح میں دونو فریق اکٹھے ہو گئے۔ ترک چھ گروہ تھے اور سبزواری (صرف) ایک گروہ۔ (سبزواریوں نے) ترکوں کے قلب لشکر پر حملہ کیا۔ لڑائی کی آگ بھڑکی اور جنگ و جدال کی آگ میں شعلے بھڑکنے لگے۔ سبزواری آزمودہ کار اور تجربہ کار سپاہی تھے۔ انہوں نے اکثر ترکوں کو قتل کیا اور بموجب آیہ مبارکہ "اور خداوند تعالیٰ کے حکم سے بہت سی تھوڑی سی جماعتیں بہت سی بڑی جماعتوں پر غالب آتی ہیں" کا اظہار ہوا۔

بیت:۔ بلند آسمان یکساں گردش نہیں کرتا۔ کبھی خوش کرتا ہے اور کبھی رنجیدہ۔

جب امیر سید تو جہ کو خبر ہوئی انتقام کے لئے تیار ہو کر فوراً چل پڑا۔ اور بہت جلد دھاوا کر کے معہ دو ہزار سواروں کے اُس مقام پر پہنچ گیا۔ لڑائی کے میدان میں بے سر تن دیکھے اور اُن نڈر لوگوں میں سے (سبزواریوں میں سے) کسی کو نہ پایا۔ اور وہاں سے جاجرم

Marfat.com

چلا گیا (جہاں پر کہ) ناعاقبت اندیش لوگوں کا ایک گروہ لوٹنے کے لیئے سامنے آیا۔ اور سپاہی زخمی ہوئے امیر سید خواجہ کو (بھی) دو زخم لگے۔ لیکن (اُس نے) ظاہر نہیں کیا۔ اور باوجودیکہ روز مرہم پٹی کرتے تھے۔ نزدیکی لوگوں میں سے بھی کسی کو خبر نہ ہوئی۔ اور دو تین روز تک اُس قلعے میں نقب لگاتے رہے (یہاں تک کہ) بھڑوں کے چھتے کی مانند سوراخ دار بنایا۔ اور اُس کے در و دیوار گرا کر کثرت سے قتل و غارت کیا۔ اور وہاں سے فریومد کو روانہ ہوا۔ اور وہاں کے لوگوں نے بھی قلعہ میں پناہ لیکر سخت جنگ کی۔ امیر سید خواجہ نے حکم دیا کہ اُن کے باغات اور درختوں کو اُکھاڑ دیویں۔ فریومد کے لوگوں نے سادات اور علماء کو اپنا سفارشی بنایا۔ امیر سید خواجہ اُن کے قصور سے درگذرا۔ اور تحائف پر قناعت کر کے مزینان کی طرف روانہ ہوا۔ اور اُن کے قلعہ کو فتح کر کے سبزوار کا ارادہ کیا اور سبزوار کے باہر حکم دیا کہ لشکر کو صف آرا کر کے ہر روز صبح سے شام تک نقارۂ جنگ بجاتے رہیں۔ اور رات کو پہرہ رکھیں۔ دس روز اسی طرح گذر گئے۔ ناگاہ خبر آئی کہ پیرک بادشاہ ولایت مازندران سے جوین میں آگیا۔ امیر سید خواجہ سبزوار کو چھوڑ کر پیرک بادشاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور خواجہ سلطان علی بھی سبزوار سے باہر آکر پیرک سے مل گیا۔ اور طرفین سے فوجیں آراستہ ہوئیں۔ امیر سید خواجہ قلب میں۔ اور مصراب میمنہ میں اور لوز لوقا و شیخ سلطان و ابابکر میسرہ میں۔ اور (اُس طرف) پیرک پادشاہ قلب میں خواجہ سلطان علی میمنہ میں اور مازندرانیوں کا گروہ میسرہ پر قائم ہوئے۔ اور دونو جانب سے جنگ کے لئے بڑھے۔ پیرک پادشاہ کے میمنہ نے خواجہ سلطان کی مدد سے امیر سید خواجہ کے میسرہ کو اُکھاڑ دیا۔ اور امیر سید خواجہ کے میمنہ نے امیر مصراب کے کامیاب نعرہ کی مدد سے (ایسا تہمتن جسکو اللہ کے زور کہا جا سکتا ہے کہ زمین آسمان کو زیر کر لیوے) پیرک پادشاہ کے میسرہ کو اکھاڑ دیا اور پیچھے سے اُسکے قلب میں در آیا۔ پیرک پادشاہ نے جو کہ مردانگی کی ڈینگ مارتا تھا لڑائی کے میدان سے منہ پھیرا۔

بیت۔ اُس نیک بات کہنے والے سپہدار نے کیا کہا کہ بد دلی سے پادشاہی مت کر۔

خواجہ سلطان علی نے جب پیرک پادشاہ کے بھاگنے کی خبر سنی (وہ بھی) بھاگنے والوں کے پیچھے بھاگ نکلا۔ اور فتحمند لشکر کے ہاتھ مال غنیمت لگا۔ امیر سید خواجہ نے دو روز اُن کے پیچھے تعاقب کیا۔ اور بہت سوں کو قتل کیا۔ اور سبزوار کی طرف واپس آیا۔

Marfat.com

میرزا امیر انشاہ گورگان اور اسکے بیٹوں میرزادہ ابابکر و میرزا عمر کے حالات کا ذکر

تشریح مشکل الفاظ و جملات

صاحبقران۔ وہ شخص جس کی پیدائش زحل اور مشتری یا زہرہ اور مشتری سیاروں کے ایک ہی برج میں ہونے کے وقت میں ہو۔ ایسا شخص ضرور بادشاہ بنتا ہے امیر بھی صاحبقران کہلاتا ہے۔

یرلیغ :۔ فرمان شاہی، چانفی۔

قشلاق :۔ وہ گرم مقام جہاں امراء و بادشاہ موسم سرما میں قیام رکھتے ہیں۔

ییلاق :۔ وہ سرد مقام جہاں امراء و بادشاہ موسم گرما بسر کرتے ہیں۔

شادروان :۔ خیمے

صاعقہ :۔ گرنے والی بجلی۔

یورت :۔ منزل مقام۔ جگہ

توقوز :۔ نو کا عدد مراد تحفہ سے ہے۔ اسلئے کہ تحائف ہمیشہ نو کی تعداد میں پیش کئے جاتے تھے۔

ترجمہ :۔ حضرت صاحبقران (تیمور بادشاہ) نے روم اور شام سے واپسی کے وقت عراق عرب آذربائیجان اران موغان گرجستان اور شروان کو میرزا امیر انشاہ اور اس کے بیٹوں میرزا ابابکر و میرزا عمر کو عطا فرما دیا تھا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا اور جلد اول میں اس امر پہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ میرزا عمر اگرچہ بہت کم سن تھا۔ (لیکن) فرمان شاہی میں یہ لکھ دیا گیا تھا کہ چانفی اور جملہ دیگر امور میں اُس کے سامنے جمع ہوویں اور اس کی بہتر رائے سے باہر نہ جائیں۔ اور وہ (میرزا عمر) حکم شاہی کی رُو سے اپنے آپ کو اپنے بھائی اور اپنے باپ سے برتر سمجھتا تھا۔ اور وہ موسم سرما قراباغ کے گرم مقام میں بسر کرنے کے بعد موسم بہار میں الطاق کے سرد مقام پر چلا گیا۔ اور وہاں امیر شیخ ابراہیم شروانی اور (دیگر) امراء حضور میں تحفے تحائف پیش کرتے تھے۔ میرزا ابابکر نے باوجود بڑا ہونے کے حضرت صاحبقرانی

Marfat.com

کے حکم کے بموجب باپ کو بکر کے علاقے میں چھوڑا اور اپنی والدہ خانیکہ کے ساتھ میرزا عمر کے سامنے حاضر ہوا اور آداب تعظیم اور تہنیت کی رسمیں بجا لایا۔ اور اجازت حاصل کر کے بکر کے علاقے میں چلا گیا۔ اسی طرح شیخ ابراہیم اور دیگر امرا نے بھی اجازت حاصل کی اور میرزا عمر امیر جہاں شاہ جاکو کو جو کہ ملازم تھا کوچہ تنگیز کے راستے سے قراباغ بھیجکر (خود) دارالخلافہ تبریز کی طرف روانہ ہوا۔ نخچواں کے لوگوں نے مفسدوں کے ایک گروہ کی جو کہ قلعہ آلنجق میں پناہ گزیں ہو کر لوٹ مار کرتے تھے۔ شکایت کی اور حضرت صاحبقران نے بھی میرزا عمر کو علاقہ آذربائیجان عطا کرنے کے وقت فرمایا تھا کہ قلعہ آلنجق کو تباہ کر دینا۔ چنانچہ میرزا عمر نے امیر جہانشاہ کو بھیجا کہ قلعہ مذکور کو تباہ کر دیوے اور (خود) دریائے قرہ کی حدود میں شکار کرتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ یہانتک کہ دوئم ماہ ربیع الاخر بروز ہفتہ غازان میں مقام کیا۔ تبریز کے نمایندوں نے استقبال کیا اور (میرزا عمر نے) اُن سب کو اعلےٰ اعزازات و انعامات عطا کیے اور چند روز تبریز میں قیام کر کے فصل خزاں کے آغاز میں پیشکیں اہر کے راستے سے قراباغ کے علاقے کے گرم مقام کی طرف روانہ ہو گیا اور اہر کے صحرا میں باوجودیکہ فصل خزاں کا آغاز تھا تین روز تک اس قدر برف اور بارش پڑی اور بجلی پڑی کہ سفر کرنا ناممکن ہو گیا اور بائیس ۲۲ جمادی الاوّل کو قراباغ میں دو عمران کے مقام پر بزنگ خیمے قائم ہوئے۔ اور امیر شیخ ابراہیم نے شروان سے آکر چند تحفے مثلاً گھوڑے خچر اونٹ ریشم وغیرہ اور غلے نذرانہ کے طور پر (میرزا عمر) کے سامنے پیش کیے اور اجازت حاصل کر کے اپنے ملک کو واپس چلا گیا۔ اور میرزا عمر نے وہ موسم سرما آرام سے بسر کیا۔ سال کے آخر میں خبر آئی کہ حضرت صاحبقران نے جہان فانی سے رحلت فرمائی۔

امیر جہانشاہ جاکو کی بغاوت اور اسکے مارے جانے کا حال

فرہنگ: ایناق - مصاحب۔ جیبا - زرہ بکتر۔
پائے ثبات افشردن - پائے استقلال جمانا۔ یساول - نقیب، چوبدار۔
اغوا کردن - بہکانا، اکسانا۔ طوی - شادی، عظیم خوشی، جشن۔

Marfat.com

اُغرق قول:- چنداول فوج۔ قلب کی فوج۔ اُغرق:- کیمپ،
انقیاد:- وفاداری۔ متابعت۔ قروق سلطانیہ۔ بادشاہ کے قیام کا خاص مقام۔
احشام:- خدمتگار لشکر وغیرہ۔

ترجمہ:- جب واقعہ کی خبر تحقیق ہوگئی تو مفسدوں کے ایک گروہ نے امیر جہانشاہ کو اس بات پر اُکسایا کہ چند معتبر ملازم میرزا عمر کو درمیان میں سے ہٹا دلویں (قتل کردیں) تاکہ ہمیں کلی اختیارات حاصل ہوجائیں۔ اور امیر جہانشاہ جو کہ بہت سے دن ہمیشہ شراب پینے میں گذارتا تھا۔ اور اُس کی ہشیاری بھی عین مستی (کے مانند) ہوتی تھی۔ مفسدوں کی باتوں پر فریفتہ ہوگیا (اور) بائیسویں رمضان کی صبح کو (میرزا عمر کے) دربار کی طرف روانہ ہوگیا اور مولانا قطب الدین اوبہی وزیر سلطنت اور امیر داراب قوچینی اور شیخ محمد قواچی اور عبدالخالق پسر تیمور سکورچی کو قتل کرکے (میرزا عمر کے) محلسرائے کی طرف رُخ کیا۔ میرزا عمر نے حوصلہ قائم رکھکر پائے استقلال کو جمایا اور مصاحبوں اور غلاموں کو زرہ بکتر پہنا کر (مقابلے کیلئے) سوار ہوئے۔ اور کمک ہر گھڑی زیادہ ہوتی جاتی تھی چنانچہ (جہانشاہ بھاگ گیا۔ اور (مندرجہ ذیل) اُمراء عمر تابان اور بابا حاجی اور اُسکا بھائی (یعنی) شیخ محمد قواچی مقتول کے بیٹے اور امیر عبدالرزاق اور ادریس تیمور نقیب اور عاشق۔ جہانشاہ باغی کے تعاقب میں گئے اور نماز عصر (کے وقت) اس کو گرفتار کرلیا۔ اور ایک گروہ نے بابا حاجی پسر شیخ محمد مقتول کو بہکا کر اس کے باپ کے خون کے (قصاص میں قتل کرادیا۔ (اور) امیرزادہ عمر نے خبر سنکر تنبیہ کی۔ لیکن (اب) کیا ہوسکتا تھا۔ اور لوگوں کے خیال کے برخلاف اُسکے (شیخ محمد کے) بیٹوں پر مہربانی فرمائی۔ اور میرزا عمر نے گرم مقام سے کوچ کیا۔ اور دریائے ارس سے گذر کر عید رمضان کے روز نہر برلاس کے کنارے قصبہ نعمت آباد میں مقام کیا۔ اور بڑا جشن منانے کے بعد وہاں سے اوجان آیا۔ اور (پھر) خبر آئی کہ میرزا ابابکر پوری طاقت اور لشکر اور خدمتگاروں کے ساتھ عراق سے چل کر پراق کے سامنے پہنچ گیا۔ اور امیر جہانشاہ کے قتل کی وجہ سے مخالفت پہ آمادہ ہے۔ میرزا عمر نے سینتالیس دستے فوج مکمل جن میں ہر ایک دستہ فوج پانسو سوار تھے۔ علاوہ بریں پانچ ہزار چنداول فوج تیار کی۔ اسی عرصے میں امیر حسین برلاس نے میرزا ابابکر کے پاس سے آکر بیان کیا۔ کہ وہ (ابابکر) پوری اطاعت کئے رکھتے ہیں (پورا مطیع ہے) میرزا عمر نے امیر حسین کو انعام واکرام سے سرفراز کیا اور

60320

Marfat.com

حکم دیا کہ خیمہ نو پایہ (بلند خیمہ) جو کہ اس سے پیشتر تیار کیا گیا تھا۔ اوجان میں لگائیں۔ اور سلطانیہ کو روانہ ہوا اور روز بروز چاروں طرف سے اُمرا کی آمد کی وجہ سے بڑی کثرت اور بھیڑ ہوگئی۔ اور زنجانہ رود میں جو کہ عراقِ عجم کی سرحد ہے۔ میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر کی جانب سے امیر سونجک اور امیر دولت خواجہ اناق نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرزا ابابکر وفاداری اور متابعت پر (قائم) ہے۔ میرزا عمر نے بائیس شوال کو قروتی سلطانیہ میں مقام کرکے حکم دیا کہ خندق کھودیں۔ میرزا ابابکر لشکر کو چھوڑ کر چند آدمیوں کے ساتھ سامنے آیا۔ میرزا عمر نے اُس کے گرفتار کرنے کے بارے میں مشورہ کیا۔ امیرزادہ عمر تابان اور بعض امیروں نے منع کیا (لیکن) اور تمام امیروں نے (میرزا عمر کی رائے سے) موافقت کی۔ میرزا ابابکر بے فکری سے لشکر میں داخل ہوا۔ (لیکن) آتے ہی گرفتار ہوگیا۔ اور اُس کے نوکروں کو قتل کرکے اس کو قلعہ سلطانیہ میں قید کر لیا گیا۔ اور حکم ہوا کہ امیر حسین برلاس اُس کی فوج اور مستورات اور نوکروں کو گوزل درہ سلطانیہ میں نظر بند رکھے۔ اور میرزا عمر ماہ ذیقعدہ کے شروع میں درگجیں اور ہمدان کی طرف جا کر آخر ذی الحجہ تک وہیں قیام پذیر رہا۔ اور (وہاں) ساوہ اور قم اور لرستان اور کردستان کے بڑے بڑے لوگ نذریں پیش کرتے تھے۔ اور عنایتوں اور مہربانیوں سے سرفراز ہوتے تھے۔ میرزا امیرانشاہ نے جب میرزا ابابکر کی گرفتاری کی خبر سنی۔ تو خوفزدہ ہوکر ماہالامان خراسان چلا گیا اور کالبوشش کی حدود میں پہنچ کر چند روز وہاں قیام کیا۔ جبکہ امیر سید خواجہ سلطان علی کے مقابلے میں مصروف تھا۔

میرزا عمر شیخ کے بیٹوں میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر و میرزا بایقرا کا ذکر

فرہنگ، یاساق:۔ قانون آغا:۔ کلاں، بزرگ الغ:۔ کلاں،
رؤس:۔ جمع الراس بمعنی سر اور اوپر۔ امناء:۔ جمع امین۔ انیجو:۔ غلام،

ترجمہ:۔ جب صاحبقران کے واقعہ (مرگ) کی خبر ممالک فارس میں پہنچی میرزا پیر محمد

Marfat.com

چونکہ میرزا عمر شیخ مرحوم کا سب سے بڑا فرزند تھا۔ دار الخلافہ شیراز پر غلبہ (قبضہ) رکھتا تھا اور اُس کا بھائی میرزا رستم اصفہان میں اور دوسرا بھائی میرزا اسکندر ہمدان میں تھا۔ میرزا پیر محمد نے اپنے امیروں مثلاً لطف اللہ ولد بابا تمور ولد آقبوقا اور نیک سیرت امیر جلبانشاہ برلاس وغیرہ کو جمع کر کے ہر ایک سے مشورہ چاہا۔ بعضوں نے کہا امیر محمد مظفر کی پیروی کرتے ہوئے مصر کے خلفائے بنی عباس سے ملک کا فرمان حاصل کر کے مغول کا قانون بدل ڈالیں۔ بعض نے کہا میرزا عمر کی فرمانبرداری کریں۔ اور بعض لوگوں کی رائے تھی کہ میرزا امیرانشاہ کو بادشاہ مان لیویں۔ میرزا پیر محمد نے جو کہ اُس زمانہ کا بہت بڑا عقلمند آدمی تھا۔ اُن کی رائے کی خرابیاں اُن پر ظاہر کیں۔ اور کہا کہ حضرت صاحبقران نے اپنی زندگی میں ہماری مملکت کو حضرت خاقان سعید کے سپرد فرمایا تھا اور ہم کو اُس کا ماتحت بنایا تھا۔ اور اس کا بھی بزرگ مرتبہ ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اُس کو بزرگ اور آقا جان کر سکے پر اُس کا نام کھدوائیں اور اُس کے نام کا خطبہ بھی پڑھوائیں اور چونکہ اُس کی ذات مبارک میں سلامت روی ہے شاید انہی باتوں سے راضی ہو کر (ہمارے کام میں) اور مداخلت نہ کرے۔ سب امیروں اور ارکان دولت نے (پیر محمد کو) آفرین کہی اور اُس کی رائے قبول کی اور ایک ایلچی مقرر کر کے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ اس بندہ کے لئے آپ کی درگاہ کی غلامی کتابِ دل کا نقش اور نامۂ جان کا عنوان ہے۔ جبتک زندگی کا ایک سانس بھی باقی ہے۔ یہ (غلام) تابعداری سے سر نہ پھیرے گا۔ اور اطاعت اور فرمانبرداری کرتا رہیگا۔ اور عرضی حال کے درمیان میں شاہنامہ کے ایک شعر کو ربدل کر اس طریق پر لکھدیا تھا۔

کیا رستم اسکندر اور ہم سب کے سب شاہ رخ کے غلام اور پرستش
کرنے والے ہیں

اور (اپنے) ملکوں میں آنحضرت کے نام اور القاب کا سکہ اور خطبہ رائج کر کے منبروں کے بلند مقامات اور دیناروں کے چہروں کو شاہ رخ کے لقب سے آراستہ کرے گا۔ اور ہمراہ اپنے بھائیوں کے سچے دل سے انتظار کرتا رہے گا۔ کہ خدا کے حکم سے حضور کے دربار سے کیا حکم ہوتا ہے۔ تاکہ اُس کی تعمیل میں پوری کوشش کی جائے۔ جب قاصد پہنچا۔ اور خط پہنچایا تو خاقان سعید نے ایلچی کی بہت تعظیم و تکریم کی اور فرمایا کہ اس فرزند سے زیادہ عزیز دنیا میں کون ہوگا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُس طرف کے کاموں سے دل بالکل مطمئن ہو گیا

Marfat.com

کیونکہ وہ (میرزا پیر محمد) اُن علاقوں کی بہبودی میں اسی طریقہ پر قایم رہے گا کہ (ہمارے) بزرگ دل کے اطمینان کا سبب ہو سکے گا۔ اور اگرچہ وہ نیک فرزند عدل و انصاف اور اچھی صفات سے ایسا آراستہ ہے کہ اُس کے لئے نصیحتوں اور وعظوں کی ضرورت نہیں لیکن چاہیئے کہ اُن علاقوں کی رعایا کو جو کہ اُس فرزند کی درگاہ سے منسلک ہیں الشفقة علی خلق اللہ (اللہ کی مخلوق پر مہربانی کرنا) کی حمائت کے تعویذ میں رکھتے ہوئے رعایا پر مہربانی کی بخشش کو خداوند تعالیٰ کی رضامندی کا وسیلہ سمجھے۔ کیونکہ الخلق عیال اللہ فاحبّہم الیہ ابرّہم بعیالہٗ (مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس مخلوق کے ساتھ زیادہ الفت کرنے والا اپنے عیال کے ساتھ زیادہ نیکی کرنے والا ہوتا ہے) اور اپنے بزرگ مرحوم باپ کے نیک سلوک کو اُن ممالک میں نئے سرے سے رائج اور قایم کرے کہ الولد الحُرُّ یقتدی باباءِہ الغُرّ (آزاد خیال بیٹا اپنے باپ کی تقلید کرتا ہے) تاکہ اُس کی یادگار اوراق زمانہ پر اخیر تک رہے اور اُس کا اثر صفحات روز و شب پر ہمیشہ ہمیشہ قایم رہے۔

اور کرمان سے امیر ایدکو برلاس کی طرف سے بھی ایک قاصد نے آکر یہی عرض کیا۔ کہ ممالک کرمان میں بھی آنحضرت (خاقان سعید) کے نام کے خطبے سے منبروں کو زینت دی گئی اور سکوں پر نام کھدوایا گیا۔ اور شاہ رُخ کے نام کے سکے لایا۔ حضرت خاقان سعید نے ایلچیوں کو انعام و اکرام دیکر رخصت کیا۔

اور جب ایلچی شیراز میں واپس آیا۔ اور (شاہ رُخ کی) مہربانی اور بخشش کا ذکر کیا۔ تو میرزا پیر محمد نے ملکی کاموں کے انتظام کے لئے قیام رکھا۔ اور محمد سربدار اور امیر تیمور ملک کو یزد کے مقدس شہر بھیجدیا۔ اور یزد کی دارونگی کے واسطے عبدالرحمٰن ایلچیکدائی اور داروغہ ایرقو سلطان محمود کو خلعتیں بھیجکر دارالخلافہ شیراز میں طلب کیا اور انہوں نے سمعاً وطاعتہً (سنا اور تسلیم کیا) لیکر دروازوں کی کنجیاں اور خزانوں اور دفتروں کا اختیار ایلچیوں کو دیدیا۔ اور بھاری تحفے تیار کر کے شیراز کو روانہ ہوئے۔ اور میرزا پیر محمد نے اُن پر بڑی عنائیت فرماکر بڑے امیروں میں شامل کیا۔ اور حکم دیا کہ فارس و عراق کے تمام پرانے سپاہیوں کو خواہ وہ کسی پیشہ کے ہوں متفرق علاقوں سے جمع کر کے اُن کے نام دفتر میں لکھیں اور تنخواہ یاب کریں۔ اور اس سال کے اموال اور آمدنیوں کو پرانے اور نئے لشکر کے راشن پر خرچ کیا۔ اور نیک خصلت رکن الدین محمد کو عہدۂ وزارت عطا فرمایا

Marfat.com

مشار الیہ (رکن الدین) نے رعیت کے کافی و وافی وظیفے ادا کر کے ملک کے قانونِ مال کو بدستور قدیم مرتب کیا۔ اور دیگر ولایتوں میں امین بھیجے۔ اور میرزا پیر محمد نے چند مرتبہ ایلچی کرمان کی جانب بھیجے اور (امیر ایدکو کو) اطاعت کے لئے دعوت دی۔ (لیکن) امیر ایدکو نے اُن باتوں کو ایسا سمجھا جیسے سنا ہی نہ تھا (یعنی کوئی پرواہ نہ کی) اور ایلچیوں کا آنا جانا کوئی وقعت نہ رکھتا تھا۔

اور میرزا رستم اصفہان کی جانب سے آیا تو میرزا پیر محمد نے اُس پر نظرِ التفات کی اور چند دن روز ٹھہرایا اور مہربانی اور شفقت فرما کر رخصت کی اجازت دی۔ اور واقعاً میرزا پیر محمد کو مہربانی عام پیدا کرم۔ رعایت صلہ رحم مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے اور مہمانوں کی عزت کرنے (کی صفات) بدرجۂ اتم عطا ہوئی تھیں۔ اور (میرزا پیر محمد نے) حکم جاری کیا کہ کوئی شخص بغیر اجازت ایک سیر گھاس بھی (مفت) نہ لے سکے گا۔ اور علاقوں میں آنے جانے والوں کے (کھانے پینے) کے اخراجات محکمہ مال (سرکار کی طرف سے) ہوا کریں گے۔

اُسی زمانے میں میرزا اسکندر نے ہمدان سے ایلچی بھیجا اور پیغام دیا کہ میرزا عمر نے اچانک امیر جہانشاہ کو قتل کر دیا اور اپنے باپ میرزا امیرانشاہ کو ملک سے محروم کر دیا۔ (نکال دیا) ممکن ہے اُس کے اس طرف سے گذرنے سے کوئی خرابی واقع ہوئے اس وجہ سے ہم نے فارس و عراق کے کوچ کا ارادہ کیا ہے۔ جیسا مناسب سمجھیں حکم دیجئیں۔ میرزا پیر محمد نے جانا کہ اُس کا آنا فساد سے خالی نہ ہوگا۔ (اسلئے) ایک معتبر شخص کے ہاتھ اُسکی روانگی سے پیشتر اس مضمون کا ایک خط بھیجدیا۔ کہ اُس طرف کی رعایا اور بڑے بڑے قبیلے آپ کے قبضے میں ہیں۔ شاید (آپ کے) وطن چھوڑنے سے گھبرا جائیں۔ اور ہمارے اور آذربائیجان کے درمیان مخالفت ہو جائے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ اپنے جائے قرار (دارالخلافہ) میں بیٹھے رہیں۔ اور جب تک میرزا عمر سے کوئی ناواجب حرکت سرزد نہ ہو اُس کے بعد بھی (عازم فارس و عراق) نہ ہونا چاہیئے۔ میرزا اسکندر نے جواب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ عراق و فارس کا سفر اختیار کیا۔ اور اس کے اُمراء مثلاً توکل اروس بوقا و بایزید اروس بوقا و تیمن و یونس جلاید و سید علی جلاید و سیف الدین و قمر الدین ذوالقرنین نے جب دیکھا کہ میرزا اسکندر بھائی کی مخالفت کر رہا ہے۔ اور دوسرے اسباب بھی

Marfat.com

(اُس کے) بھاگنے کا سبب ہیں تو یہ لوگ متفق ہو گئے اور کہنے لگے کہ (اس کے) مخالف ہونے کا سبب ہم قرار دیئے جائیں گے اور (میرزا پیر محمد کی) خفگی ہم پر ہوگی (اسلئے) اچھے اچھے گھوڑے اور مال و دولت لیکر (گھوڑوں پر سوار ہوکر) آدھی رات کے وقت روانہ ہو گئے۔ اور غلاموں اور خانہ زادوں نے ایک دوسرے کے ساتھ عہد کئے۔ اور مستوی ولد محمد صبیہ (بھی) جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں امیر اللہ داد نے میرزا پیر محمد کے قصے میں کٹوا دیا تھا۔ جیسا کہ جلد اول میں لکھا جا چکا ہے۔ اور جسکو میرزا اسکندر نے اس کے میرزا عمر شیخ کے خاندان کا پرانا ملازم ہونے کیوجہ سے بڑے امرا میں شامل کر رکھا تھا۔ مخالفوں کے ساتھ موافق ہو گیا۔ اور (سب) باہر نکل گئے۔ میرزا اسکندر کے لئے توقف کا موقع نہ رہا۔ یوسف قورچی و شیخم مغول و ترمش و اللہ داد و بوتیمن جو کہ بہت خوبصورت تھا و بندقی اوزبک و علی شاہ آزاد و نیک خواجہ اوزبک تقریباً پندرہ اشخاص کو ساتھ لیکر اصفہان کی طرف روانہ ہوا۔ اور بھاگی ہوئی جماعت میں سے توکل اروس، بوقاو تیمن و سید علی و یونس و مستوی میرزا عمر کے پاس گئے اور یوسف اور شیر علی اور دیگر غلام زادے جوم کے ساتھ خزانے کا بڑا حصہ تھا۔ میرزا امیرانشاہ سے جا ملے۔ اور میرزا اسکندر ایک ماہ کے بعد اصفہان سے فارس کی طرف روانہ ہوا اور میرزا پیر محمد سے ملا۔

دو روز کے بعد ناگاہ آذربایجان سے خبر آئی۔ کہ میرزا عمر میرزا ابابکر کو ساتھ لیکر عراق و فارس کو روانہ ہو گیا ہے۔ اور ان ممالک میں فساد برپا ہے اور بھائیوں نے مشورہ کر کے اس بات پر اتفاق کیا ہے۔ کہ اصفہان میں لڑائی لڑیں اور میرزا پیر محمد نے ملک یزد میرزا اسکندر کو دیدیا اور سلطان کو یزد بھیجدیا۔ اور خود اصفہان کی مدد کیلئے روانہ ہو گیا۔ میرزا عمر بھاری لشکر لیکر ہمدان آیا۔ میرزا رستم نے حاجی مسافر کو اُس کے پاس بطور قاصد بھیجا۔ میرزا عمر نے اُس کی طرف توجہ کی اور صلح کی بات چیت کر کے واپس پھرا اور (دونوں) بھائی بے خوف ہو گئے اور میرزا اسکندر یزد چلا گیا۔

اور میرزا پیر محمد نے براستہ شبانکارہ فتح کرمان کے ارادے سے شیراز سے سفر کیا اور میرزا اسکندر یزد سے باہر نکل کر میرزا پیر محمد کے لشکر سے جا ملا اور بطور ہراول روانہ ہوا۔ خبر لگی کہ کرمان کے بہادروں (سپاہیوں) کا ایک گروہ آگے گھات میں بیٹھا ہے۔ میرزا اسکندر باگ اٹھا کے اُن پر جا پڑا اور بڑے گروہ کو قتل کر دیا۔ اور (باقی) ...

Marfat.com

بہت سے گرفتار ہو گئے۔ اور اس دلاورانہ حملے سے کرمانیوں کے دلوں پر ایسا خوف چھا گیا کہ پھر کوئی سرحد سے باہر نہ نکلا۔ اور جناب بزرگوار و سردار امیر نعیم الدین سید نعمت اللہ کرمان سے باہر آئے۔ اور اُن بزرگوار کے نفس کی برکت سے فریقین میں صلح ہو گئی۔ لیکن جب تک صلح ہوئی (اُسوقت سے پیشتر) کرمان کے بیرونی علاقے ویران ہو کر چٹیل میدان بن چکے تھے۔ امیر ایدکو نے شاہانہ تحفے بھیجے اور میرزا پیر محمد نے میرزا اسکندر پر مہربانی و نوازش فرمانے کے بعد اُس کو یزد کے مقدس شہر جانے کی اجازت عطا کی۔ اور خود سلطنت شیراز کے (پایۂ) تخت کیطرف واپس پھرا۔ ان دنوں دونو بھائیوں (میرزا پیر محمد اور میرزا رستم) میں پورا اتفاق تھا۔ اور میرزا رستم اب سے پہلے واقعات کا واقع ہونا (جو اُس کے اور اُس کے بھائی کے درمیان دشمنی کی وجہ سے ہوئے تھے) امیر سعید برلاس کی خبث باطنی کیوجہ سے سمجھ چکا تھا (اسلئے) اُس کو (امیر سعید کو) دونو آنکھوں سے اندھا کر کے قلعہ میں قید کر دیا۔ لیکن چونکہ اُس کی ایک آنکھ میں کچھ بینائی باقی رہ گئی تھی۔ اسلئے ایک دن بوقت دوپہر قلعے کے محافظوں کو دھوکے میں ڈالکر (بھاگ نکلا) اور غیر رستے سے چند ہی روز میں خود کو شیراز پہنچا دیا۔ میرزا پیر محمد نے اس برائی سے کہ وہ بھائی کے دشمن کو پناہ دیتا ہے چشم پوشی کی (یعنی اس برائی کی کچھ پرواہ نہ کی) اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اگرچہ وہ کسی زمانے میں میری سلطنت کا دشمن تھا۔ (لیکن) اس وقت ادھ موا اور عاجز ہو کر ہماری حمایت میں آیا ہے (تو) مروت متقضی اس امر کی ہے کہ گذشتہ (قصور دل) کا خیال نہ رکھتے ہوئے اس پر مہربانی کی جائے۔ میرزا رستم کو یہ بات (میرزا پیر محمد کا امیر سعید سے مہربانی کا سلوک) بُرا معلوم ہوا اور اُس نے پیغام بھیجا کہ وہ (امیر سعید) ہمارے خاندان سے چند بار نمکحرامی کر چکا ہے اور خدائے بزرگ کی نیک توفیق سے (ہم نے) اُس کو اندھا کر دیا۔ اب جبکہ وہ زخم خوردہ سُور اور دُم کٹے سانپ جیسا ہو گیا ہے۔ کون عقلمند مان سکتا ہے کہ وہ اس خاندان کی بھلائی میں ہے۔ میرزا پیر محمد سمجھ گیا کہ اُس سے غلطی ہوئی لیکن عذر چاہنے کے پردے میں چند طریقوں سے میرزا رستم کے اطمینان کے لئے پیغام بھیجے اور خطوط اور تبرکات بھیجے۔ اگرچہ اس نے (میرزا رستم نے) قبول کر لئے لیکن دوستی کے تاگے میں گانٹھ پڑ گئی۔ (دل میں رنجش پیدا ہو گئی) **بیت**

تاگہ اگر ٹوٹ جائے تو جُڑ سکتا ہے۔ لیکن بیچ میں گرہ ضرور رہ جاتی ہے۔

Marfat.com

دردناک واقعہ کے بعد میرزا جہانگیر بن حضرت صاحبقران (تیمور) کے بیٹوں کا ذکر

فرہنگ، ہالک:- ہلاک کنندہ۔ مولی:- ولی بنانے والا۔
مدینۃ الرجال:- قابل آدمیوں کا شہر غز شانہ:- عزت اور شان والا۔

ترجمہ۔ میرزا جہانگیر ولد حضرت صاحبقران کے دو لڑکے تھے۔ بڑے کا نام محمد سلطان تھا۔ جس کو کہ آنحضرت (جہانگیر) نے اپنا ولی عہد بنایا تھا۔ اور خداوند قدیر عزت اور شان والے کا حکم ولی عہد کو ولی بنانے والے سے پیشتر عالم بقا کو لے گیا (یعنی ولی عہد [illegible]) چنانچہ روم کی لڑائی (کے ذکر میں) اُس کی تفصیل بیان کی گئی۔ اور اگر خدا نے چاہا امر [illegible] لڑکوں کا حال بیان کیا جائے گا۔ اور میرزا جہانگیر کا چھوٹا لڑکا میرزا پیر محمد ہے۔ جو [illegible] ممالک بلخ وطخارستان وقیلان وقندہار وکابل وغزنیں وساحل ہندوستان کا بادشاہ ہے۔ اور جب حضرت صاحبقران کی سلطنت کے آفتاب کو زوال آیا (تیمور کا انتقال ہوا) تو میرزا پیر محمد اس دردناک واقعہ کی خبر سنتے ہی جلیل القدر شہر بلخ کی طرف روانہ ہوگیا:

سنہ ۸۰۸ ہجری کے واقعات

(اُن واقعات کا بقیہ جو خراسانات میں واقع ہوئے)

فرہنگ، مُنہی:- خبر کرنے والا۔ اروق:- خاندان تعقل:- سمجھ۔
مؤدی:- پہنچانے والا۔ تداوی:- معالجہ کرنا۔ وقادہ:- روشن۔
اُمنیت:- خواہش۔ مستسعد:- سعادت مند۔ مرضی:- پسندیدہ

Marfat.com

ربقہ :- رسی پٹہ   فتراک :- شکار بند   قیتول :- خیمہ، ڈیرہ،
کرۃ بعد آخری :- یکے بعد دیگرے، خسران :- گھاٹا۔ تازیک :- غیر ترک۔

ترجمہ۔ پہلے ذکر کیا جا چکا کہ خواجہ سلطان علی سبزواری باغی ہوگیا تھا۔ اور امیر سید خواجہ نے لشکر کشی کر کے اس کو شکست (دی تھی)۔ اس سال کے شروع میں خبر آئی کہ میرزا امیرانشاہ خراسان کی طرف آ رہا ہے۔ حضرت خاقان سعید نے حکم دیا کہ امیر حسن صوفی ترخان و امیر جہاں ملک و امیر فیروز شاہ پانچ ہزار نامی سوار لیکر مقابلہ کے لئے جاویں۔ (لیکن) اگر آں جناب (میرزا امیرانشاہ) ملک گیری اور بغاوت کے ارادے سے آ رہے ہوں تو ان کی مدافعت کے لئے قیام کریں اور اگر بموجب تقاضائے وقت بھائی بندی کے طریق سے اس طرف آنے کا ارادہ کیا ہو تو جو کچھ فرض خدمت ہو بجا لائیں۔ اور ایک خط جو ننگ و ناموس کے قاعدوں پر مبنی اور قواعد صلح و جنگ کی خبر دینے والا تھا اُن کے ساتھ کیا۔ اُس خط کا مضمون مندرجہ ذیل تھا۔

"حضرت صاحبقران نے اپنے ہر ایک بیٹے کو ایک ملک عطا کیا ہے (اور) ہمارا فرض یہ ہے کہ اُن ممالک کی حفاظت اس طریق سے کریں کہ اُن میں کوئی خرابی واقع نہ ہوئے اور خاندان مبارک میں کوئی تنازعہ نہ ہوئے۔ اگرچہ صاحبزادہ عمر کی بے سمجھی کی حرکت سے (اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے نفس کے عیبوں پر بینائی عطا کرے) ممالک آذربایجان جو کہ پادشاہِ ایران کا تخت گاہ ہے ہاتھ سے نکل گیا لیکن ولایات ایران و موغان و اران و گرجستان آنحضرت کے غلاموں کے قبضے میں ہیں۔ اگر اُن ولایات پر قبضہ کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔ خدا کے فضل سے جناب ایک عقیل پادشاہ ہیں اس معاملہ میں پورا غور و فکر فرمائیں۔ شر اُٹھانے والے فتنہ پیشوں کے بہکانے سے جو ملک کے فساد میں اپنی بھلائی چاہتے ہیں۔ ایسے فساد کا آغاز نہ فرمائیں جو خاندان کی بربادی اور کنبے کی بیخ کنی کا باعث ہوئے۔

بیت :- اپنے شیشے پر پتھر مت مار۔ اور اپنے لشکر کے ساتھ جنگ نہ کر۔

اور صلح کے بارے میں (ہماری) یہ پیش قدمی عاجزی کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا پورا مدعا ننگ و ناموس کا قائم رکھنا ہے۔ اور اگر پناہ بخدا اتفاق کا چہرہ دشمنی کے ناخن سے خراشیدہ ہوا (ہمارے تمہارے درمیان لڑائی ہوئی) اور قتل و غارت کی آگ بھڑکی۔ تو بموجب

Marfat.com

(ضرب المثل) فطرت میں بدلہ لینا لازمی ہے۔ جب دشمنی کا مادہ حرکت میں آیا، ممکن ہے ایسے مرض کا باعث بن جائے کہ اُس کا علاج نہ ہو سکے۔ اور اُس کا تدارک ناممکن ہو جائے (اس واسطے) اس کے انجام پر غور فرمانا چاہیئے اور اُس کے فائدے نقصان کو روشن دل اور پرکھنے والی طبیعت کی ترازو سے جانچنا چاہیئے۔ ایسا طریقہ جو کہ بہبودی کا وسیلہ اور مقصد برآری کا ذریعہ ہو اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ دشمنوں کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ اور ترک و غیر ترک طعنے نہ دیویں۔ اور اگر حضرت صاحبقران کے فرمان کے بموجب (اُن کے) فرزند ایک دوسرے کی ولایت میں مداخلت نہ کریں اور اپنی ولایت کے انتظام میں مصروف رہیں۔ اور عطا کئے ہوئے پر قناعت کر کے بخشش کا شکریہ بجا لاتے رہیں تو بموجب (آیہ مبارکہ) "اگر تم نے شکر کیا تو میں تمہیں اور نعمتیں بخشوں گا" اس ابتدا کا انجام واضح (بہتر) ہو گا۔ خدا کے فضل سے (آپ کی) بے مثال ذات اقبال مند ہے اور بموجب تقاضائے وقت حالات اُمیدوں سے بھرپور) ہماری اُمید اور دلی آرزو ہے کہ درگاہ خداوندی اور بارگاہ ایزدی سے فتحمندی کے مزید خلعتوں اور مقصد (برآری) کے فرمانوں کا اضافہ ہوتا رہے! محمدؐ اور اُس کی آل کے صدقے سے۔

(تینوں) امیر روانہ ہو کر سبزوار میں امیر سید خواجہ سے مل گئے اور اکٹھے ہو کر کالپوشش کو روانہ ہو گئے کیونکہ میرزا امیرانشاہ اُس مقام پر تھا۔ اور خواجہ سلطان علی سبزواری شکست کھانے کے بعد استرآباد چلا گیا تھا۔ اور میرزا امیرانشاہ کے لشکر کے آنے کی خبر سنکر اُس کے پاس آیا۔ اور امرائے مذکور کالپوشش پہنچکر امیر سید خواجہ اور امیر مضراب نے آنجناب (امیرانشاہ) کی بساط بوسی (قدمبوسی) کا شرف حاصل کیا۔ اور حضرت خاقان سعید کا پیغام جس کی شرح بیان کی جا چکی ہے پہنچا دیا۔ اور میرزا امیرانشاہ نے مصالحت کا اظہار کر کے فرمایا کہ خدائے بزرگ نے حضرت خاقان سعید کو ازلی نیکی اور ہمیشگی سلطنت عطا فرمائی ہے۔ آسمان کی کچہری کے محرروں نے اسکے مُلک کا قانون تحریر کیا ہے۔ اور قضا و قدر کے منشیوں نے اس کی بادشاہی کا فرمان لکھا ہے۔ جب سے بساطِ سلطنت پر قابو پایا ہے ہر حال میں پسندیدہ خصلت اور نیک کام کرنے والا رہا ہے اور "ہمیں بہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو مستحکم بنائیں گے" کی اُمید دلائی اور تحقیق کے کان سے "ہم تجھے بادشاہ بنائیں گے" کی بشارت سنوائی۔ امیر سید خواجہ اور امیر مضراب (امیرانشاہ کے لیئے) دعا

Marfat.com

اور ثنا کا وظیفہ بجا لائے اور عرض کیا کہ اگر کوئی شخص پادشاہی کی اطاعت سے منہ پھیرے اور ولی نعمت (پادشاہ) کے حقوق فراموش کرے تو سب کے اوپر اُس کا دور کرنا واجب اور لازم ہے۔ اور آنجناب کو معلوم ہے کہ جیسی دلیری اور بغاوت سلطان علی نے اس خاندان کے ساتھ کی ہے کسی دوسرے نے (ابتک) نہیں کی۔ جنگ کے شکار بند میں پنجہ ارا (جنگ کے لئے تیار ہوا) اور جب گرفتاری کی کمند نے اس کو گرفتار کیا۔ تو حیلے حوالے کر کے بھاگ نکلا۔ اب اس در دولت (آپ کے آستانہ) پہ پناہ لی ہے۔ اگر اپنے گناہ کی سزا نہ پائے گا۔ تو اس کے دماغ میں خیالات فاسد اور زیادہ پیدا ہوں گے۔ اگر جناب سلطنت مآب اس کو (ہم) غلاموں کے سپرد فرمائیں۔ تو یہ امر حضور کی پادشاہی کے لئے نہایت موزوں ہوگا۔ ورنہ یہ غلام (ہم) جب تک اس کو گرفتار نہ کریں گے واپسی کا ارادہ نہ کریں گے۔ یہ درخواست قبول ہوئی اور سلطان علی و سلطان حسن پسر پیرک شاہ اور بادشاہ اور اُس جماعت کو جو اُن کے ساتھ تھی امیر سید خواجہ کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ فوراً اُن کو اپنے لشکر میں لے گئے۔ سلطان علی کو قید کر کے ہرت بھیجدیا۔ اور باقی سرداروں کو پاماکی (لاٹھی سے زد و کوب کی) سزا دی گئی۔ یہ ہے اُس شخص کی سزا جس نے نعمت کے بدلے ناشکری کی۔ اس عرصے میں امیرزادہ ابابکر شاہی قید خانہ سے رہائی پاکر باپ کے سامنے آیا۔ اور سلطان علی کا قصہ سنکر رنجیدہ ہوا۔ اور کہا کہ جب اس نے ہمارے یہاں پناہ لی تھی۔ تو اس کو دشمن کے سپرد کرنا مروت سے بعید تھا۔ دوسرے لوگوں کو پھر ہم پہ کیا اعتبار رہے گا۔ اور مشورہ کرنے کے بعد آذربایجان کو جانا بہتر سمجھا۔ اور وہ اُس طرف چلے گئے تو اُمرائے (خاقان سعید) اپنے ڈیرہ کی طرف واپس پھرے اور ممالک خراسان پر پہلے بدستور قبضہ کیا۔

ان واقعات کا ذکر جو عراق و آذربایجان میں واقع ہوئے

فرہنگ:۔ جیبا:۔ ہتھیار، زرہ بکتر، مصادرہ جرمانہ۔
مترصد:۔ منتظر۔ خواستداری کردن:۔ منگنی کرنا۔ ساوری:۔ تحفہ
جلا کردن:۔ جلاوطن کرنا۔ نواب:۔ جمع نائب،

Marfat.com

بیاسارسانیدن :۔ قتل کرنا۔ مصلوب گشت :۔ پھانسی پر چڑھا دیا گیا

کمر :۔ کمر کی پیٹی۔ از ہم فرو ریختن :۔ گر جانا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔

ترجمہ :۔ میرزا عمر نے جب میرزا ابابکر کو قلعہ سلطانیہ میں قید کر دیا۔ تو فراغت سے ملک کے انتظام میں مشغول ہوا۔ اسی زمانے میں ایک متقی فقیر جس کا نام بابا یحییٰ تھا۔ ولایت مراغہ میں ظاہر ہوا۔ اُس کی کرامات یہ تھیں کہ مٹی کا ڈھیلا اس کے ہاتھ میں قند و مصری بن جاتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ اور میرزا عمر نے بھی اُس سے بہت اصرار کے بعد اسی قسم کی کرامات دیکھیں۔ (لیکن) باوجود اس کے بھی اس کے قتل کا حکم دیدیا۔ بابا نے مرتے وقت فرمایا۔ یہ مرنے کا دن اپنے لئے مقرر تھا۔ لیکن میرے بعد تم دیکھو گے کہ کیا واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔

سترھویں محرم کو جبکہ بابا کے قتل کو تین روز گذر چلے تھے خبر آئی کہ امیرزادہ ابابکر نے قلعہ سلطانیہ میں ایک گروہ کو اپنا ساتھی بنا کر اور عادل خزانچی و عیسیٰ قورچی و شیخ حاجی کو جو اُس سے لڑنے کے لئے گئے تھے قتل کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور خزانہ اور اسلحہ و زرہ بکتر حاصل کر لئے ہیں۔ اور لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ اور امیر حسین برلاس اور میرزا ابابکر کی والدہ جو گوندل درہ میں تھے۔ اُس کی رہائی کی خبر سنکر کیمپ کی تیاری کے لئے سلطانیہ آگئے۔ اور میرزا ابابکر قلعہ کے مال غنیمت کو تقسیم کرنے کے بعد [illegible] کے راستہ سے خراسان کو روانہ ہوا۔ اور میرزا عمر یہ حالات سنکر براق سے ڈبل مارچ کر کے دو روز میں سلطانیہ پہنچ گیا۔ اور امیر عبدالرزاق ولد خداداد کو اُس کے تعاقب میں بھیجدیا۔ قزوین کی سرحد میں دونوں فریق مقابل ہوئے اور صبح سے شام تک لڑائی لڑتے رہے۔ میرزا ابابکر رے کی طرف چلا گیا۔ اور امیر عبدالرزاق واپس آیا۔ میرزا عمر ایک معتبر جماعت سلطانیہ میں چھوڑ کر سجاس اور سرائے اباقا کے راستے سے روانہ ہوا۔ اسی اثنا میں شیخ خسرو شاہی سمرقند سے پہنچا اور میرزا عمر کے سامنے اقرار کیا کہ جو کچھ خزانہ سلطانیہ سے لے گئے ہیں۔ تھوڑے عرصے میں حاصل کر لے گا اور کارندوں پر جرمانہ کیا۔

اور میرزا عمر اوجان کے راستے سے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کر کے جا رہا تھا۔ کہ امیر بسطام جاگیر کو جس نے اس سے پیشتر مخالفت کی تھی۔ پکڑ لیا ہے۔ امیر بسطام قراباغ کے راستے سے امیر شیخ ابراہیم سے جا ملا۔ اور دونوں آب کر سے گزر کر بردع میں جا بیٹھے۔ میرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ امیر بسطام کو پکڑ کر میرے

Marfat.com

پاس بھیج دیئے۔ امیر شیخ ابراہیم نے یہ عذرِ لنگ بیان کیا کہ ابھی گرمی کا موسم ہے آنحضرت جیسے موسم سرما میں قراباغ تشریف لائیں گے تو بندہ امیر بسطام کو (آپ کے) مبارک لشکر میں پہنچا دے گا۔ میرزا عمر غضب آلود ہوا۔ اور دریائے ارس سے گذر کر بائی کے مقام پر منزل کی۔ اور امیر شیخ ابراہیم اور امیر بسطام اور عزالدین ان کے بیٹے اور سیدی احمد تنکی بدرع سے دریائے کر کے کنارے پہنچ گئے۔ اور دریا کی پناہ لے کر اور خندق کھود کر جنگ کی انتظار میں بیٹھ گئے۔ اور میرزا جلدی جلدی دریائے کر کے نزدیک جا اُترا۔ اور ایک ہفتہ تک دونو لشکر آمنے سامنے رہے۔

اسی زمانے میں خبر پہنچی کہ میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر دونوں خراسان سے واپس ہو کر عراق عجم کے سرغزار میں آ پہنچے۔ اور سلطان بخت بیگم بھی اُن کے ساتھ ہے۔ انہی دنوں میرزا ابابکر نے توکل اردوی بوقا کی لڑکی سے منگنی کر کے خوشیاں منائیں۔ اور بسطام سے تین روز میں دامغان آ گئے۔ اور دامغان والوں نے تحفے اور نذریں پیش کیں۔ اور لشکریوں کو شہر میں نہ چھوڑا۔ اور سمنان کے لوگ جنہوں نے پہلے میرزا امیرانشاہ کے لشکریوں کے ساتھ بیہودگی کی تھی۔ اور بعضوں کو لوٹ لیا تھا۔ اس مرتبہ سب کے سب جلاوطن ہو کر پہاڑ میں پناہ گزیں ہو گئے۔ چنانچہ سمنان میں کوئی نہ رہا۔ اور لشکری لوگ سمنان کو لوٹ کر ایوان کیف آ گئے۔ میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر نے امیر حسین برلاس کو قلعہ شہریار بھیج کر بعد میں خود بھی پہنچ گئے اور قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ وہاں پہنچ کر اُن کو معلوم ہوا کہ میرزا عمر باوجود موسم گرما کے امیر شیخ ابراہیم سے لڑائی کے لیے قراباغ گیا ہوا ہے۔ میرزا ابابکر کیمپ کو سوق بلاق میں چھوڑ کر دو ہزار جوانوں کے ساتھ سلطانیہ چلا گیا۔ جو لوگ وہاں موجود تھے اُنہوں نے قلعہ (ابابکر) کے حوالے کر دیا۔ میرزا ابابکر نے میرزا عمر اور دیگر اُمرا کی خواتین کو اپنے آدمیوں کو بخش دیا۔ اور میرزا عمر کے امیر اور لشکری میانج میں یہ خبر سن کر اس (میرزا عمر) سے پھر گئے اور میرزا ابابکر کے پاس چلے گئے۔

میرزا عمر شیخ ابراہیم سے ٹوٹی ہوئی صلح کو ادھورا چھوڑ کر واپس پھرا۔ اور اُس کے نائب شیخ خسرو شاہی اور دوسرے بدطینت لوگوں نے ایک تدبیر سوچ کر کہا۔ امیر لوگوں سے آئندہ کی ادائیگی کا کاغذ تحریر کر کے کچھ روپیہ قرض لینا چاہیئے۔ کیونکہ لشکر کے خرچ کے لئے درکار ہے میرزا عمر نے اپنی رضامندی کے خلاف اجازت دیدی اور بیان قوچین و شیخ خسرو شاہی و دوسرے

Marfat.com

تمام ظالم تبریز چلے گئے۔ اور دو روز میں دو سو تومان عراقی حاصل کر لئے۔ تبریز کے اکثر امیر لوگ برباد ہو گئے۔ اور ایک گروہ کو حکم دیا کہ قلعہ سلطانیہ چلے جائیں۔ امیر بیان نے ڈانٹ ڈپٹ دے کر اُن کو تبریز سے نکال کر اوجان پہنچا دیا اور میرزا عمر کو اردبیل کے راستے سے میانج گرم رود پہنچ کر معلوم ہوا کہ لشکریوں نے رعایا کے تمام مویشی لوٹ لئے تھے۔ اور (وہاں سے) سلطانیہ کو چلا گیا۔ اور وہاں پہنچکر سلطانیہ پر میرزا ابابکر کا قبضہ کرنا تحقیق ہو گیا۔ امیر لوگ مثلاً عمر تابال و سلطان سنجر امیر سیف الدین و عبدالرزّاق خداداد وغیرہ بھی میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر کی طرف چلے گئے۔ اور باقی متفرق ہو گئے۔ ملک کے زوال کی نشانی یہ ہے کہ کمزوروں پر ظلم ہونے لگا جائے کس کے دل میں خیال ہو سکتا تھا کہ ایسی مضبوط سلطنت کی بنیاد (عمارت) تھوڑے سے عرصے میں پاش پاش ہو جائے گی۔ اور میرزا ابابکر نے عمر تابال اور اُس کے بیٹوں کی اصلاح کر کے باقی امیروں کو قتل کرا دیا اور امیر بیان اور شیخ خسرو شاہی اوجان میں میرزا عمر کے تباہ ہونے کی خبر سنکر وقت کے ساتھی ہو گئے۔ اور میرزا ابابکر کے پاس سلطانیہ کے تمام اموال لے گئے۔ اور میرزا ابابکر کے حکم کے بموجب شیخ ظالم کو پھانسی پر چڑھا یا گیا۔ اور امیرزا ابابکر نے ایک سنہری تخت تیار کر کے میرزا امیرانشاہ کو (تخت) بادشاہی پر بٹھایا اور (پھر) چند روز عیش میں بسر کئے۔

اور میرزا عمر گاورود کی طرف سے مراغہ چلا گیا۔ اور امیر خالق ترکمان اور سایلق برلاس اور سلدوز کے کچھ آدمیوں کی مدد سے تبریز چلا گیا۔ علیکہ ولد خالق بطور ہراول فوج کے تبریز آیا۔ اور ترکمان لوگ بداخلاقی سے لوگوں کی عورتوں کو لیجاتے تھے۔ رعایا نے شورش برپا کر کے خواجہ پیر علی کو مار ڈالا اور دروازوں کو محکم بنا کر کھڑا کیا گیا میرزا عمر نے لوگوں کو نصیحت کے لئے بھیجا۔ شہریوں نے جواب دیا کہ میرزا عمر ہمارا بادشاہ اور شہزادہ ہے۔ اگر شہر میں آجائے تو (ہمارا) حاکم ہے۔ لیکن ہم ترکمانوں کو نہ چھوڑیں گے۔ ترکمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی وہ مسلح ہو کر شہر کیطرف بڑھے۔ اور قاضی غیاث الدین اور خواجہ عبدالحی قزوینی نے بان کو بیٹی کی طرح کمر پہ باندھا۔ اور مردانہ وار لڑائی لڑ کر ترکمانوں کو شہر میں داخل ہونے نہ دیا۔ اور اسی وقت میرزا ابابکر کے آنے کی خبر تحقیق ہو گئی۔ میرزا عمر مراغہ کیطرف روانہ ہوا۔

Marfat.com

مظفر الدین میرزا ابابکر اور اُس کے تختِ سلطنت پر بیٹھنے کا ذکر

فرہنگ

خلع کردن: عورت کا طلاق حاصل کرنا۔ اُتارنا۔ اعلام: ظاہر کرنا۔
رنود: جمع رند۔ تکاپشی کردن: جلدی کرنا۔ تعاقب کرنا۔
سیاست کردن: سزا دینا۔ مارنا۔

ترجمہ: میرزا ابابکر کے خاص مصاحبوں نے اس کو اس بات پر اُکسایا کہ سلطنت اپنے نام کر کے اُس میں کسی دوسرے کی مداخلت نہ ہونے دے (ابابکر) اس پر رضامند ہوگیا۔ بڑا جشن منایا اور تخت پر بیٹھ کر باپ کو تخت سے اُتار دیا۔ اور اس کی مشتہری کے لئے چاروں طرف حکم بھیج دئے۔ اور امیر بیان تبریز میں آیا۔ ان بدمعاشوں نے جنہوں نے پہلے ترکمانوں کو شہر میں نہ گھسنے دیا تھا امیر بیان کو بھی اس خیال سے کہ ابابکر ابھی رے میں ہے اور یہ جماعت اپنی مرضی سے تبریز آئی ہے (شہر میں) داخل نہ ہونے دیا۔ امیر بیان شنب غازان میں اُترا اور وہاں یہ خبر سنی کہ امیر دولدائی و خواجہ بردی مدد کے لئے آرہے ہیں۔ اس کو قوت حاصل ہوئی۔ دوسرے روز سپاہی نے خبر دی کہ شیخ قبائی اور قاضی عمادالدین دو ہزار سوار لے کر دشمن کی طرف سے پہنچے۔ اور اسی روز خواجہ بردی خبر لایا کہ کل امیر دولدائی لشکروں سمیت پہنچ جائے گا۔ ع آج کی رات آنکھوں سے نیند جاتی رہی کہ کل کب تک ہوتی ہے۔

امیر بیان نے توقف نہ کیا اور چار سو سواروں سے ہی اُن دو ہزار پر حملہ کر دیا۔ اسی وقت امیر بیان نے سنا کہ شیخ قصاب ایک گروہ کے ساتھ اس جماعت کی مدد کے لئے آرہا ہے۔ (دشمن کا) تعقب چھوڑ کر شیخ قصاب کی طرف رُخ کیا۔ اور ایک ہی حملے میں اُس کا لشکر بھی بیان کی سنان کے خوف سے بھیڑوں کی طرح بھاگ نکلا۔ اور امیر بیان غازان واپس پھرا۔ دوسرے روز امیر دولدائی آپہنچا۔ تبریزیوں نے جانا کہ میرزا ابابکر آرہا ہے۔ امیر دولدائی کے استقبال کو آئے اور اس کو شہر میں لے گئے۔ امیر دولدائی نے راستے میں شیخ قصاب و خواجہ عبدالحسن قزوینی اور رہنمایوں کے ایک گروہ

Marfat.com

کو پکڑنا چاہا کہ (ان کو) قتل کر ڈالے۔ (لیکن) امیر ہیان مانع ہوا۔ اور اُمراء دو رات تک شہر میں رہے۔ اور میرانسں کو شہر میں داروغہ کرکے چھوڑ دیا۔ اور ہرانہ کی طرف چلے گئے۔

میرزا ابابکر کے دارالخلافہ تبریز میں پہنچنے کا ذکر

فرہنگ:۔ دو دل:۔ تذبذب میں ہونا۔ معاونت:۔ مدد پہنچانا۔
ناراضی:۔ خفا ہونا۔ غارتیدن:۔ لوٹنا۔

ترجمہ:۔ میرزا ابابکر ماہ جمادی الآخر کے آخر میں بڑی شان وشوکت سے دارالخلافہ تبریز میں اُترا۔ لشکری جاڑے کے موسم میں تبریز والوں کے گھروں میں گھس گئے۔ اور رعایا کا حال بڑا ابتر ہوگیا۔ ناگہاں خبر آئی کہ میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر نے میرزا عمر کو مدد دینے میں اتفاق کرلیا ہے۔ اور میرزا رستم میرزا ابابکر کا کیمپ جو سوق بلاق میں تھا لوٹ لیا۔ میرزا ابابکر نے امیرک منجمان کو ایک گروہ کے ساتھ آگے بھیجا۔ اور خود بھی تبریز سے روانہ ہوگیا۔ اور اُس کے لشکر نے راستے میں (جو کچھ پایا) لوٹ لیا۔ (چنانچہ) ایک دولتمند قافلہ بھی جو کہ سلطانیہ سے آرہا تھا لوٹا گیا۔ اور سلطانیہ کے راستے سے اصفہان کا ارادہ کرکے جرباذقان پہنچا۔ اور میرزا عمر و میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر آگے بڑھکر ایک دوسرے سے دو تین منزل کے فاصلے پر پہنچ گئے۔

اسی عرصے میں خبر آئی کہ امیر بسطام نے تبریز پر قبضہ کرلیا۔ میرزا ابابکر نے تبریز کی لڑائی کو (زیادہ) اہم سمجھکر شاہزادوں کے پاس ایلچی بھیجا اور (خود) آذربائیجان کی طرف واپس ہوا۔ شاہزادوں نے مشورہ کرکے کہا کہ تقریباً پچاس ہزار سوار و پیادے (ہمارے پاس) جمع ہو چکے ہیں۔ اور میرزا ابابکر منہ پھیرے ہوئے (دوسری طرف متوجہ ہے) اور باپ اور ماں اُس سے ناراض ہیں۔ اور لشکری مذبذب حالت میں اور دشمن (اُس کے) ملک پر قابض ہیں۔ موقع نہایت غنیمت ہے (چنانچہ) اس امر پر سب متفق ہوگئے اور اس کے پیچھے روانہ ہوگئے۔ میرزا ابابکر نے ولائت سجاس میں ارغون کے کیمپ میں اُن کے آنے کی خبر سنکر واپسی کی۔ اور اصفہان کی طرف روانہ ہوا۔ اور امیروں اور لشکریوں سے کہا کہ اس لڑائی

Marfat.com

میں میرے ساتھی رہو۔ اگر خدائے تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تو آئندہ تمہاری بات کو ضرور مانوں گا۔ اور جو کچھ تم مناسب سمجھو گے۔ اس پر عمل کروں گا۔ اور جس طرف تم چاہو گے وہیں کا ارادہ کروں گا۔ اور درگزینی کی حدود میں پہنچ گئے ؛

میرزا عمر کا عراق فارس کی طرف جانے اور میرزا پیر محمد کے ساتھ ملنے اور بھائیوں سے لڑائی لڑنے کا ذکر

فرہنگ :

نکبات :- جمع نکبت۔ ذلت، اشفاق :- مہربانی کرنا۔

ملتے مر الدہور :- زمانہ گزرنے پر۔ گرد پیچ کردن :- گھیرنا۔ گھیرا ڈالنا

تمایان :- جمع تما۔ لونڈی دہادہ :- کثرت۔ زور شور۔

منجنی :- گبڑا جناح :- بازو تورہا :- ٹکڑے رہے اور لکڑی کے جن کو ملا کر سپاہی ان کی آڑ میں لڑتے ہیں ممکن ہے یہ لفظ توریہ کی جمع ہو جس کے معنی چھپنے کے ہیں۔ گرگ آشتی :- بھیڑیے جیسی صلح یعنی دھوکہ دہی کی صلح۔

ترجمہ :- میرزا عمر مراغہ کے راستے سے تبریز سے ہمدان آیا۔ وہاں کے حاکم ارفیوں نے کہا ہم کو میرزا ابابکر کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔ طوفانِ بلا کے آنے سے پہلے نجات کی فکر کرنی چاہیئے۔ غور و تامل کرنے کے بعد شیراز کو روانہ ہو گئے تاکہ میرزا پیر محمد سے مدد چاہیں۔ جربادقان کے قریب سے قاصد بھیجکر میرزا رستم کو خبر دی۔ میرزا رستم نے اپنے خاص آدمیوں کو پانچ روز پیشتر روانہ کر دیا (جنہوں نے) مناسب خدمات انجام دیں۔ اور اصفہان کی سرحد پہ میرزا رستم نے سادات اور علما کی ساتھ اُس کی پیشوائی کی اور اُس کو پورے احترام کے ساتھ شہر میں لاکر ضیافتیں کیں۔ اور خوشیاں منائیں۔ میرزا عمر نے میرزا رستم سے کہا۔ گذشتہ زمانے کے پادشاہ آفتوں اور مصیبتوں کے زمانے میں ایک دوسرے سے مدد پناہ کر مہربانی کی اُمیدیں رکھتے آئے ہیں۔ اور اگر اس بارے میں سستی کی ہے۔ تو وقت گذرنے کے بعد دور و نزدیک کے لوگوں سے طعنے تشنیع سنتے رہے ہیں۔ اور میں بھاری مہم کے

Marfat.com

سے آیا ہوں۔ اور جب تک تم (صبیب) بھائی (میری مدد کے لئے) مع فوج میرزا ابا بکر کے مقابلے کے لئے نہیں جا سکتے۔ اب کام یہ ہے کہ ایلچی جیسا کہ ہم میرزا پیر محمد اور میرزا اسکندر کو بالیجیں۔ اور ان کے آنے تک میرزا ابا بکر کے کیمپ پر جو کہ سرق بلاق میں غافل پڑا ہوا ہے۔ قبضہ کر لیں۔ اس بات پر متفق ہو کر انہوں نے ایلچی روانہ کر دیے۔ اور اصفہان سے سے کوچ کر کے میرزا ابا بکر کے کیمپ پر پہنچ گئے۔ اور اصفہانیوں نے سب کا گھیرا ڈال کر عورتوں بچوں۔ باندیوں گھوڑوں خچروں اور اونٹوں کو پکڑ لیا۔ اور سلطان بخت بیگم اور میرزا امیر انشاہ کی ایک زوجہ کو ساتھ لے کر سارے قمش سے رَے واپس پھرے۔ اور توکل برلاس و امیرک منجم اور دیگر امرا نے جو کیمپ کی محافظت پر متعین تھے۔ اور وہاں سے فاصلہ پر میخواری میں مصروف تھے۔ باوجود نشہ شراب پیچھے سے آکر سخت لڑائی کی۔ لیکن چونکہ میرزا عمر کا لشکر بھاری تھا۔ وہ کوئی چیز واپس نہ لے سکے۔ اور تمام مال و اسباب اصفہان پہنچ گیا۔

میرزا عمر شیراز کو روانہ ہوا اور میرزا پیر محمد نے خود استقبال کیا۔ بازار سجائے اور اُن کو بڑی عزت سے شہر میں لایا۔ چند روز بڑے جشن منائے۔ اور اس کے نوکروں کو بادشاہانہ تحفوں سے اعزاز بخشا۔ اور جاڑا آرام سے گذار کر بہار کے شروع میں اصفہان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور میرزا اسکندر یزد کی طرف سے پہنچ گیا۔ (پھر) سب مل کر جربادقان آئے۔ اور میرزا ابا بکر بھی اپنی سپاہ لیکر آگے بڑھا۔ اور درگزین کی نواح میں دونوں فریق مقابل ہو گئے۔ اور دونوں نیلے سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے پر حملہ کیا۔

بیت: بہادروں اور سپاہیوں کے ہجوم کی کثرت ہوئی (اور) حملوں کے گھوڑوں کی گرد سے دنیا تاریک ہو گئی۔

ایک لشکر نے دوسرے لشکر پر اتنی تیغیں چلائیں کہ لوہے کے دل والی شمشیر بھی طرفین کے جوانوں کے حال پر خون روئی۔ اور اتنے جان کے لینے والے تیر برسائے کہ کمان کی کمر اُس کے غم کے بوجھ سے کبڑی ہو گئی۔ اُس وقت سے کہ صبح کی تیغ فجر کی نیام سے باہر نکلی اُس وقت تک کہ شام کے خیمے لگائے گئے۔ قتل کی آگ اور لڑائی کے شعلے بھڑکتے رہے طرفین سے چار ہزار سوار مارے گئے۔ اور دونوں لشکر (شام کو) باگیں پھیر کر اپنی منزلوں کو واپس پھرے۔ اور طرفین نے اُس رات کو صبح تک (اپنے اپنے لشکر پر) پہرہ لگایا۔ صبح ہی دونو لشکروں نے پھر حرکت کی۔ میرزا ابا بکر نے سات سو نامی سوار وں سے میرزا پیر محمد کے

Marfat.com

لشکر کے قلب پر حملہ کر کے بھگا دیا۔ پھر دوسروں کو ٹھہرنے کی طاقت نہ رہی۔ اور شکست خوردہ لوگ اصفہان تک بھاگ کے چلے گئے۔

اور بہت سا مال غنیمت میرزا ابابکر کے لشکر کے ہاتھ لگا۔ اور (پھر) چند روز ہوا گرم ہونے کی وجہ سے ایبر بلاق کے سرد مقام میں قیام فرمایا۔ اور امیر زیرک اور امیر عمر تاباں کو اس کے بھائی اور بیٹے سمیت اس وجہ سے کہ وہ خراسان کا خیال رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے لڑائی میں سستی ظاہر کی ہے۔ قتل کر کے اصفہان کو روانہ ہوا۔ اور امیر سید حسین برلاس اور چند دیگر امرا امیر زیرک اور امیر عمر کے قتل سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے۔ اور اصفہان پہنچ گئے۔ اصفہانی لوگ باہر کی بہت سی رعایا کو معہ اس غلہ کے جو ہاتھ لگ سکا شہر میں لے آئے۔ اور قلعہ طبرک کو مستحکم بنایا۔ میرزا ابابکر نے اصفہان سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر پہنچکر حکم دیا کہ کوئی باغات اور عمارات کو نقصان نہ پہنچائے تاکہ شاید صفہانی اطاعت قبول کر لیں اور تین روز قیام کر کے خاص نوکروں کیساتھ سلسلۂ باغات کیطرف گیا شہر کے لوگوں نے موقع پا کر جنگ میں پیشقدمی کی طرفین سے بہت سے لوگ زخمی ہو کر واپس پھرے۔ رات کو صبح تک پہرا رکھا گیا۔ اگلے روز میرزا ابابکر اپنے تمام میمنہ میسرہ قلب و پہلوؤں کے لشکر کو آراستہ کر کے سلسلہ باغ کیطرف آ گیا۔ اور جنگ میں مشغول ہوا۔ شہری لوگوں میں سے دو ہزار آدمی قتل ہوئے اور تین افسر گرفتار ہوئے۔ اور شہر کے لوگ بھاگ پڑے۔ اور لشکریوں کے دروازہ لبنان تک تعاقب کرنے سے بہت سے لوگ گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندے گئے اور میرزا ابابکر رحم نہ کرتا تو بہت ممکن تھا کہ شہر فتح ہو جاتا۔ دوسرے روز سادات و اکابر (شہر) نے امان مانگ کر قبول کیا کہ جو کچھ سونق بلاق علاقہ رے سے لائے ہیں۔ واپس دے دینگے اور خطبہ و سکہ میرزا امیرانشاہ کے نام کا جاری کریں گے۔ اور رے سے جو کچھ مال و اسباب لے گئے تھے واپس کر دیں گے۔ اور دوسرے روز چاہتے تھے کہ اُن تمام شرائط پر قائم رہیں (لیکن) میرزا ابابکر نے اُس عہد نامہ سے پھر کر کہا۔ اب ہمیں چاہیئے کہ شہر کو زبردستی فتح کر لیویں۔ اور جو کچھ چاہیں لے لیویں۔ اور صبح ہی تورے اور سیڑھیاں اُٹھا کر شہر کے دروازے پر آ گئے۔ دونو طرف سے شدت کی لڑائی ہوئی۔ شہریوں نے جب جانا کہ میرزا ابابکر نے عہد توڑ دیا۔ باغات چھوڑ کر انہوں نے اپنی حفاظت کی۔ اور لشکریوں نے شہر کے باہر بہت تباہی مچائی۔ میرزا عمر سمجھ گیا کہ یہ شاہزادے میرزا ابابکر کے مقابلے پر کچھ نہیں کر سکتے۔ (اسلئے) ان سے علیحدہ ہو کر خراسان چلا گیا۔

Marfat.com

اسی وقت میرزا ابابکر نے سنا کہ شیخ حاجی عراقی نے سلطانیہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور امیر شیخ ابراہیم تبریز آگیا اور امیر بسطام جاگیر تبریز میں ہے۔ میرزا ابابکر اصفہانیوں سے حیلہ آمیز صلح کر کے واپس پھرا اور درگزین پہنچا۔ شیخ حاجی سلطانیہ کے دروازے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور طارم چلا گیا۔ اور سلطان احمد کے تبریز آنے کی خبر گرم ہوئی۔ باقی واقعات انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے حالات میں لکھے جائیں گے۔

اُن واقعات کا ذکر جو خراسان میں واقع ہوئے اور میرزا سلطان حسین کے قتل کا حال

فرہنگ :- نبیرہ :- لڑکی کا بیٹا۔ شہتک :- تریخ بتنسکر ہوا۔
قضا مضا :- قضا کی جاری ہونے والا۔ غلاظ :- سخت۔ ایمان :- قسمیں۔
الکیکا :- بخشش۔ خلود :- ہمیشگی۔ قبائح :- جمع بہت بری چیز۔
فضائح :- جمع فضیحت، ذلت۔ خاطف :- چندھیانے والی۔
بادِ عاصف :- تند و تیز ہوا۔ سیہ فال :- عطب۔
فتان :- فتنہ انگیز۔ کسر :- شکستہ۔ مخائل :- نشانات۔
شقاق :- دشمنی۔ میثاق :- پیمان۔

ترجمہ :- میرزا سلطان حسین حضرت صاحبقران کا نواسہ تھا۔ وہ بہادر جوان تھا۔ لیکن نہایت ہتک کرنے والا اور ناعاقبت اندیش۔ پہلے ذکر کیا جا چکا کہ اندخود کے قریب سے بلا سبب حضرت خاقان سعید کے لشکر سے بھاگ گیا۔ کش کے نواح میں میرزا خلیل سلطان کے پاس جا کر عنایت سے سرفراز ہوا۔ اور میرزا خلیل سلطان نے چونکہ وہ وظیفہ جو میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر کے لئے خزانے سے مقرر تھا۔ نہ دیا تھا۔ اور میرزا پیر محمد بلخ میں تھا۔ میرزا خلیل سلطان نے امیروں کی ایک جماعت۔ مثلاً امیر اللہ داد و امیر اخوان شاہ وغیرہ۔ خواجہ خواجہ یوسف کو میرزا سلطان حسین کی سرکردگی میں

دریائے جیحوں کے کنارے بھیجا۔ تاکہ میرزا پیر محمد کی طرف سے باخبر رہیں۔
ناگاہ میرزا سلطان حسین کے دماغ میں سلطنت (حاصل کرنے) کا خیال پیدا ہوا۔ امیروں کو بلایا اور فرمایا کہ ایک ایسا واقعہ پیش آگیا ہے۔ جس میں سوا امراکے اور کوئی محرم (رازدار) نہیں ہوسکتا۔ پس، تمام امیر اُسکے گھر میں جمع ہوگئے۔ اور اس نے اپنے خیمہ کے دروازے پر بیٹھ کر اپنے بیس نوکروں کو جن کے ہاتھ میں سانپ جیسے نیزے اور جو اپنی چٹکی میں قضا کی طرح پار ہو جانیوالے تیر اور تیغ خنجر گرز اور ڈھال لئے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ امیروں کو قید کرلیویں۔ اور اُنہوں نے امیر تیمور خواجہ اور خواجہ یوسف کو قتل کر دیا۔ اور باقی اُمرا امیر اللہ داد و امیر ارغون شاہ و معتبر اور سعادت کے جسم پر لرزہ ہوگیا اور دہ گڑگڑانے لگے۔ عہد و پیمان کرنے اور سخت قسمیں کھلانے کے بعد اُن کی جاں بخشی کی۔ اور اپنا نائب بنا لیا۔ اور خانیکہ میرزا محمد سلطان کی زوجہ کو جوکہ سمرقند سے بلخ کی طرف میرزا پیر محمد کے پاس جاتی تھی لوٹ لیا اور پادشاہی مال و دولت چھین کر نوکروں میں تقسیم کردی۔ لشکر والوں نے با دلِ ناخواستہ اُس کے حکم کی اطاعت کی اور لشکر آراستہ کرکے سمرقند کا ارادہ کیا اور میرزا خلیل سلطان نے خبر پاکر لشکریوں کو بہت سے عطیے عطا کئے اور آخر ذوالحجہ میں سمرقند سے باہر نکلا۔ ع ایسے طالع کے ساتھ کہ قضا اُس کی بشارت دینے والی ہو، اور اس طرح پر کہ

بیت :- زین پر بیٹھا اور زین کو نہ دیکھا۔ اور اس کے گھوڑے کے نعل نے زمین کو نہ دیکھا (اس شعر میں تیز رفتاری سوار و اسپ ظاہر کی گئی ہے) اور کش کے قریب موضع چکدالک میں ع وہ دونو لشکر ایک دوسرے کے قریب پہنچ گئے۔

اور پیشتر اس کے کہ صف آرائی ہوئے۔ امیر اللہ داد و امیر ارغون شاہ اور باقی امیر خلیل سلطان کی طرف چلے گئے۔ اور بہت سے لشکر نے بھی (خلیل سلطان سے) موافقت کی (مل گیا)۔ اور یہ آٹھویں محرم ۸۰۸ھ میں (ہوا) میرزا سلطان حسین نے بھاگ جانے میں ہی بچت دیکھی۔ اور میرزا خلیل سلطان مظفر۔ فتحمند سمرقند واپس پھرا۔ اور میرزا سلطان حسین اندخود و شبرغان کے قریب امیر شاہ سلیمان شاہ سے جا ملا۔ اور خوبیٔ تدبیر اور لطف تقریر سے امیر سلیمان شاہ کو راستے سے بھٹکا دیا اور

Marfat.com

اُن دونوں کے درمیان قسموں سے مستحکم اور پکے عہدو پیمان ہوگئے۔ اور ہمیشہ کے لئے عہد نامے قرار پائے۔ میرزا پیر محمد نے امیر سلیمان شاہ کے پاس پیغام بھیجا۔ اور اس کے (سلطان حسین کے) بُرے کام اور ذلیل اعمال بتلائے (اور کہلا بھیجا) کہ سلطان حسین میرا دشمن ہے۔ اس کو پکڑ کر میرے پاس بھیجدے۔ امیر سلیمان شاہ نے اُس کے پیغام پر کوئی توجہ نہ دی۔ امیرزا پیر محمد اس شرمندگی سے آگ کی مانند بھڑک اُٹھا۔ اور آنکھیں چندھیا دینے والی بجلی اور تند ہوا کی مانند تیزی سے اُن پر شبخون مارا۔ ع

لومڑی کو شیروں سے لڑنے کی طاقت نہ تھی (اس لئے وہ امیر سلیمان شاہ

اور سلطان حسین)

ہرات کی طرف بھاگ گئے۔ اور حضرت خاقان سعید کی دستبوسی کا شرف حاصل کرکے پادشاہانہ مہربانیوں سے سرفراز کئے گئے۔ اور آنحضرت نے اُن کے بارے میں مشورہ کرکے حکم دیا کہ ولایتِ سرخس سلیمان شاہ کو بطور عطیہ دی جائے گی۔ اور اُس وقت میرزا امیر انشاہ کالبوش کی حدود میں تھا۔ اور اُس خودرائے یعنی میرزا سلطان حسین کے بارے میں اُمرا و اکابر سلطنت نے (حضرت خاقان سعید سے) عرض کیا۔ کہ یہ فتنہ انگیز توہین کرنے والا اور نڈر حضرت صاحبقراں کی زندگی کے زمانے میں (بھی) سمرقند اور پھر شام میں باغی ہوا۔ اور آنحضرت کی وفات کے بعد اُمرا سے بغاوت کی۔ اور موجودہ زمانے میں بے سبب (حضور کے) فتح کے جھنڈوں والے لشکر سے منہ پھیر کر میرزا خلیل سلطان کے پاس چلا گیا۔ اور اُس کے امیروں کو قتل کرکے اس کے مارنے کا ارادہ کیا۔ اور خزانیکہ کا مال واسباب (بھی) لوٹ لیا۔ اب ایسا نہ ہو کہ ناگاہ خدانخواستہ کوئی بڑا فتنہ پیدا ہو جائے۔ کیونکہ خدا کے حکم کے سوا کوئی تدبیر کسی کی فطرت کو نہیں سنوار سکتی اور اُس کے حالات سے نفاق کے ثبوت اور اُس کے کاموں سے دشمنی کے آثار ظاہر و ہویدا ہیں۔ ع دشمنی کے آثار اُس کی پیشانی سے ظاہر تھے۔

(حضرت خاقان سعید کا) مبارک حکم جاری ہوا۔ اور امیر نوشیرواں برلاس نے میرزا سلطان کو عراق کے دروازے کے باہر قتل کر دیا۔ امیر سلیمان شاہ جس نے اس کے عہد و پیمان کئے ہوئے تھے طوس میں یہ خبر سنکر رنجیدہ ہوا اور مخالفت ظاہر کی۔

Marfat.com

امیر سلیمان شاہ کے باغی ہونے اور اُن تمام واقعات کا ذکر جو خراسان میں واقعہ ہوئے

فرہنگ: معارک:۔ جمع معرکہ۔ مترشح:۔ ٹپکنے والا۔
متوشح:۔ وشاح بمعنی ہار۔ لہذا متوشح کے معنی مزین وآراستہ۔
سماحت:۔ مردانگی غزارت:۔ فراوانی۔ رزانت:۔ بھاری پن
نباہت:۔ بزرگی اشاعت:۔ ضائع کرنا۔ رہینہ:۔ رہن
نوشینہ:۔ حلوائے بادام استمالت:۔ تسلی دینا۔ رغبت دلانا۔
متمرد:۔ سرکش۔

ترجمہ:۔ امیر سلیمان شاہ نے قاصد بھیجکر پیغام دیا۔ کہ اگر خاقان سعید اس بندے کی (میری) خدمت کا خواہاں ہے تو امیر شاہ ملک کو پاس سے نکال دیوے اور نوشیروان پروانچی کو قتل کر دیوے۔ جب یہ ناپسندیدہ پیغام (خاقان سعید کے) مبارک کانوں (تک) بشارت دینے (تک) پہنچا۔ غصے کی آگ بھڑک اُٹھی۔ لشکروں کی تیاری کا حکم دیا۔ اور طوس ومشہد جانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اور مبارک جھنڈے لشکروں اور پوری شان وشکوہ کے ساتھ ساری قمش جام پہنچے۔ اور وہاں امیر سلیمان شاہ کے نوکرنے حاضر ہوکر عرض کیا۔ کہ (امیر سلیمان شاہ نے) امیر عبدالصمد بن امیر سیف الدین کو جبکہ اُس کا داماد اور قابل اعتبار آدمی ہے۔ بلایا ہے / حضرت خاقان سعید نے امیر عبدالصمد کو اجازت دی اور فرمایا کہ امیر سلیمان شاہ سے کہدیوے کہ تونے لڑائیوں اور مشہور موقعوں پر پسندیدہ خدمات انجام دی ہیں۔ اور وہ حقوق جو کہ تجھے سلطنت بزرگ میں حاصل ہیں۔ شرح اور تفصیل کی حاجت نہیں رکھتے۔ اور (تو) ہمیشہ زیور ہنر سے آراستہ اور کمال عقل سے پیراستہ۔ فضیلتوں کے وسائل سے ملا ہوا۔ آداب کے پیوندوں (طریقوں) سے پیوستہ۔ اور خلق فصاحت ونطق و پاکیزگی کی مردانگی (کمالات) سے وابستہ (رہا ہے)۔ اور فضیلتوں کی زیادتی مائیے کی گرانقدری عقل کی

Marfat.com

سنجیدگی۔ نفس کی پاکیزگی اور عزت کی بڑھوتری میں زمانے کے دوسرے امیروں سے ممتاز اور بزرگ تر رہا ہے۔ اور حضرت صاحبقران (امیر تیمور) تجھکو بیٹوں اور بھائیوں کے برابر سمجھتے تھے۔ اور (تو) دربار میں اہل اعتبار لوگوں سے اور کام (لڑائی) کے وقت شمشیر آبدار (کی مانند رہا ہے)۔ اور جاہ اعتقاد اور بھروسہ (تیری) اچھی خصلتوں اور پسندیدہ عادتوں پر (ہمیشہ) زیادہ ہوتا جارہا ہے۔ (تجھے) چاہیئے کہ بے خوف ہمارے پاس چلا آئے۔ اور اگر کسی کے بارے میں شکایت کرنی ہے۔ تو ہم اُس پر غور فرمائیں گے۔

امیر عبدالصمد نے یہ پیغام پہنچایا۔ امیر سلیمان شاہ نے چند ناقابل سماعت عذر بیان کیے اور کہا کہ کچھ لوگ میرے حقوق کے ضائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اب اُن (خاقان سعید) کی ملازمت اُس خاص شہد کی مانند ہے جس کو بھڑ (ڈ) کے ڈنک کی خوف سے کھا نہیں سکتے۔ (ہم نے) اُس دولت خانے سے بہت سی لذتیں اور بہت سی نعمتیں حاصل کی ہیں۔ اب جب کہ حلوے میں لہسن اور فالودہ میں نمک مل گیا ہو (درمیان میں دشمنی ہو گئی ہو) تو کیا مزہ آئے گا۔ امیر عبدالصمد نے پہلے کی زیادہ کوشش کرتا تھا۔ امیر سلیمان شاہ نے فیصلہ کیا کہ امیر جہان ملک آئے تو دیکھیں کہ کیا مصلحت ہے اور امیر جہان شاہ نے قلعہ کلات پہنچ کر اس کو مضبوط بنایا اور بعض سرکش لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔

حضرت خاقان سعید نے میرزا الغ بیگ کو کیمپ کی حفاظت کے لئے ولایت جام میں چھوڑا اور امیر شاہ ملک کو اپنے ہمراہ لے کر موضع خرجرد سے کوچ فرمایا۔ اور حیدر آفتاب جیسے نشان والے جھنڈے نے طوس و مشہد مقدس کے صحرا پر سایہ ڈالا (یعنی جب پہنچے)۔ اُن امیروں کو جو کہ خراسان کی سرحد میں تھے۔ اور میرزا امیر انشاہ اور میرزا ابابکر کو پورے طور پر تیار کر کے عراق کی طرف روانہ فرمایا۔ اسی وقت دائیں آئے ہوئے (لوگوں نے) قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور امیر عبدالصمد نے امیر سلیمان شاہ کے پاس سے آ کر دنس کا پیغام دیا۔ اور آنحضرت نے اُس کی درخواست کے بموجب امیر جہان ملک کو اس کے پاس بھیجدیا۔ اور میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک کیمپ سیت مبارک لشکر سے جا ملے امیر جہاں ملک گیا۔ اور پیغام پہنچایا۔ (لیکن) امیر سلیمان شاہ

Marfat.com

نے وعدہ وفا نہ کیا۔ اور جب جہان ملک واپس آیا۔ آنحضرت (خاقان سعید) نے امیر مضراب کو کلات کی طرف بھیجدیا۔

اسی عرصے میں امیر چرکس ولد امیر تومان کا قاصد پہنچا۔ اور عرض کیا۔ کہ تھوڑے تاتار ترکمان جن کو حضرت صاحبقران نے روم کی ولایت سے نکال کر ماوراء النہر میں پہنچا دیا تھا وہاں سے بھاگ کر اس سرحد میں آ رہے ہیں۔ حضرت شاہرخ نے امیر سید خواجہ امیر شاہ ملک اور امیر جہاں ملک کو حکم دیا کہ ڈبل مارچ کر کے اُن کا راستہ روک لیویں۔ اور امیر سید خواجہ نے پیر بادشاہ کے بیٹے سلطان علی کو جو کہ سمرقند سے بھاگ کر استرآباد جا رہا تھا۔ راستہ میں گرفتار کر کے حضرت (شاہرخ) کے پاس بھیجدیا۔ آنحضرت نے اُس کی اصلاح کی اور اُس کے باپ کی خاتون کے ساتھ پیر بادشاہ کے پاس بھیجدیا اور سلطان علی کے بھائی سلطان حسین کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ اور پیر بادشاہ کو تسلی دے کر پیغام دیا کہ حضرت صاحبقران کے عہد کے مواقق وہ ولایت اُنہی (تمہارے پاس) ہی رہے گی۔ چاہیئے کہ دل میں تردد کو راہ نہ دیویں۔ اور مدد کی امید پر ہمارے پاس آئیں۔ کیونکہ اس کے اوپر مزید مہربانی کی جائے گی۔ اور (شاہرخ) کے مبارک جھنڈے کلات کی طرف روانہ ہوئے۔ امیر سلیمان شاہ کلات کو چھوڑ کر سمرقند کی طرف بھاگ گیا۔

اور حضرت خاقان سعید نے سلطان ابو سعید ولد ابو الخیر قدس سرہ کے مزار شریف کی زیارت سے مشرف ہو کر زیارت کی سعادت حاصل کی۔ اور آن بزرگوار (ابو سعید ابو الخیر) کی اولاد پر نوازش فرمائی۔ اور وہ امیر جو کہ اقوام قراتتار کا راستہ روکنے کے لئے گئے تھے۔ اُن میں سے ایک جماعت کو قیدی بنا کر حضرت (خاقان سعید) کی خدمت میں پہنچا دیا۔ اور آنحضرت نے امیر سید خواجہ کو کلات کی طرف بھیجدیا تاکہ امیر سلیمان شاہ کا جو سامان وہاں رہ گیا ہو اُس پر قبضہ کر لیوے۔ اور اُس علاقہ کو سرکشوں سے پاک کر کے اُس قلعہ کو جو سلیمان شاہ نے تعمیر کیا تھا۔ مسمار کر دیوے۔ اور فتح کی نشانیوں والے جھنڈے دار الخلافہ ہرات کی طرف واپس ہو کر (حضرت خاقان سعید) ساتویں جمادی الاوّل کو ہرات میں) وارد ہوئے۔

اسی زمانے میں شاہ قطب الدین کا ایلچی سیستان سے آیا۔ اور عرض کی۔ شاہ جلال الدین کے بیٹے شاہ علی اور شاہ غیاث الدین باغی ہو گئے اور بعد میں یہی خبر پہنچی

Marfat.com

ذکر وہ باغی ہو گئے)

امیر حسن جاندار وہاں کے لئے متعین ہوا تاکہ اُس فساد کو دبا دیوے۔ اور دونو باغی بھائیوں کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ اور وہ ملک اُن ناپاکوں سے پاک ہو گیا۔

میرزا اُلغ بیگ کا اندخود و شبرغان کیطرف جانے کا ذکر اور خراسان کے باقی واقعات کی تفصیل

فرہنگ، زباں گیر۔ جاسوس، اشراق۔ چمکنا، روشن ہونا۔

ترجمہ:۔ آفتاب جیسی روشن رائے والے سلطانِ عالم نے یہ مصلحت سمجھی کہ میرزا اُلغ بیگ و امیر شاہ ملک کو اندخود و شبرغان کی طرف بھیجکہ اُس علاقہ پر قبضہ کر لیویں۔ اور حکومت و فرمانروائی کے بارے میں جس طرح مصلحت سمجھیں رعیت کو حکم دیویں۔ اور انہوں نے اُس سرحد میں پہنچ کر چند جاسوس دریائے جیحوں سے پار بھیجد ئے۔ اور وہ سوار علیکی و خضر خواجہ کو گرفتار کر کے واپس آ گئے میرزا اُلغ بیگ نے خضر خواجہ کو خاقان سعید کے پاس بھیجدیا۔ اور علیکی کو میرزا پیر محمد کے پاس بھیجدیا جو کہ شہر مقدس بلخ میں تھا اور امیر سید خواجہ لے قلعہ کلات کی مہمات کو سر کرنے کے بعد جو اُس کے سپرد کی گئی تھیں (حضرت خاقان سعید کی) قدمبوسی حاصل کی اور اُس کے کارنامے مقبول ہوئے۔ اور چونکہ اُس نے دوبارہ بیرک بادشاہ کو بھگا کر اُس کے پسر کو گرفتار کر کے اور سرغنہ لوگوں کو تباہ و برباد کر کے خراسانات پر قبضہ کیا تھا۔ اور وہ (امیر سید خواجہ) خود امیر شیخ علی بہادر کا بیٹا تھا جس کی بہادری و شجاعت محتاج بیان نہیں اور حضرت خاقان سعید نے اس کی پرورش کی تھی (اسلئے) اس کو تمام مہمات ملکی و مالی میں پورا اختیار دیدیا گیا۔ اور امیر الامرا بنا دیا گیا۔ اور ملک کے انتظام کیطرف متوجہ ہو کر اُس نے عرض کیا کہ مودود والئے گرمسیر نے اب تک شرف قدمبوسی حاصل نہیں کیا۔ (پھر) حضرت خاقان سعید نے حکم دیا کہ امیر جہاں ملک غور اور گرمسیر کی طرف جا کر وہاں کے سرکشوں اور باغیوں کا انتظام کریں۔ اور اسی عرصے میں امیر موسیکا اور

Marfat.com

امیر تمامک نے ولایت خوارزم چھوڑ کر ملازمت کی سعادت حاصل کی۔ اور بادشاہانہ مہربانیوں سے عزت حاصل کی۔ اور جب سردی کا موسم ختم ہو گیا تو (حضرت خاقان) کی فتح سے قسمت سنگینے والی سواری بیلاق (مقام گرم سیر) بادغیس کی طرف روانہ ہوئی۔ اور قزل رباط کی منزل پر میرزا پیر محمد اور میرزا خلیل سلطان کے درمیان جنگ کی خبر سنی اور موقع سرکی پر ماوراء النہر کی جانب سے امیر کیخسرو کی لڑکی مہد علیا رقیہ خانیکہ پہنچی اور فرزند سعادتمند میرزا محمد سلطان کو آلہ بکی کے پاس جو کہ میرزا الغ بیگ کی حرم محترم تھی پہنچا دیا۔ اور حضرت خاقان سعید جشن و شادی مناتے ہوئے چند روز عیش و عشرت میں بسر کئے

ع دنیا میں عیش سے بہتر کوئی کام نہیں ہے۔

امیر زادہ پیر محمد جہانگیر اور میرزا خلیل سلطان کی لڑائی کا حال

فرہنگ:

رواں:- روح، جاری ہونا۔ ممزوج:- ملایا ہوا۔

ضاربہ:- ضرب لگانے والا۔ برانغار:- دائیں فوج جوانغار:- بائیں فوج۔

احمال:- بوجھ سامان۔ جمع حمل۔ ماجری:- گزرا ہوا۔

مستاصل:- بیخ کنی کیا ہوا۔ الجیا:- مال غنیمت۔

ترجمہ:- اس زمانے میں جبکہ میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اندخود اور شبرغان پہنچے۔ امیر شاہ ملک نے دریا کے کنارے پہنچ کر پل باندھ لیا۔ اور میرزا خلیل سلطان (بھی) دریا کے کنارے جا پہنچا۔ اور اس کے سپاہیوں نے اس پل سے جو کہ امیر شاہ ملک نے بنوایا تھا۔ گزر کر امیر شاہ ملک کے لوگوں کے ساتھ جنگ کی اور مشارالیہ امیر شاہ ملک کا رشتہ دار دولت خواجہ قتل ہو گیا۔ اور دونوں طرف سے ایلچی و پیغام کے ذریعہ صلح قرار پائی۔ میرزا خلیل سلطان سمرقند کی جانب واپس چلا گیا۔ اور امیر شاہ ملک بھی واپس چلا گیا۔ اور میرزا پیر محمد نے امیر شاہ ملک کو طلب کیا۔ اور بلخ میں ملاقات کی۔ میرزا پیر محمد

Marfat.com

نے میرزا خلیل سے بہت شکایت کی اور اس کے خاص آدمیوں نے کہا میرزا پیر محمد حضرت صاحبقران کا ولیعہد ہے اور تخت اکا درجہ اُس کو پہنچتا ہے کیونکہ وہ بڑا بھائی ہے۔ اور میرزا پیر محمد نے میرزا خلیل کے پاس ایلچی بھیجکر پیغام بھیجا کہ حضرت صاحبقران نے کب دیہ! وصیت کی تھی۔ کہ ملک وتخت کا مالک خلیل سلطان ہوگا۔ میرزا خلیل سلطان نے جواب دیا کہ جس قادر (خدائے بزرگ) نے حضرت امیر (تیمور) کو تخت اور ملک دیا تھا۔ اُسی نے مجھے بھی عطا فرمایا۔ اور میرزا پیر محمد اور امیر شاہ ملک اس جواب سے غضبناک ہوئے اور اس بات پر دونو طرف سے لڑائی کی باتیں پیدا ہو گئیں۔

مصرع ایک ذرہ سی بات لڑائی کا سبب بن جاتی ہے

لشکروں کو ترتیب دے کر دریا سے گزرے۔ اور اس طرف میرزا خلیل سلطان نے لشکریاں پر بے انتہا بخشش کیں

مصرع اور جس نے احسان کی قید پایا قید ہوا۔

اور نسف کے قریب دونوں جنگجو اور شیر خو فوجیں آمنے سامنے ہو کر لڑنے لگیں۔ اور نیزوں تیروں گرزوں اور شمشیروں کے زخموں کی وجہ سے بہادر سپاہی چلانے لگے

بیت ۱ تیروں نے دماغوں میں عقل کی طرح جگہ لی۔ اور نیزے انسانوں کے جسم میں روح کی طرح جاری ہوئے (داخل ہوئے)

غالب ومغلوب گتھم گتھا ہو گئے اور مارنے والے اور مضروب گڈ مڈ ہو گئے۔ میرزا خلیل سلطان نے بہادران ماوراء النہر کے بازوؤں کی طاقت سے اور خراسانی پہلوانوں اور عراقی بہادروں کی جوانمردی سے جنمیں سے ہر ایک تیغ کے دل سے بجلی کی مانند آگ بہاتا تھا۔ اور لڑائی کی گرد کو خون کی بارش سے دباتا تھا۔ میرزا پیر محمد کے قلب لشکر پر حملہ کر کے اُس کے پاؤں اُکھاڑ دیئے۔ اوّل ارلات کی جماعت بھاگ پڑی۔ پھر دائیں جانب اور بائیں جانب کی فوجیں تتر بتر ہو گئیں۔ میرزا اُلغ بیگ اور امیر شاہ ملک نے جب دیکھا کہ قلب لشکر بھاگ گیا۔ تو اُنہوں نے بھی گھوڑوں کی باگیں موڑلیں اور بلنچیوں کے مال وسامان سمرقندیوں کے ہاتھ لگے۔ اور خانیکہ گرفتار ہوئی میرزا خلیل نے قیدیاں پر رحم فرما کر اُن کو امن کی چادر اوڑھا دی اور احسان کے بہشت میں جگہ دی۔ (اُن پر مہربانی فرمائی) اور یہ دوسری ماہ رمضان کا واقعہ ہے۔ اور حضرت خاقان سعید نے یہ خبر سنکر

Marfat.com

عنان ملک گیری اُس جانب کو موڑی ۔ اور میرزا اُلغ بیگ اور امیر شاہ ملک نے حاضر خدمت ہونے کی عزت حاصل کی ۔ اور اجازت حاصل کر کے ولایت بادغیس میں ایک ماہ تک قیام کیا تاکہ اُن کے گھوڑے فربہ ہو جائیں ۔ اور منزل ناری میں امیر قنا شیریں کا (شکریہ) کو آنحضرت نے میرزا خلیل سلطان کے پاس بھیجا تھا اُس کے نوکر کے ساتھ واپس آیا اور (نوکر نے) عرض کیا کہ میرزا خلیل نے عذر خواہی کرتے ہوئے پیغام دیا ہے کہ ہم اُسی عہد و پیمان پر قائم ہیں ۔ لیکن چونکہ میرزا پیر محمد دریا پار کر کے ہماری ولائیت میں گھس آیا تھا (اسلئے) ہم نے بھی جنگ کی ۔ اور خدائی بزرگ و برتر نے ہمیں فتح بخشی ۔ حضرت خاقان سعید نے مزید جادنی قربانی کو میرزا خلیل سلطان کے ہمراہ بھیجا اور پیغام دیا ۔ کہ ہم بھی اُسی عہد پہ (قائم) ہیں ۔

ع ہم اُسی پہ ہیں جس پہ کہ تھے اور وہی (قائم) رہیگا ۔

لیکن امیر سلیمان شاہ اور ارغون شاہ اور احمد جہرہ نے ہماری ولایت میں داخل ہو کر خرابی پھیلائی اور جب ہماری سپاہ کی کثرت دیکھی تو گویا وہ گدھے ہیں اور شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں " بھاگ گئے ۔ اب ہم دریا کے کنارے تک آنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ چاہیئے کہ خلیل سلطان بھی دریا کے کنارے تک آئے (تاکہ) پچھلی باتوں کو بھول کر

؎ تازہ عہد و پیمان کریں

اور اگر خود نہ آئے تو معتبر امیروں کو بھیجدیجیے ۔ تاکہ ہمارے آدمیوں سے بات چیت کریں ۔ اور جو کچھ طے پائے (ہم) اُس کے مطابق عمل کریں ۔ اور چند روز فتحمند لشکر نے بوراتان اور ابلار کے سرد مقامات میں قیام کیا ۔ اور وہاں پر مزید جادنی قربانی آیا اور دولت خواجہ چنگیز خان کو بھی ہمراہ لایا اور عرض کیا کہ آنحضرت جس کو مناسب سمجھیں ۔ دریا کے کنارے بھیجدیں ۔ کیونکہ ہم نے امیر اللہ داد اور امیر ارغون شاہ کو مقرر کر دیا ہے ۔ آنحضرت نے امیر مضراب کو اس مہم کے لئے نامزد کیا ۔ اور جناب قاضی قطب الدین کو بھی اس کی ہمراہ بھیجدیا ۔ اور امیر جہاں ملک نے جو کہ گرمسیر کی طرف گیا ہوا تھا ۔ مودود (والئے گرمسیر کو) شکست دے کر اور اُس کی بیخ کنی کر کے اور اُس کو حدود ولائیت سے باہر نکال کر اور قلعہ درفشانی کو تعمیر کر کے اور امیر سیف گرمسیری اور حسام الدین غوری کو کوتوال مقرر کر کے اور بہت سا مال غنیمت لے کر مبارک لشکر سے آملا ۔ اور علی بیگ نے

Marfat.com

جو کہ جہاں ملک کے ساتھ تھا حاضر ہو کر امیر شاہ ملک سے بیان کیا کہ میں سید خواجہ کی بزرگی کے سبب سے لشکر میں نہیں گیا۔ آنحضرت نے بہت غصے ہو کر فرمایا کہ اس کو ایسی بات کہنے کا کیا استحقاق حاصل ہے۔ اور بایسنغر تواچی کو اُس کے پاس بھیجکر حکم دیا کہ اُس کے لئے صرف ایک ماہ بادغیس میں ٹھہرنے کا حکم تھا۔ اب چند روز زیادہ گزر چکے چاہیئے کہ فوراً لشکر میں آجائے۔ اور اگر لشکر میں نہ آئے تو ہماری ولائیت میں نہ رہے اور جہاں جی چاہے چلا جائے۔ اور آنحضرت نے ایلار سے دارالخلافہ ہرات کا رُخ کیا۔ اور دریائے مرغاب سے گذر کر ڈبل مارچ کر کے لشکر سے پہلے منزل آگئے۔ اور امیر شاہ ملک یکہ اُلنگ کے راستے سے میرزا پیر محمد جہانگیر کی طرف چلا گیا۔

امیر سیّد خواجہ بن امیر شیخ علی بہادر کی بغاوت کا ذکر

فرہنگ، منوط :- وابستہ، غرہ :- پہلی تاریخ، موجب :- منصب۔
اکراہ :- جبر، افواہ :- منہ، فتیم :- نبیہہ گاہ۔
مستخلص گردانیدن :- خالی کرانا، حاصل کرنا۔

ترجمہ :- جیسا کہ ذکر کیا جا چکا امیر سید خواجہ نے عہدہ امیر الامرائی حاصل کر لیا تھا اور تمام امورات جزوی اور کلی طور پر اُس کی زبان اور قلم (کے اشارے) سے ہوتے تھے اور اُس نے اپنے آپ کو با اختیار دیکھ کر (بموجب اس کے کہ بتحقیق یہ انسان بے پروائی سے باغی ہو گیا) اُس کا مزاج اعتدال کے راستے سے پھر گیا۔ اور امیر شاہ ملک کے بیانے (اُس کے غرور میں) یہ اضافہ کیا کہ مستقل طور پر حکمرانی کا جنون اُس کے دماغ میں پیدا ہو گیا۔ اور امیر زادوں کا ایک گروہ مثلاً امیر سیف الدین کے بیٹے عبدالصمد و طاہر و ناصل اور امیر ایدیچ قرا کے بیٹے شمس الدین و شیر علی و ابو مسلم و محمد بیگ و تیمور ملک و واداتی و محمد فضل اللہ اُس کے وعدوں پر فریفتہ ہو گئے اور حضرت (خاقان سعید) سے پھر گئے

اور امیر سید خواجہ پہلی ذی الحجہ کی شام کی نماز کیوقت اس جماعت کے ساتھ جو وہاں تک سے سوار ہوکر جام کی طرف روانہ ہوا۔

جب یہ حالت حضرت (خاقان سعید) کو جس کے نور کا ایک ذرہ آفتاب ہے۔ معلوم ہوئی - فوراً آدھی رات کیوقت ایک گروہ کیساتھ جو کہ اُس وقت موجود تھا اُس کے پیچھے روانہ ہوئے۔ اور صبح ہی صحرائے زیرگ میں اُن تک پہنچکر ایک آدمی (پیغامبر) کو بھیجا (اور پیغام دیا) کہ تم کیوں باغی ہوئے ہو۔ اور آنحضرت سوار ہوکر تو (ان) ان کے پاس چلے۔ وہ سب پیادہ ہوکر روانہ ہوگئے۔ اور اپنے قصور کا اقرار کر کے آنحضرت کے پاؤں میں گر پڑے۔ آنحضرت نے مہربانی فرما کر اُن کو معاف کردیا اور سب کو (یہ حکم دیا کہ سوائے ان کے) کہ ظفر سے نسبت رکھنے والی (رعایا) کی باقی سب کے ہمراہ واپس چلیں۔ (چنانچہ وہ سب سالار پہنچ گئے) اور آنحضرت نے اُن پر اعتبار کیا اور پہلے خود شہر میں داخل ہوگئے۔ وہ لوگ جو سید خواجہ سے ملے ہوئے تھے اُنہوں نے (سید خواجہ سے) کہا کہ اگر تجھے معاف (بھی) کر دیگا تو ہم میں سے ہر ایک کو ایسی سزا دے گا کہ پرندوں کو بھی ہمارے حال پر رونا آئے گا۔ ہم تجھ کو اپنے سے علیحدہ نہ جانے دیں گے پھر سب متفق ہوگئے اور جام وطوس کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور حضرت خاقان سعید نے انتقام لینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اسی زمانے میں توکل تیمور تواچی نے امیر مضراب کے پاس سے آکر عرض کیا کہ ہم عرصے تک دریا کے کنارے پر رہے لیکن میرزا خلیل نے وعدہ وفا نہیں کیا۔ اور (حضرت خاقان سعید نے) حکم دیا کہ امیر مضراب (ہمارے) اعلیٰ تخت (دربار) کے روبرو حاضر آئے۔ اور آنحضرت نے امیر حسن صوفی ترخان اور امیر فرمان شیخ کو سید خواجہ کے پاس بھیجکر پیغام دیا) کہ تو کون ہے اور تو کیا ہو جائیگا۔ اور مجھ سے بہتر کس طرح ہو جائیگا۔ جو کچھ ہوا سو ہوا گذشتہ باتوں پر خاک ڈالکر ہم نے تیرا قصور معاف کیا اور تیرا وہی وعدہ اور منصب برقرار رکھا ہے۔ تو آ اپنے عہدے پر اسی طرح رہ۔ تو ہم کو پہلے سے بھی زیادہ عزیز ہوگا۔

اُمرا سید خواجہ کے پاس گئے۔ اور نصیحت کی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آنحضرت چاہتے تھے کہ اس کو مہربانی سے راہ راست پر لے آئیں

نظم:۔ وہ ظلم وستم سے کسی کو کام کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ اُس نے دنیا کو انصاف اور

مہربانی سے اپنا تابع بنایا ہے۔ اُس کی درگاہ کی خاک مرتبہ میں آسمانوں تک پہنچی۔ اور سخاوت میں اُس کا بزرگ نام زبان زد عام ہوگیا۔

کیونکہ لوگوں نے کہا ہے۔

بیت ۔ وہ شخص جو کہ کسی درخت کو عمر بھر پالتا ہے۔ بے ضرورت اُس کو جڑ سے نہیں اُکھاڑتا۔

اسی زمانے میں خبر آئی کہ مودود گر مسیری پھر غور کی سرحدوں داخل ہو کر تباہی کر رہا ہے آنحضرت نے امیر اویس بن امیر آتبو تا اور طغائی رکن کو اُس طرف مامور کیا۔ اور ظفر کی نشانی والے جھنڈے تیسری ذی الحجہ کو ہرات سے جانب مرو روانہ ہوئے۔ اور مرغزار شبرتو جس کو فصل ربیع نے پھولوں سے زیب دیا ہے۔ ہفت رنگ کی مانند بنا رکھا تھا حضرت (خاقان سعید) کا خیمہ گاہ و لشکر گاہ ہوا۔ اور امیر مضراب جو کہ دریائے آمویہ کے کنارے پر تھا (حضرت سے) آملا۔ اور طبس سے امیر یوسف جلیل کا نوکر جو کہ وہاں کا داروغہ تھا ایک خط لیکر آیا جو کہ امیر سید خواجہ نے اپنے بھائی کے نوکر یوسف خواجہ کے ہاتھ میرزا اسکندر کو بھیجا تھا۔ اُس کا مضمون یہ تھا کہ میں خراسان کو تمہارے لئے خالی کر رہا ہوں۔ جب یہ بات معلوم ہوئی تو پھر (حضرت خاقان سعید کو) اُس کی اصلاح کی اُمید جاتی رہی اور سید خواجہ کی طرف سے ایک معتبر آدمی نے آکر بیان کیا کہ وہ مخالفت پر جما ہوا ہے۔

Marfat.com

۸۰۹ ہجری کے واقعات

طوس اور مشہد مقدس کی طرف خاقان سعید کے جانے کا ذکر

فرہنگ، بقعہ :- مقام۔ مکلل :- ملمع کیا ہوا۔
مہلل :- منقش، آراستہ مہبط :- اترنے کی جگہ
قطب :- وہ کیل جس پر چکی کا پاٹ گھومتا ہے۔ قراب :- نیام
لمعان :- جمع لمعہ شعاع۔ استمرار :- ہمیشگی۔ حصین :- مضبوط
قبہ :- گول مکان تواجی :- نقیب، انسپکٹر، سان :- تعداد،
سپہ :- سپاہیوں کا افسر آحاد :- معمولی۔ فئہ :- گروہ۔
نجا فیہ :- نقصور دار، عواصف :- تند ہوائیں۔

ترجمہ :- آسمان جیسے مرتبے والی (خاقان سعید کی) فوج نے پہلی محرم الحرام کو جام کی طرف حرکت کی۔ اور آٹھویں تاریخ بروز جمعہ کو وہ متبرک جگہ (جام) لشکروں کے سایہ انگن ٹولوں کے نعلوں سے آراستہ اور منقش ہوئی (یعنی لشکر جام میں پہنچ گئے)۔ اور حضرت خاقان سعید عقیدے کی صداقت اور خوبیٔ یقین سے کشف والہام کے انوار کے اترنے کے مقام پر یعنی شیخ الاسلام احمد جام (خدا اس کے بھید کو پاک کرے) کے مبارک و متبرک مزار پر اترے اور زیارت کی شرائط بجا لا کر اس ہدایت کے آفتاب اور آسمان ولایت کے قطب کی روح مقدس سے فیض حاصل کیا۔ اور اس بزرگوار کی اولاد پر مہربانی فرمائی۔ اور مستحق لوگوں کو صدقے اور انعامات دئے۔ اور وہاں سے قصبہ خرجرد میں تشریف لائے (جہاں پر کہ) میرزا عمر کا ملازم پہنچا اور عرض کی کہ (میرزا عمر)

Marfat.com

حاضر خدمت ہونے کے لئے آرہا ہے لیکن اسباب سفر کی کمی کی وجہ سے آہستہ آہستہ آرہا ہے۔ آنحضرت نے دلجوئی کر کے فرمایا کہ (وہ) بھائی اور بیٹے کے برابر ہے اُس سے (کوئی چیز) ملک اور خزانہ عزیز نہ رکھا جائے گا۔ دوسرے روز جبکہ آفتاب نے اپنی سنہری تلوار آسمان کی نیلی نیام سے نکالی (سورج نکلا) اور اُس کی شعاعوں سے وہ زمین منور ہوئی۔ تو دنیا کو آراستہ کرنے والی (خاقان سعید کی) رائے نے مناسب سمجھا کہ لشکروں ہتھیاروں اور زرہ بکتر کا معائنہ فرمائیں

نظم:۔ حکم دیا گیا اور نامور لشکر (کے سپاہی) زرہ بکتر کے معائنہ کرانے کے لئے سوار ہو گئے (اور) سب کے سب صف بندی کے لئے ہاتھوں میں تلواریں اور نیزے لے کر آراستہ ہو گئے۔ جھنڈوں اور رنگ برنگ کے نشانات (کے عکس) سے زمین و آسمان کا درمیانی حصہ سرخ زرد نیلا اور بنفشی رنگ ہو گیا گویا کہ تمام دنیا لوہا بن گئی یا کوہ البرز نے زرہ پہن لی۔ زمین و آسمان کا درمیانی حصہ گرد و غبار کی وجہ سے آبنوس کی مانند سیاہ ہو گیا۔ اور طبل کی آواز سے عناصر اربعہ کانپ اُٹھے۔

آنحضرت نے (خاقان سعید) آفتاب کی مانند آسمان کی سیر کرنے والے چنکبرے گھوڑے پر سوار ہو کر لشکروں اور فوجوں کا معائنہ فرمایا اور لشکر والوں نے۔

شعر:۔ سب نے ایک دم نعرہ لگایا اور نیزے گردنوں تک بلند کئے۔ (اور دعا کی) کہ اے بادشاہ زمانہ تیرے مقصد کے موافق ہو۔ اور آسمان اور ستارے تیرے غلام ہوں۔

جب آنحضرت نے اسلحہ و زرہ بکتر کے ملاحظہ سے فراغت حاصل کی تو آنحضرت کی مہربانی کے آفتاب نے دوبارہ سید خواجہ کے حال پر سایہ کرم ڈالا۔ کیونکہ آپ کی شرافت کی بزرگی اجازت نہ دیتی تھی کہ وہ لوگ بھی جو مجبوراً اس کے محکوم بن گئے ہیں۔ تکلیف اور مصیبت کی آگ میں جل جائیں۔

بیت:۔ کیونکہ جب کسی جنگل میں آگ لگتی ہے تو اس جنگل میں نہ کوئی خشک چیز باقی رہتی ہے نہ تر۔

اس نے (سید خواجہ) کے نوکر یا غار باندی کو اُس کے پاس بھیجا۔ اُس کی درخواستیں

Marfat.com

منظور کیں اور اس کے مطالب پیدا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور باغار باقدی نے جو کچھ (آنحضرت سے) اسنا تھا۔ (سید خواجہ تک) پہنچا دیا لیکن شعر

جب عقل کی بات سننے والے کان ہی نہ ہوں تو اچھی باتیں کہنے کا کیا فائدہ۔

حضرت خاقان سعید نے جب معلوم کیا کہ وہ دشمنی کے طریقے پر قائم ہے۔ تو حمیت کی آگ بھڑکی۔ اور برق وش باد رفتار گھوڑے پر سوار ہوا۔ (اس کے) فتحمندی کرنے کوہ آہن کی طرح حرکت کی۔ اور قصبہ خرجرد کے نواح سے کوچ کر کے سولہویں محرم کو رباط سنگ بست میں نزول فرمایا۔ اور وہاں سے منزل یافتہ میں (آنحضرت نے) سنا کہ سید خواجہ قلعہ کلات کی جانب کہ آسمان کی آنکھ نے اس مضبوط قلعے جیسا دوسرا قلعہ نہ دیکھا تھا چلا گیا ہے۔ اور وہاں پر قلعہ بند ہو بیٹھا ہے۔ ان بیوقوف لوگوں میں سے جو اس کے ساتھ تھے۔ سعادت ازلی نے کچھ لوگوں کی رہنمائی کی۔ اور ارکان دولت کو اپنا سفارشی بنا کر (حاضر ہوئے)

بیت:- بہادروں نے تیغ و کفن لیا اور زمین پر پیشانی رکھی۔

آنحضرت کے بزرگ اخلاق نے سب کو معافی دی اور امان بخشی۔ اور آسمان ولایت کے قطب۔ برج سیادت کے ستارے دریائے سعادت کے موتی۔ شجر نبوت کے پھل۔ امامت کے باغ کے پودے۔ رسالت کی آنکھ کے نور

بیت:- علی ابن رضا کہہ اور بس کر کیونکہ القاب اس کے نام سے عزت پاتے ہیں۔

کی زیارت کے ارادے سے مشہد مقدس آیا۔ اور انوار کے اترنے کی جگہ والے مزار کے بزرگ، مراسم و شرائط بجا لایا۔ اور (پھر) رادکان روانہ ہوئے۔ اور (وہاں پہنچ کر) اس دلکشا میدان میں سورج اور چاند جیسی بلندی والے خیمہ و بارگاہ قائم کیے

اسی زمانے میں خاقان سعید کے (مبارک کانوں تک یہ خبر پہنچی کہ خواجہ علی نصراللہ ترشیزی قلعہ پتر وارود کو تیار کر کے امیر سید خواجہ کی دوستی کا دم بھرتا ہے آنحضرت نے امیر مضراب کو اس طرف نامزد کیا (بھیجا) علی نصراللہ بھاگ گیا اور امیر مضراب اس کا ساز و سامان لے کر (آنحضرت کے) حکم کے بموجب ہرات کو روانہ ہوا۔

اور آنحضرت نے امیر بدتہ کو حکم دیا۔ کہ سید خواجہ کے حالات کی تحقیق کرنے

Marfat.com

امیر بوتہ نے جستجو سے تحقیق کیا کہ امیر سید خواجہ کلات کی طرف چلا گیا تھا۔ اور وہاں جاکر اُس نے سُنا کہ امیر علیکہ اور امیروں کا ایک گروہ سرخس و مرو کے لشکروں کی ساتھ (آنحضرت کے) مبارک لشکر کی طرف چلے گئے ہیں۔ (یہ خبر سنکر) حیرت سے عاجز ہوکر "موقع پر بھاگ جانا بھی فتح ہے" کہتا ہوا سخت گرمی میں مازندران کیطرف بھاگ گیا۔ اور امیر عبدالصمد و امیر شمس الدین لعج قرا کو پہلے ہی پیرک پادشاہ کے پاس مازندران روانہ کردیا تھا۔ پس جب امیر بوتہ کی معلومات کی خبر (آنحضرت کو) ملی۔ اور امیر علیکہ جوکہ آنحضرت کا دودھ شریک بھائی تھا۔ بڑے لشکر کے ساتھ آنحضرت کے لشکر سے آملا۔ (مبارک حکم جاری ہوا کہ انسپکٹر لشکروں کو ترتیب دیں اور لشکروں کی تعداد سے مطلع کریں۔ اور حضرت خاقان سعید نے فوجوں اور لشکروں کے سرداروں کو، سو سپاہیوں اور دس سپاہیوں کے افسروں کو حتیٰ کہ معمولی سپاہیوں کو بھی انعامات و اکرامات عطا فرمائے۔

اور دسویں ماہ صفر کو مرغزار رادکان سے مازندران کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ریلغہ آغاج خبوشان میں امیر شاہ ملک بلخ کی طرف سے بزرگ لشکر میں پہنچا۔ اور سلغان کے سرد مقام سے آنحضرت نے منگلی تیمور نائیان کو جوکہ آداب پیغامبری میں مشہور تھا۔ پیرک پادشاہ کے پاس بھیجا۔ پیغام یہ تھا کہ "ہم نے سید خواجہ کو غلامی کے گڑھے سے نکال کر آسمان امارت و سرداری کی بلندی تک پہنچایا۔ (لیکن) حکومت قائم کرنے کے فاسد خیال کے جنون نے اس کے دماغ پر ایسا قابو پا لیا کہ لاعلاج ہوگیا۔ اور دشمنی کا گندہ مواد اس کے مزاج میں اتنا شامل ہوا کہ دعاؤں اور نصیحتوں کے عمدہ شربت بھی کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اور (اُسنے) شہروں کی بربادی اور بندگان خدا کو تکلیف پہنچانے کیلئے فساد کا ہاتھ دراز کیا۔ اور جب ہماری تشریف آوری کی خبر سنی۔

بیت :- تو تلوار کی بجلی دیکھے بغیر ہی اس طرح بھاگا جیسے لومڑی شیر کو دیکھ کر (بھاگتی ہے)۔

اب سنا گیا ہے کہ اُس طرف (تمہاری طرف) کا ارادہ کیا ہے۔ اُمید ہے کہ دوستی کے باغ کو محبت کے پانی سے تازہ رکھو گے اور باغی فوج کو جنہوں نے متابعت کی رسی سے سر پھیرا ہے اور خدمت کے دائرہ سے پاؤں باہر نکال لیا ہے اپنے ملک کی سرحد میں داخل نہ ہونے دو گے۔

بیت :- عقلمند لوگ دشمن کے دوستوں سے اور دوست کے دشمنوں سے

Marfat.com

میل جول نہیں رکھتے۔

اور یقین رکھو کہ (ہم) خدائے بزرگ کی مہربانی اور تائید آسمانی سے دوستوں پر شفقت کرنے اور دشمنوں سے بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور "اللہ تعالےٰ نیکی کی ہدایت دینے والا ہے" اگر یہ بات عقل کے کان سے نہ سنو گے اور ہماری دشمنی کی بُری تصویر کو عقل کی نظر سے بُرا نہ سمجھو گے تو ہماری مہربانیاں ہمارے قہر و عتاب سے مبدل ہو جائیں گی۔ اور خدا کی مرضی کے بموجب ایسی (خطرناک حالت) ظہور پذیر ہوگی۔ کہ اس کا تدارک ناممکن ہو جائے گا۔ اور "وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ بہت جلد انقلاب سے غیر و بالا ہو جائیں گے۔" اور جب منگلی تیمور مازندران کی طرف روانہ ہوا تو مبارک لشکر نے شدتِ گرما کی وجہ سے کچھ عرصہ قیام کیا۔ اور شکار کھیلنے کا ارادہ کیا۔

سمقان (سرد مقام) میں حضرت خاقان سعید کے شکار کھیلنے کا ذکر

فرہنگ:

قمر سیر: چاند جیسی رفتار والا۔ عنان دادن: گھوڑے کو دوڑانا

زہرہ: رقاصہ فلک۔ عطارد: دبیر فلک مریخ: جلادِ فلک۔

یازال: بانڈ بڑھانا۔ رُمان: انار۔

ترجمہ: حضرت خاقان سعید نے سمقان کے نواح میں شکار کی خواہش فرمائی۔ اور نقیبوں نے ڈھنڈورا پٹوایا کہ لشکر بیرگہ صحراؤں اور پہاڑوں کے شکاروں کو اکٹھا کریں اور وحشیوں اور حیوانات کو صحرا میں ہنکا دیں۔ اور آنحضرت بجلی جیسے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ماہ رفتار اور زہرہ جبیں گھوڑے کو دوڑا دیا۔ آفتاب پیکر شاہزادے۔ ستاروں جیسے امیر عطارد جیسے عاقل وزرار مریخ جیسے جنگجو سپاہی۔ باد رفتار گھوڑے اور شیر جیسے دبدبے والے کُتے شکار کے نشان پر دوڑتے تھے۔ اور ہر طرف شادمانی کے تیر پھینکتے تھے (اتنا شکار حاصل کیا کہ) سرین آہو عقاب کے پر کی مانند نظر نہ آتا تھا اور آسمان اور صحن صحرا پرندوں

Marfat.com

اور چرندوں سے خالی ہو گیا

نظم:۔ (جب) انہوں نے شکار کے لئے ہاتھ کھولا تو زمانے نے شکار کو گھیر لیا۔ چیتے نے ہرن کی گردن پکڑی اور باز نے بٹیر کا سینہ چاک کیا۔ کمند نے گورخر کی طرف ہاتھ پھیلایا جیسے دیو کی بس گردن سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے) باز و باشہ اور شاہین کے پر آسمان پر ماہ فروردین کے ابر کی مانند پھیل گئے۔ شکارگاہ کی زمین شکاروں کے خون سے لعل بدخشاں جیسی (سرخ) ہو گئی۔ اور سخت پتھر یاقوت جیسے سرخ رنگ والے ہو گئے۔ اور (اسی طرح) چند روز خوشی خوشی شکار میں گزرے۔ اسی زمانے میں قاصد پہنچا اور (اس نے) عرض کیا کہ میرزا عمر بہادر (آنحضرت کے) مبارک لشکر کے قریب پہنچ گیا۔ ع

حضرت اعلیٰ کی دست بوسی کی امید پر آ پہنچا۔

حضرت خاقان سعید کی خدمت میں میرزا عمر کے پہنچے کا ذکر

فرہنگ: **مآرب:۔** ضروریات، **مایحتاج:۔** وہ چیزیں جن کی ضرورت ہو۔
مآثر:۔ صفات، خوبیاں **خدم:۔** جمع خادم۔ **راسخ:۔** پکا۔

ترجمہ:۔ میرزا عمر بہادر کو جب باپ اور بھائی کے ساتھ صلح کی امید نہ رہی (جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے) اور ممالک فارس میں ٹھہرنے کی قوت نہ رہی تو (آنحضرت کے) سلطنت کو پناہ دینے والی بارگاہ کی طرف رُخ کیا۔ اور درخواست بھیجی جس کا مضمون یہ تھا کہ سوائے حضرت خاقان سعید کے اور کوئی وسیلہ اور سہارا نہیں رکھتا۔

بیت:۔ تیری چوکھٹ کے سوائے میرے لئے دنیا میں اور کوئی پناہ نہیں ہے۔ میرے سر کیلئے اس در کے سوا اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے

اور اس وقت ہر قسم کی ضروریات کی کمی اور گھوڑوں کی کمزوری کی وجہ سے دستبوسی کی

Marfat.com

سعادت سے دُور عاجزی کی منزل میں پڑا ہوں۔ حضرت خاقان سعید نے فوراً خاص خلعتیں نامور گھوڑے تاج اور کمر بند بھیجکر حکم دیا کہ اُس کی گذرگاہ سبزوار میں اُس کی ضرورت پوری کر کے عزت و احترام کی شرائط بجالائیں۔

نظم: خیمے تنبو اور سونا اور چاندی (سواریوں اور اونٹوں کی) قطاریں اور مہاریں اور تاج اور کمر بند اور ایسے تازی گھوڑے جو دوڑ کر گذشتہ روز کو بھی پکڑ لیتے تھے۔

میرزا عمر سبزوار میں تمام ضروری چیزیں مرتب کرنے کے بعد (آنحضرت کے) مبارک لشکر کی طرف روانہ ہوا اور پہلی ربیع الاوّل کو ییلاقِ سملقان میں خواجہ قبنز کے مقام پر دستبوسی کی سعادت حاصل کی۔ اور پادشاہانہ خوبیوں سے بلند اعزاز و افتخار حاصل کیا۔ اور نوکر و سامان اور عمدہ خلعتوں اور نامور گھوڑوں کے (انعام سے) بزرگی حاصل کی اور جب اپنے اوپر نہایت مہربانی دیکھی تو یہ مضمون کہ "کاش کہ میری قوم میرے بارے میں یہ جانتی کہ میرے رب نے مجھے معاف کر دیا اور مجھے مکرمین سے منتخب کیا"، ظاہر ہوا اور زبان حال سے یہ بات کہتا تھا۔

بیت: بندہ کی حالت نے نیا قوام حاصل کیا (حالت بہتر ہوئی) امن اور عیش کے سامان کا نیا انتظام ہوا۔

اور اسی زمانے میں منگلی تیمور خواجہ کی کو ساتھ لیکر جسکو پیر پادشاہ نے استرآباد سے بھیجا تھا، پہنچا۔ اور انہوں نے پیر پادشاہ کا پیغام پہنچایا۔ جو اس مضمون پر مشتمل تھا چونکہ آنحضرت نے یہ ولایت مجھے سونپ رکھی ہے۔ (اسلئے) وہ جماعت جنہوں نے پناہ لی ہے بندے کے سپرد فرمائیں اور خود دارالخلافہ ہرات کی طرف واپس تشریف لے جائیں۔ بندہ اُن کو اپنے بیٹے کے ساتھ (حضور کی) خدمت میں بھیجدے گا۔ تاکہ بندگی میں پختہ ہو جائیں" چونکہ پیر پادشاہ کی طرف سے معمول سے زیادہ عاجزی کا اظہار تھا (اسلئے) آنحضرت نے استرآباد کی طرف کوچ فرمایا لیکن گرمی اور لُو کی وجہ سے سفر میں جلدی نہ کرتے تھے۔

ع

کیونکہ گرمی بہت نقصان پہنچاتی ہے

Marfat.com

اُس جنگ کا ذکر جو مازندران میں واقع ہوئی اور پیر پادشاہ اور امیر سید خواجہ کی شکست (کا ذکر)

فرہنگ، چلکا :- چراگاہ۔ ربع مسکون :- دنیا
مطرات :- بارش عصفور :- چڑیا۔

ترجمہ :- خزاں کے آغاز میں جبکہ سورج نے اپنا مبارک سایہ برج میزان پر ڈالا۔ اور دوبارہ مغربی ترازو نے (سورج کے) سونے سے رات اور دن کے ترازو کے دونو پلڑوں کو برابر کیا۔ اور ہوا کے فراش نے زربفت اور دیبائے سرخ کے فرش سے صحن بوستان کو سنوارا۔ اور گرمی کی شکست کے لیئے (گرمی کو دور کرنے کے لیئے) اعتدال رکھنے والی ہوا چلی۔ حضرت خاقان سعید مازندران کے سبزہ زار میں تشریف فرما ہوئے۔ اور ربیع الاخر کے وسط میں قلعہ شمابیاں کے گرد و نواح میں ورود فرمایا۔ اور پیر پادشاہ کا نوکر بایزید چوپان بھی وہاں موجود تھا۔ (آنحضرت کی) بزرگ رائے اس امر پر قرار پائی کہ چونکہ اس گروہ کی زندگی کا منبع سرچشمۂ استرآباد ہے۔ تو جس وقت خدائے بزرگ کی مہربانی سے یہ چشمہ بند ہو جائے گا۔ لازمی طور پر یہ لوگ ماہی بے آب کی مانند ہو جائیں گے۔

قطعہ :- حیف ہے کہ شاہ جہانگیر کا لشکر کمزور دشمنوں سے جنگ کرنے کیلیئے تیار ہو۔ بازوں کے لیئے وہ دن ننگ ہے کہ وہ چڑیوں کا شکار کریں۔ اور شیر دل کے لیئے وہ روز باعث شرم ہے کہ وہ گیدڑوں کا شکار کریں۔

اور بھاری سپاہ استرآباد کی طرف روانہ ہوئی۔ اور سپاہیوں نے خراسخانہ کے مقام پر لڑائی کرکے پیر پادشاہ کے چند بہادروں کو گرفتار کر لیا اور قتل کر دیا۔ اور ظفر پیکر جھنڈے کا سورج صحرائے استرآباد پر چمکا (استرآباد پہنچا) پیر پادشاہ نے بہت سے لشکر کے ساتھ جنکی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں کے برابر تھی؛ استرآباد کے بیرونی حصہ کو لشکرگاہ بنایا۔ (آنحضرت کا) فتحمند لشکر موضع سیاہ بلاد پہنچکر احتیاطاً خندق کھود رہا تھا۔ کہ ناگاہ پیر بادشاہ اور اس کا لشکر جسکی سپاہی غنچے جیسی فیروزی زرہ بکتر ین اور لالہ

Marfat.com

جیسے سُرخ خفتان پہنے ہوئے اور نرگس کی طرح سنہری خود سر پر رکھے ہوئے اور بید جیسی دشمنی کی تلواریں برہنہ کئے۔ جنگل سے باہر نکلے۔

بیت :- جب سپاہ کے ساتھ جنگل سے باہر نکلا۔ تو گویا زمین آسمان کی طرح گردش کرنے لگی۔

پیر بادشاہ قطب لشکر میں شمس الدین امیر قرا اور شیر علی و جعفر صاحب بائیں طرف اور امیر سید خواجہ عبدالصمد اور سید شمس الدین دائیں طرف (اور اس طرح پر امیمنہ میسرہ قلب اور بازو سنوار کر میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہوئے۔

اور فتحمند لشکر خندق چھوڑ کر مقابلے پر آیا۔ میمنہ سے میرزا عمر بہادر اور امیر یوسف جلیل اور امیر جہان ملک نے حملہ کیا۔ اور قلب سے امیر علی ترخان اور تمام بہادر ترخانیوں نے لڑائی کا پختہ ارادہ کیا۔ اور میمنہ سے میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اور امیر موسیٰ کا برنے دشمنوں پر حملہ کیا دونوں لشکر موجیں مارنے والے دو دریاؤں کی طرح حملہ کی باد تند سے حرکت میں آئے۔ اور دریا کی موجوں کی طرح ایک دوسرے سے مل گئے۔

نظم :- دونوں بھاری فوجیں حرکت میں آئیں۔ گویا کہ پہاڑ اور جنگل چلنے لگے اور خون بہانے والی سنانوں کے عکس اور شعلے جیسی تیغوں کی چمک سے ہوا (خلا) چمکنے والے ستاروں سے بھر گئی۔ اور زخمیوں اور مقتولوں سے جنگل اور ٹیلے بھر گئے۔

آخر کار خدا کی تائید سے حضرت خاقان سعید کی مشرق سے خوشی کی صبح کی سپیدی ظاہر ہوئی (خوشی کی مسکراہٹ ظاہر ہوئی) اور خدا کی مہربانی کی ہوا چلنے کے رُخ سے عنایت کی ہوا چلی اور پیر بادشاہ نہایت غم و رنج کی حالت میں بھاگ گیا۔ اور جب لڑائی کا ہاتھ بندھا ہوا اور بھاگنے کا پاؤں کھلا ہوا پایا۔ لڑائی کی صف سے منہ پھرا کر جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ اور فتحمند سپاہ نے غلبہ کا ہاتھ دراز کرکے دشمنوں کو عاجز کر دیا۔ اور ملک استرآباد و جرجان بلکہ تمام مازندران کا انتظام (آنحضرت کے) فتحمند غلاموں کے ہاتھ میں آگیا۔ اور تمام لشکری پہاڑوں اور دریاؤں کی طرح جواہرات سے مالا مال ہوگئے اور چونکہ آنحضرت کی نہایت مہربانی تھی قہر و غضب سے ہاتھ روک کر اور جہان کو جلانے والی غصّے کی آگ کو لطف کے پانی سے بجھا کر اس ملک کے لوگوں کے جرموں کے صفحوں پر "آج کے دن تم پر کوئی سرزنش نہیں" کا خط کھینچ دیا۔ اور پیر بادشاہ خوارزم کی طرف چلا گیا اور سید خواجہ و عبدالصمد نے شیراز

Marfat.com

کا دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ ع

سب کے سب کبود لب نہ زرد رو اور گریاں (تھے)

اور شمس الدین اوج قرا اور سید خواجہ کا بھانجا سید جام نے آنحضرت کی درگاہ میں پناہ لی۔ اور (آنحضرت کی) عنایت سے سرفراز ہوئے۔

اور سب ملکوں میں فتح نامے بھیجے گئے اور اس مبارک فتح کی شہرت دنیا کے شہروں میں پھیل گئی۔ اور سید عزالدین ہزارہ جریبی نے جو کہ سادات عظام میں سے تھا۔ اور بزرگ صفات سے ممتاز تھا۔ اور اُس کا خاندان ہمیشہ سے اُس ولایت کی رعیت کی حکومت پر مقرر تھا۔ اپنے بھائی کو (آنحضرت خاقان سعید) کی خدمت میں بھیجکر مناسب نذریں پیش کیں۔ اور اُن تمام ولایتوں میں (آنحضرت کے) مبارک نام و القاب کا سکہ و خطبہ رائج ہوا۔

اور مولانا جلال الدین لطف اللہ صدر جو کہ اُس زمانے میں دنیا کے سرداروں کا سردار تھا بحیثیت ایلچی ولایت ساری کو روانہ ہوا۔ اور ایلچی گری کی شرائط بجا لایا۔ وہاں کے حاکم مرتضیٰ اعظم رضی الدین سید مرتضیٰ نے قسموں سے عہد و پیمان کیا کہ تمام عمر فرمانبرداری سے سر نہ پھیرے گا۔ اور مولانا (جلال الدین) کی اس خدمت کی بہت اچھی جزا دے

اور اسی طرح مولانا صدر الدین ابراہیم (ہزارہ جریب کا صدر) سید عزالدین کے پاس گیا۔ اور وہ بھی اطاعت و فرمانبرداری کی شرائط بجا لائے ع

جلدی ہی تمام دنیا اُس کی تابع ہو جائیگی۔

میرزا عمر بہادر کو ممالک مازندراں اور میرزا الغ بیگ گورگاں کو ولایت خراسان دینے کا ذکر

فرہنگ، ایالت: نگہبانی۔ ضرغام: شیر۔ محاذات: بالمقابل

لالی: جمع لولو۔ موتی۔ غلا: مہنگائی، قحط۔ مثقال: ہم مانند

Marfat.com

موفق :- توفیق دینے والا۔ معین :- مدد کرنے والا۔

ترجمہ :- جب ملک مازندران فتح ہوا تو اس ولایت کی حکومت اور سرداری میرزا عمر بہادر کو سونپی گئی۔ اور اُس علاقہ کا انتظام وانصرام نواب میرزا عمر بہادر کو دے کر دامغان واستر آباد و دہستان و گرگاں کی ولائتیں مشارٌ الیہ کے سپرد کی گئیں۔ اور اس کے لئے سامان حکومت مہیّا کر کے بہادر اور شیر دل اُمرا اُس کی ملازمت میں دیئے گئے۔ اور حضرت خاقان سعید نے بادشاہانہ نصیحتیں اور خسروانہ باتیں فرما کر اس کی عقل کے کانوں کو شفقت کے موتیوں سے بھر دیا۔ اور جب (آنحضرت کے) بزرگ دل نے اس بڑے کام سے فراغت پائی۔ تو فتحمندی کی باگ مملکت خراسان کی طرف موڑی۔

ع فتح و نصرت کو ساتھ لئے ہوئے مازندران سے واپس آیا۔

اور ولائت خراسان آکر (بموجب "اپنی اولاد کی عزت کرو اور اُن کے آداب کو بہ نظرِ قبول دیکھو" ولایات طوس و خبوشان وکلات و باورد و نساد یازر و سبزوار و نیشاپور کو پادشاہی کے آسمان کے ستارے خدا کی مہربانیوں کے سایہ سلطنت و دین کے مددگار میرزا اُلغ بیگ گورگاں کے سپرد کی۔ اور شہروں اور بندگانِ الٰہی پر انصاف اور مہربانی سے حکومت کرنے کی تعلیم دی۔ اور دارالخلافہ ہرات کی طرف جانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اسی عرصے میں (آنحضرت) نے سنا کہ امیر موسیٰ نے اپنی محافظ فوج کو خوارزم بھیج دیا اور خود بھی اُن کے پیچھے جائیگا۔ اُس کے ملازموں (محافظ فوج) کو قید کر کے ہرات پہنچا دیا گیا۔ اور آنحضرت نے چوتھی جمادی الاوّل کو دارالخلافہ ہرات میں نزول فرمایا۔ اور سلطنت کی پوری ترقی سورج سیارے کے تکمیل کے بموجب تھی اور نقطۂ انقلاب بالمقابل کے علاقوں پہ جھکا ہوا تھا۔ اور اُن دنوں خراسان میں، ایسا پڑا قحط پڑا۔ کہ کسی تاریخ میں اُس کی مثال نہ ملتی تھی۔ خاصکر شہر ہرات میں (بڑا قحط تھا) چنانچہ ایک من گیہوں یعنی ڈھائی سو مثقال گیہوں تین دینار کپکی (کہ دو مثقال نقرہ مسکوک کے برابر ہے تھے) کے عوض خریدے جا سکتے تھے۔ حضرت خاقان سعید نے بموجب حدیث شریف "خلق اللہ پہ شفقت کرو" حکم دیا کہ ذخیرے کھولدئے جائیں اور لوگوں کو ایک من غلہ (صرف) ایک دینار کپکی کے عوض دیا جائے۔

ع اگر اپنی نیکنامی چاہتا ہے تو خلقت کا بھلا چاہنے والا ہو۔ (اور اللہ توفیق دینے والا اور مددگار ہے)

Marfat.com

میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر کی پیر علی تاز لعین کے ہاتھ سے شہادت کا ذکر

فرہنگ، اطلاق:- آزادی دینا۔ موفق:- توفیق دینے والا۔
رواح:- شام۔ اوتار:- جمع وتر۔ افطار:- جمع قطر۔
مناہی:- وہ چیزیں جن کا استعمال روکا جائے۔ انابت:- توبہ کرنا۔
طوبیٰ:- بہشت کا ایک درخت۔ تزویر:- مکر و فریب۔

ترجمہ:- میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر بن سلطان صاحبقران امیر تیمور گورگان نے پیر علی تاز کو خدمتگاری کے گڑھے سے سرداری کی بلندی تک پہنچایا اور اُس کو ملک اور رعیت کے کاموں میں پورا صاحب اختیار بنایا۔ اور اس نکتے سے غافل ہوگیا کہ جس وقت بادشاہ دوسرے شخص کو پوری آزادی دیدیتا ہے تو پھر اُس پر قابو پانے کی قوت نہیں رہتی اور کمزوری خرابی ضعف اور قصور کا سبب ہوجاتا ہے۔ بلکہ واقعی طور پر ملک میں دوسرے کی شرکت ہوجاتی ہے۔ اور اُس سے ایسی آفتیں آتی ہیں۔ جنکا علاج ناممکن ہوجاتا ہے۔ اور ایسے فساد اُٹھتے ہیں جن کا دبایا جانا قوتِ خیال میں نہیں آسکتا۔ القصہ پیر محمد نے میدان جنگ چھوڑ کر ایوانِ بزم کے خلوتگاہ عیش میں ٹہلنا شروع کیا۔ اور خوشی کے اسباب مہیا کئے۔ بوستان خرمی میں خوشی کے پودے کو آتش رنگ پانی سے پرورش کرتا تھا (شراب پیتا تھا) اور خوشدلی کے غنچے کو شادمانی کی نسیم سے کھلاتا تھا۔ (عیش کرتا تھا) اور صبح سے شام تک شاہانہ گانوں (ناچ رنگ) کے شغل کی وجہ سے بادشاہی کے فرائض سے غافل اور بادشاہی کے کاموں کو چھوڑ کر لہو و لعب کے کاموں میں مشغول رہتا تھا۔ ستارہ کا راگ اُس کی سلطنت کو کاٹتا تھا۔ اور وہ سو رہا تھا۔ اور سارنگی کا سُر اس کا مرثیہ پڑھتا تھا اور وہ شراب میں مست رہتا تھا۔ جب اُس کا عیش حد سے گذرا۔ تو ملک کے کاموں میں خرابی ظاہر ہونے لگی۔ اور پیر علی تاز کی قوت زیادہ ہوئی اور سلطنت قائم کرنے کے خیال نے اُس کے دماغ میں جگہ پکڑی۔ بعض معتبر لوگوں کو اپنا ہم خیال بنایا اور (قرآن پاک کے) اس حکم کو "تم اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ بیشک وعدے پوچھے جاتے ہیں"

خیال میں نہ لایا۔ ماہ مبارک رمضان شریف کے آغاز پر شرع شریف کے کوتوال دنیا کے بازار میں عالم سفلی (دنیا) کے رہنے والوں کے کانوں تک یہ آواز کہ "جس نے تم میں سے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ اُس پر روزے واجب ہوجاتے ہیں" پہنچاتا تھا اور خدائے بزرگ کی کچہری سے یہ نیک فرمان کہ "اے ایمان والو تم پر روزے واجب کئے گئے" آراستہ ہوتا تھا عیش منانے والوں کے عیش کا باغ خشک ہوگیا۔ اور لہو و لعب میں مشغول رہنے والوں اور ممنوعہ باتوں پر عمل کرنے والوں کا آفتاب مدھم پڑا۔

شعر:- "رمضان آیا اور صراحی کا شغل جاتا رہا۔ اور بیشک ساغر کا نازک دل ٹوٹ گیا۔"

میرزا پیر محمد نے رمضان مبارک کی روشنی سے اپنے دل کی خلوتگاہ میں توبہ کی شمع روشن کی ہوئی تھی اور شرمندگی کے آنسوؤں کے قطرات سے شمع کی طرح جلتا تھا (اپنے گناہوں کیلئے معافی چاہتا تھا) ان ایام میں پیر علی تاز بدبخت ناپاک نے چودھویں رمضان کو اس نیک دل شاہزادے کے خیمہ کو گھیر لیا اس کو اور اس کے خاص لوگوں کو جام شہادت پلا دیا۔ (قتل کر دیا) اور اس کی روح کا پرندہ جسم کے پنجرے سے پرواز کر کے شاخ طوبیٰ پر آبیٹھا۔ اور شہید دل کی ساتھ درگاہ خداوندتعالےٰ میں آرام کیا۔ میرزا سید احمد شبرغان میں تھا۔ خوفزدہ ہو کر حضرت خاقان سعید کی خدمت میں پہنچا۔ اور واقعہ کی تفصیل بیان کی۔ آنحضرت کے دل کے سمندر میں غم کی موجیں جوش مارنے لگیں اور ظلم کی توجوں نے سینہ میں قیامگاہ بنایا۔ آخرکار حکم خداوندی پر رضامند ہوکر گردن تسلیم خم کی۔

نظم:- اگرچہ واقعہ نہایت سخت ہے۔ لیکن کیا کر سکتے ہیں۔ جب خداوند تعالےٰ کا حکم یہی تھا۔

اور امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر زشیراں بموجب حکم (آنحضرت) میرزا سید احمد میرک کے ساتھ بلخ کی طرف روانہ ہوئے۔

اسی عرصہ میں غور کی طرف سے خبر آئی کہ اسپہبد غوری غوریوں اور سیستانیوں کے ایک گروہ کو جمع کئے ہوئے ہے اور اس علاقے میں فتنہ و فساد کر رہا ہے۔ آنحضرت نے بیسویں ماہ رمضان کو اسفزار کا ارادہ کیا اور امیر حسن جاندار اور امیر جہان ملک کو غور کی طرف بھیج کر پہلی شوال کو دارالخلافہ کی طرف واپس ہوئے۔ اور اسپہبد غوری سپاہ (شاہی) کی آمد کی

Marfat.com

خبر سنکر فرار ہو گیا۔ اور (شاہی) امیروں نے اس کا سامان لوٹ کر اس کے ساتھیوں کو قتل کر ڈالا اور اس علاقے پر قبضہ جما کر واپس لوٹے۔ میرزا پیر محمد تاز نے جب پیر محمد کو درمیان سے ہٹا دیا (قتل کر دیا) اور وسیع ملک اس کے قبضے میں آ گیا۔ تو سرداری کی مدارج کی بلندی کے جنون نے اس کے دماغ پر قابو پا یا۔ اور اس کا سر غرور کی شراب سے بھر گیا۔ اور اس نے بے شرم سر سے شرم کی ٹوپی اُتار لی (بے شرم ہو گیا) اور اس نے اپنے بے مغز سر کو جس میں ایک بال برابر بھی عقل نہ تھی غرور کے تاج سے سنوارا (بادشاہ بن گیا) اور اس نے اپنے نفس کی آنکھ کو جو عقل کے نور سے بے نصیب تھی شرارت کے سرمے سے روشن کیا۔ اور نہیں سمجھا کہ ظلم و بغاوت کے لئے ہمیشگی اور مکر و جھوٹ کے لئے کوئی نظام نہیں ہوتا۔ اور عارضی زلف جو کہ مکر و غرور کے رخسار پر رکھی جاتی ہے۔ دنیا کے دانشمندی کے بینا لوگوں کے لئے انگشت نمائی کا سبب بن جاتی ہے۔

نظم:- جو کوئی اپنے رخسار پر مصنوعی بالوں کی زلف رکھتا ہے۔ تو شادی کے روز کنگھی (اس کے مصنوعی بالوں کی) حکایت بیان کر دیتی ہے۔ (اس کی قلعی کھول دیتی ہے)

اور حضرت خاقان سعید کی غصے کی آگ بھڑکی اور قہر و حمیت کی تند ہوا چلی۔ اور سرکشوں کی سرکوبی کے لئے بلخ جانے کا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ ناگاہ یہ خبر آئی کہ میرزا عمر بہادر نے بغاوت کر کے خراسان پر چڑھائی کر دی ہے۔

میرزا عمر بہادر بن میرزا میرانشاہ گورگان کی بغاوت کا ذکر

فرہنگ: مسرع:- تیز رفتار، تفاؤل:- فال لینا۔
عیوق:- ایک بلند ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے
طغرا:- ایک قسم کا پیچیدہ خط۔ ملاذ:- جائے پناہ عصب:- دشوار

غنائم:- جمع غنیمت　　　　طغیانی:- بغاوت

ماہ منجوق:- سونے یا چاندی کا چاند جو فوج کے نشان پر نصب کرتے ہیں

ترجمہ:- جب میرزا عمر بہادر مازندران پر قابض ہوا اور اُس نے اپنے ملازموں کو علاقوں پر حاکم مقرر کیا۔ ایک بہت بڑی جماعت اُس کے پاس جمع ہو گئی۔ اُس نے ایک لشکر ملک رے کی طرف بھیجا (اور) دو ہزار اہل خانہ کو جو کہ میرزا ابابکر کے کیمپ میں تھے۔ کوچ کرا کر مازندران میں لایا۔ اور اس سے دلیر ہو کر خراسان کی فتح کا ارادہ کیا۔ اور شیخ حسن محنچی اُس گروہ کے ساتھ جو کہ امیر شاہ ملک کے ملازم تھے۔ دل بدل کر (بغاوت پر آمادہ ہو کر) میرزا عمر بہادر کے پاس آیا۔ اور اُن لوگوں نے کہا کہ خراسان کا لشکر امیر شاہ ملک سے رنجیدہ ہے۔ جس وقت تمہارا سایہ اُس ملک پر پڑے گا (تم وہاں جاؤ گے) فوراً سب تمہارے پاس آئیں گے۔ میرزا عمر حضرت خاقان سعید کی مہربانیوں کو بھلا کر غداروں کے دھوکے میں آگیا۔ اور خیرہ کر دینے والی بجلی کی مانند تیزی سے مازندران سے خراسان کی طرف چلا۔ اور امیر شاہ ملک نے میرزا عمر کی چڑھائی کی خبر ولایت طوس میں سنی۔ اور ایک ہوا جیسا تیز رفتار رقاصد) حضرت (خاقان سعید) کی خدمت میں بھیجا۔ ان اوراق (اس کتاب) کے مؤلف عبدالرزاق نے ایک معتبر آدمی سے سنا کہ جب میرزا عمر کی چڑھائی کی خبر حضرت خاقان سعید کے پاس پہنچی۔ ایک مقرب نے حضرت سے عرض کی کہ میں نے اُس وقت (بھی) جبکہ میرزا عمر (حضور کی پناہ میں) آیا تھا عرض کیا تھا کہ اس پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ اُس نے اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ (بھی) وفا نہیں کی۔

ع　کس کے ساتھ وفا کی کہ ہماری ساتھ کرے گا۔

آنحضرت نے (میری) اُس عرض کی طرف توجہ نہ فرمائی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ اور یہ بات کہ میں نے اُس کو ملک دیا۔ یا ملک میرا ہے (غلط ہے) یہ بات نہیں ہے

ع　صرف خدا ہی کو بقا ہے اور تمام ملک خدا ہی کا ہے

جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے "خدائے تعالےٰ جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے"۔ اس عقیدہ کی برکت سے اور اس نیت کی خوبی سے

ع　تمام بادشاہ اور سلاطین اس کے مطیع ہو گئے

القصہ آنحضرت دارالخلافہ ہرات سے سعادت اور اقبال کے ساتھ اٹھارہ دیں شوال کو باد رفتار اور کوہ پیکر گھوڑے پر سوار ہو کر بادغیس کے مرغزار میں تشریف لائے۔ اور منزل

Marfat.com

قزل رباط میں امیر مضراب کے نوکر نے آکر عرض کی کہ پیر علی تاز نے اسلات کا ارادہ کیا تھا اور رلات کا امیر یادگار شاہ اس کے خوف سے بھاگ گیا اور امیر مضراب سے جا ملا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ امیر مضراب نے لشکروں کے ساتھ دریائے مرغاب کے کنارے نہیں سنا کہ اس وقت ہمارا فتحمند جھنڈا میرزا عمر کی طرف متوجہ ہے (ہم میرزا عمر پر حملہ کر رہے ہیں) اور اسی زمانے میں مہد عالیہ خانزادہ سمرقند کی طرف سے پہنچی۔ اور میرزا محمد جوکی بہادر کو پہنچا دیا۔ اور حضرت خاقان سعید نے اس سفر کے آغاز میں اسی خوشی سے (نیک) فال لی۔ اور بڑی شادی منا کر اُن کو (مہد عالیہ اور محمد جوکی کو) دارالخلافہ ہرات کی طرف بھیجدیا۔ اور آنحضرت کے) مبارک جھنڈے جام کی طرف روانہ ہوئے۔ اور قریہ بردوبہ کے نواح میں دونوں لشکر اکٹھے ہوئے۔ اور میرزا عمر فوراً ہی مقابلہ اور جنگ کے لئے سامنے آیا۔ اور اس طرف سے فتح کی آگاہی دینے والے جھنڈے بلند ہوئے۔ اور صفیں سیدھی قایم ہوئیں۔ بکلہ نواجی جو میرزا عمر کے لشکر کے قلب کا ستون تھا قلب گاہ کو چیر کر دوڑتا ہوا آنحضرت کے پاس آپہنچا۔ جب دشمن نے یہ حال دیکھا فوراً ہر طرف کو تتر بتر ہو گئے۔

نظم :۔ نیزے اور تیروں کے استعمال کے بغیر ہی ایسی فتح جو کہ امان کی
کنجی تھی حاصل ہو گئی۔

اور خداوند تعالےٰ کی قوت اور مدد سے شاہِ جہاں (خاقان سعید) کا ماہ منجوق عیوق ستارے کی بلندی تک پہنچا۔ اور کاتب تقدیر نے فتح و نصرت کا حکم آنحضرت کی سلطنت کے علم کیلئے تحریر کیا۔ اور میرزا عمر نے جب (آنحضرت کے) مبارک چتر کے شہباز کو اقبال کا پر کھولے ہوئے دیکھا تو پرندے کی مانند اضطراب کے جال میں قید ہوا۔ اور میدان جنگ سے پاؤں باہر نکال کر نا اُمیدی کے ہاتھ میں باگ دیدی۔ اور تھوڑی سی جماعت کیساتھ بھاگ نکلا اور یہ فتح پیر کے روز نویں ذیقعدہ کو بردوبہ جام کے قریب حاصل ہوئی۔ اور بہت سا مال (خاقان سعید کی) ظفر شعار فوج کے ہاتھ آیا۔ اور حضرت خاقان نے سچے ارادے سے خداوند تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ قیدیوں کو امن وامان کی چاردیواری میں جگہ دی۔ اور خراسان کا علاقہ ظلم واستبداد کی تکلیف سے محفوظ ہوا۔ اور ہر طرف ملکوں میں فتح نامے بھیجے گئے۔ اور (آنحضرت کی) سواری بہت جلد ہرات کی طرف روانہ ہوئی۔ جہتہ عمر تبادگانی جو کہ میرزا بایسنغر کا ایلچی تھا۔ خبر پہنچانے کی طرف متوجہ ہوا۔ اور ہر ایک کو یہ دعوے تھا۔ کہ ایک روز میں ہرات

Marfat.com

پہنچے گا۔ اور وہ مسافت جوکہ تیس فرسخ سے زیادہ ہے ایک روز میں طے کرے گا۔ مہتر عمر تومان آغا کی سرائے جوکہ کوسویہ کے قریب ہے پہنچا اور سوار کو وہاں دیکھا اور اپنے آپ کو لنگڑا بناکر اس کے سامنے آیا۔ اور کہا مجھے بھی فتح کی خبر پہنچانے کے واسطے رسوار لے آیا۔ اور انعام واکرام سے ایسا ممتاز ہُوا کہ تمام عمر کے لئے بے نیاز ہوگیا۔ اور آنحضرت نے میرزا اُلغ بیگ کو نئے سرے سے حکومت خراسان و مازندران پہ مقرر کیا شہزادہ عالی مقام جام سے ولایت طوس کو روانہ ہُوا اور سلطنت و اقبال کے ساتھی اور فتح وظفر کے مددگار مبارک جھنڈے دارالخلافہ ہرات کی طرف متوجہ ہوئے (آنحضرت ہرات کی طرف روانہ ہوئے) اور منزل امردہک میں ایک قاصد کرمان سے آیا اور عرض کیا کہ امیر ایدکو برلاس پر سخت مرض طاری ہُوا اور زندگی کی امانت اجل کو سونپ دی۔ ہم اللہ کے لئے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

امیر مذکور کا غور کی طرف جانے اور میرزا عمر کا مرغاب کی طرف سے لانے کا ذکر

فرہنگ: **کیوان:**۔ ستارہ جو ساتویں آسمان پر ہے۔

محفہ:۔ پالکی ہودج، **نحر:**۔ ذبح کرنا۔ **منتصف:**۔ آدھا کرنا۔

دیّار:۔ رہنے والا۔ **دار البوار:**۔ ہلاکت کا گھر یعنی دوزخ **مصلوب:**۔ سُولی دیا ہوا

ترجمہ:۔ اسی عرصے میں غور کی طرف سے خبر آئی کہ مفسدوں کا ایک گروہ ملک صالح دار ملک اسمٰعیل کے ساتھ ہندوستان سے غور آیا اور محمد سہبد غوری جس کے بزرگ کئی سے بادشاہوں کے زمانے میں غور کے حاکم رہے ہیں۔ اس کے ساتھ مل گئے اور فتنہ و فساد ظلم ستم کر رہے ہیں۔ اور اُن حاکموں کو جو مال و دولت کے محافظ تھے قتل کر دیا ہے۔ اور رعایا کو جور و ظلم سے پامال کر دیا ہے۔ حضرت خاقان سعید نے چاہا کہ اُس طرف کا ارادہ کریں لیکن امیروں نے عرض کیا کہ ایسے معمولی فسادات کا تدارک حضور کی بزرگ بارگاہ کے کسی ادنٰے ملازم کے

Marfat.com

سپرد ہونا چاہیئے۔

نظم :- تیغ شاہی کو ہر کس و ناکس کے خون سے آلودہ کرنے کی کیا ضرورت ہے

تو بیٹھ اور آنکھ یا ابرو سے صرف اشارہ کر دے۔

(آنحضرت کا) مبارک حکم نافذ ہوا کہ امیر شیخ برلاس اور امیر حسن جاندار اس فساد کے رفع کرنے کیلئے مقرر کئے جاتے ہیں۔

اور میرزا بہادر جس نے کہ صحرائے بودیہ جام میں شکست کھائی تھی۔ اگرچہ داؤدی زرہ کے بغیر نہ سوتا تھا۔ اور سیمابی جوشن کے بغیر نہ جاتا تھا اور نیزے کے شعلے سے کیوان ستارے کے دل میں روشنی پیدا کرتا تھا اور تیر کے زخم سے اہرن کا سینہ چیرتا تھا۔ آخر کار جب قضا پہنچی اس تمام احتیاط سے کوئی فائدہ نہ دیکھا اور امیر مضراب کے نوکروں سے دریائے مرغاب کے قریب گرفتار ہوا۔ ع داؤدی زرہ اُسی جگہ پھینک دی۔

(میرزا عمر) سر پر ایک سخت زخم کھائے ہوئے اور پاؤں میں بھاری بیڑی پہنے ہوئے (آنحضرت کے) مبارک لشکر میں جو کہ منزل امرینگ میں تھا پہنچایا گیا۔ اور حضرت خاقان نے مہربانی فرما کر (میرزا عمر کیلئے) پادشاہانہ پاکی عنایت فرمائی اور طبیب و جراح کے ساتھ دار السلطنت ہرات بھیجدیا۔ وہ شاہزادہ (میرزا عمر) نے تقوند رباط میں ہزاروں حسرتوں کے ساتھ جان دی اور پچیسویں ذیقعد کو امام فخر الدین الرازی کے مزار میں دفن کیا گیا۔

ع اُمیدیں لمبی اور عمر بہت کم کیا فائدہ

اور آنحضرت نے ذی الحجہ کے آغاز میں دار السلطنت میں قیام فرمایا۔ اور عبد الضحیٰ کے ستارے کا اثر دشمنوں کے قتل (قربانی) کے موافق ہوا۔ اور نصف ماہ تک بادغیس کا میدان (آنحضرت کی) فتحمند سواری کے ظہور کے نور سے آراستہ رہا۔ اور وہاں لوگوں نے (آنحضرت سے) عرض کیا کہ وہ امیر جو کہ غور کی جانب گئے ہیں۔ عرض کرتے ہیں کہ باغی گروہ بہت بڑا ہے۔ جیسا حکم ہو عمل کریں۔ آنحضرت نے کیتو کے سرد مقام سے امیر جہاں ملک امیر سید احمد ترخان اور امیر شیخ فرمان کو روانہ فرمایا۔ اور اُمرا اکٹھے ہوکر باغیوں کے پاس پہنچے۔ اور انتقام کی تلوار کھینچکر ایک دم میں اُن کا کام تمام کر دیا۔ اور اُس علاقے میں کوئی آدمی باقی نہ چھوڑا۔ محمد پہید بھاگ گیا۔ ملک صالح گرفتار ہوا۔ اور اُسکو قید کرکے ہرات لائے اور دوسروں کی عبرت کیلئے میدان کے دروازے پر پھانسی دیا گیا۔

Marfat.com

بیت :- تیرا دشمن آسمان سے بڑھکر ہے۔ لیکن پھانسی سے نہیں بچ سکتا۔

اور باقی گنہگار ظالموں کو ہلاک کر دیا۔ اور امیر اور سپاہی بہت سامان و دولت لیکر (آنحضرت کے) دربار میں حاضر ہوئے۔

ممالک آذربائیجان کے واقعات کا ذکر

فرہنگ:- بارو :- فصیل، استمالت :- تسلی و دلاسا۔

قیتول :- ڈیرہ، کیمپ، اواسط :- جمع اوسط، چنداول :- ساقہ فوج،

تالان :- لوٹ مار۔

ترجمہ۔ میرزا ابابکر سال گزشتہ ماہ شعبان میں تبریز میں تھا کہ خبر آئی کہ میرزا عمر و میرزا رستم نے اُس کے کیمپ کو جو کرے کے علاقہ میں تھا غارت کر کے اصفہان لے گئے۔ میرزا ابابکر محمد دواتی و زین الدین قزوینی کو تعمیرِ فصیل کیلئے تبریز میں چھوڑ کر اصفہان کو روانہ ہوا۔ محمد دواتی نے دروازوں فصیل سنگ انداز اور تیر گزار ہا کی تعمیر کرا کر راستے بند کر دئیے اور رعایا کو تسلی و دلاسا دے کر زراعت و تعمیر میں مشغول ہوئے۔ ناگاہ خبر آئی کہ امیر بسطام جاگیر تبریز کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور امیر شیخ ابراہیم بھی آرہا ہے۔ دواتی کو بالکل مقابلے کی طاقت نہ تھی۔ لوگوں کو بسطام کے پاس بھیجکر صلح کی اور بسطام بیسویں شوال کو تبریز میں آیا۔ اور چند روز عیش سے زندگی گذاری اور چغلخور لوگوں نے شیخ ابراہیم سے جو کہ تبریز کے باہر بیٹھا ہوا تھا۔ امیر بسطام کی چند ایسی چغلیاں کیں کہ (شیخ ابراہیم کو خطرہ پیدا ہوا (اور) شیخ ابراہیم نے بسطام کے بھائی منصور اور اس کے بیٹے محمد کو قید کر لیا۔ اور امیر بسطام سنکر فوراً غرہ ذی القعدہ کو اس ارادے سے کہ لڑائی اور شبخون سے کام نکال لیوے شہر سے باہر آیا۔ (لیکن) ایک گروہ نے اُسے منع کیا۔ (اور وہ) سراو کی طرف چلا گیا۔ اور محمد دواتی و شیخ قصاب خواجہ شیخ محمد کججی و خواجہ محمد مشتقی اور خواجہ زین الدین قزوینی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اور اشکین پہنچا۔ اور خشتابر کے سردمقام پر ایک بلند پہاڑ کے چراگاہ میں اُترا۔ اور شیخ قصاب اور قاسم انکوتی جو کہ فوج کے ہراول تھے اُس سامان میں سے جو کہ امیر شیخ ابراہیم لے جا رہا تھا۔ چند خیمے اور کچھ مویشی واپس لے آئے

Marfat.com

امیر بسطام نے جب جان لیا کہ امیر شیخ ابراہیم تبریز جا رہا ہے تو وہ تبریزیوں کو اجازت دے کر اردبیل کی طرف چلا گیا۔ اور محمد دمشقی اور زین الدین قزوینی بغداد چلے گئے۔ اور محمد دواتی اور کجحی ساتویں ذی الحجہ کو امیر شیخ ابراہیم کے کیمپ میں پہنچ گئے۔ اور (اس نے) فوراً ان کو گرفتار کر کے بڑا مال حاصل کیا۔ اور مہینے کے آخر میں تبریز آیا۔ اور چند روز عیش میں گذارے۔ اور وہاں سے اوجان چلا گیا۔ اس اثنا میں سلطان احمد کے آنے کی خبر سنی۔ فرمایا کہ ہمیں اس خاندان مبارک سے عرصہ دراز سے سچی محبت رہی ہے۔ چونکہ ملک کا میدان خالی تھا۔ اور ہر حکمران) شخص اکی طمع کی وجہ سے رعایا تکلیف میں تھی اس لئے ہم آ گئے تھے۔ اور ہمنے ملک کی حفاظت کی تھی۔ اب جبکہ گھر کا مالک (سلطان احمد) تشریف لے آیا ہم اپنے گھر کو جاتے ہیں۔ اوجان سے کوچ کر کے منصور جاگیر اور اس کے بیٹے کو جن کو قید کر رکھا تھا۔ رہا کر کے امیر بسطام کے پاس بھیجدیا۔ اور شروانات کو روانہ ہوا۔ اور سلطان احمد وسط محرم میں دارالملک تبریز میں آیا۔ ور تبریزیوں اور آذربائیجان کے تمام بڑے بڑے آدمیوں نے خوشی مناکر شہر کو سجایا۔ اور پرانے زمانے کو تازہ کیا۔ اور شیخ علی اویرات اور محمد سار ترکمان نے سلطان احمد کے پاس آکر گھوڑے روکے۔ سلطان نے کہا۔

بیت :۔ تم حق نمک بجالائے (تم نے نمک حلالی کی) آسمان کی گردش تمہارے مقصد کے موافق ہو۔

خواجہ محمد کجحی و امیر جعفر و خواجہ مسعود شاہ و خواجہ زین الدین قزوینی کو دیوان (افسراں) بنایا۔ پھر (کسی بات پر) مواخذہ کر کے (دفاتر) مال لے لئے۔ اور پھر دوبارہ ان کو تربیت دے کر کام پر لگایا (بحال کیا) اور اسی زمانے میں خبر آئی کہ میرزا امیر انشاہ اور میرزا ابابکر اصفہان کی لڑائی میں فتح حاصل کر کے واپس تبریز آرہے ہیں۔ سلطان احمد باوجود پوری قوت رکھنے کے خوفزدہ ہو کر اوجان کی طرف چلا گیا۔ اور امیروں سے مشورہ کرنے کے بعد بغداد جانے کا ارادہ کیا۔ سلطان کے جاتے ہی آذربائیجان کے لشکری تتر بتر ہو گئے۔

میرزا ابابکر آٹھویں ماہ ربیع الاوّل کو تبریز میں آیا۔ اور طاعون کی وجہ سے شہر میں داخل نہ ہوا۔ بلکہ شنب غازان میں قیام کیا۔ اور وہاں سے نخجواں کی طرف چلا گیا۔ اور ملک عزالدین کے پاس کردستان میں قاصد بھیجا۔ اور ملک آیا تو قرا یوسف کے بارے میں بات چیت ہوئی اور (قرا یوسف سے) لڑائی کرنے پر آمادہ ہوئے۔ اور دونوں فوجیں ایک دوسرے کے نزدیک

Marfat.com

پہنچ گئیں۔ (صرف) دریائے ارس بیچ میں حائل تھا۔ پہلی جمادی الاول کو طرفین کے دلیر پیرلی کو قاصد بنا کر گفت و شنید کرتے تھے۔ دوسرے روز میرزا ابا بکر دریا سے گذرا اور صفیں آراستہ کر کے لڑائی میں مشغول ہوئے۔

نظم:- ابا بکر بہت سے لشکر کے ساتھ اسفندیار کی طرح لڑائی کے لئے آیا۔ اور بہادر قرا یوسف پہلوان، رستم پہلوان کی طرح میدان میں آیا۔

میرزا ابا بکر نے مردانہ وار لڑائیاں لڑیں۔ لیکن اس کا لشکر اس سے پھر گیا کچھ لوگ گرفتار ہو گئے اور میرزا ابا بکر بھی پھر کر مرند میں آیا اور تبریز کو لوٹ لیا۔ اور اس کے لشکریوں نے کوئی مال و اسباب نہ چھوڑا۔ اور فقیر اور مسکین لوگ مکانات چھوڑ کر سخت تکلیف میں ہلاک ہو گئے۔ اور شیخ قصاب نے امیر مزید بکنہ کے دو نوکروں کو جو کہ نوج کے چنداول تھے قتل کر دیا۔ اور دوسرے لوٹ مار چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور شیخ قصاب نے صحرا میں بہت سی آگ روشن کی اور میرزا ابا بکر نے ترکمانوں کے آنے کے خیال سے کوچ کیا۔ اور شیخ قصاب پیچھے سعید آباد تک آیا اور میرزا ابا بکر نے سلطانیہ پہنچکر قلعہ کو مستحکم کیا۔ اور وہ جاڑا ملک رے میں گزارا۔

بیان توجین کی بغاوت اُس کے قتل اور باقی واقعات کا ذکر

فرہنگ، یساول، نقیب، چوبدار۔ **تعلقات**، جمع تعلقہ، علاقہ،

ترجمہ۔ میرزا ابا بکر نے رے میں سنا کہ بیان توجین قلعہ شہریار میں باغی ہو گیا ہے۔ اور میرزا عمر کے پاس مازندراں میں پیغام بھیجا کہ تیرا بھائی ترکمانوں کے لشکر سے شکست یافتہ اور کمزوری اور تباہی کی حالت میں قزوین میں غافل بیٹھا ہوا ہے۔ کچھ فوج میرے پاس بھیج تاکہ اس پر حملہ کریں۔ میرزا ابا بکر خبردار ہوا۔ اور نسیرین بیگ کو قزوین میں چھوڑ کر شہریار کو روانہ ہوا۔ اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور امیر بیان توجین نے سخت لڑائیاں لڑیں۔ اور میرزا

Marfat.com

ابابکر کے لشکری لوگوں نے بہادرانہ آگے جاکر فصیل پر قبضہ کر لیا۔ اس پر قلعہ والے بددل اور ہراساں ہو گئے۔ اور پناہ مانگ کر قلعہ کو (ابابکر کے) حوالے کر دیا۔ اور میرزا ابابکر نے قلعہ کو علی صدیق کے سپرد کر کے بیان اور اُس کے آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور جس وقت میرزا ابابکر نے نے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ میرزا عمر نے ایک لشکر مازندراں سے لے کر مے کو بھیجا یہانتک کہ انہوں نے میرزا ابابکر کے کیمپ پر جاکر دو ہزار صاحب عیال مغلوں کو استر آباد کی طرف نکال دیا۔ جس کی شرح لکھی جا چکی۔ اور میرزا ابابکر نے ساوہ جاکر امانت کا مال رعایا کے حوالہ کیا۔ اور امیروں کو کردستان کی طرف روانہ کیا۔ جو بہت سے مال لائے۔ اور خود درگزیں اور ہمدان کیطرف روانہ ہوا۔

اسی عرصے میں عمر کتوک نے میرزا ابابکر کو سنایا کہ امیروں کے ایک گروہ نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ میرزا ابابکر کو درمیان سے ہٹا کر (قتل کر کے) میرزا امیرانشاہ کو تقویت دیں۔ اور سلطانیہ و قزوین کو لوٹ کر خراسان چلیں۔ میرزا ابابکر نے عمر کتوک سے کہا کہ قطعاً یہ بات کسی سے نہ کہنا کہ میں نے بھی سنا ہے۔ اور امیروں نے توکل ارس بوقا امیر حسین برلاس اور اسمٰعیل اتگہ کو طلب کر کے سبکو گرفتار کر لیا اور ان کے علاقے علی صدیق کے سپرد کر دئے اور چاہا کہ نوشیرواں برلاس اور خواجہ یزدی کو بھی گرفتار کر لے (لیکن) وہ خبر پاتے ہی بھاگ گئے۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا تھا۔ اُنہیں بلا کر حال پوچھا۔ توکل ارس بوقا نے کہا کہ اسمٰعیل اتگہ نے ہمیں اس بات پر آمادہ کیا تھا۔ پھر ابابکر نے پوچھا تم نے میری بجائے کس کو مقرر کیا تھا۔ اُنہوں نے کہا۔ میرزا امیرانشاہ کو۔ ابابکر نے پوچھا۔ کیا اُس کو خبر تھی اُنہوں نے کہا، نہیں۔ (پھر ابابکر نے اُن) سبکو قتل کر دیا۔ اور ہر ایک کا سر ایک ایک ولایت میں بھیجدیا۔ اور (اپنے) باپ کو قید کر دیا۔ اور قتلغ خواجہ چہ بدار اور عمر کتوک کو جنہوں نے یہ خبر دی تھی۔ ایک ایک جڑاؤ پیٹی جو کہ ایک ملک کے خراج کے برابر قیمتی تھی عنایت کی۔ اور باپ کے امیروں میں سے جس کسی کو بھی اس واقعہ کی خبر تھی قتل کر دیا۔ اور سر زمین درگزیں سے قروان ارغون چلا گیا۔

ع چند روز عیش میں گزارے۔

ان لڑائیوں کا ذکر جو میرزا عمر کے بیٹوں کے درمیان واقع ہوئیں

فرہنگ، **استدعا**:۔ خواہش کرنا مدد چاہنا۔ **انتزاع**:۔ باہر کرنا چھین لینا۔
سعایت:۔ چغلی کھانا۔ **اراقم**:۔ جمع ارقم بمعنی سانپ۔ **قورچی**:۔ داروغہ
فوز:۔ کامیابی، **فزع**: مصیبت، **صاحب فراش**:۔ بیمار جو کہ فرش پر دراز ہو۔

ترجمہ، میرزا اسکندر نے امیر ایدکو کی وفات کی خبر سنکر ملک کرمان پر لالچ کیا۔ (قبضہ کرنا چاہا) اور ایک ایلچی شیراز بھیجکر میرزا پیر محمد سے مدد چاہی۔ اور شیراز کا جواب آنے سے پیشتر ہی حملے کے لیئے رفسنجان پہنچا۔ وہاں کے آدمیوں نے کرمان کی مدد کی اُمید پر لڑائی کی جب کرمان کی طرف سے مایوس ہوئے تو امان چاہی۔ میرزا اسکندر نے اُن کا قصور معاف کر کے کسی کو نہیں ستایا اور کوبناں آیا۔ وہاں کا حاکم بھاگ گیا۔ اور وہ (اسکندر) اُس جگہ پر بھی قابض ہوگیا اور رفسنجان وکوبناں کے قلعوں پر معتبر (حاکم) چھوڑ کر یزد کو روانہ ہوا۔ اور امیر ایدکو کا بیٹا صاحب سلطان پوری طاقت کے ساتھ کوبناں آیا۔ اور میرزا اسکندر وہ اموال جو کہ اُس نے حاصل کیئے تھے۔ یزد بھیجکر تین فرسخ سے کوبناں واپس آیا۔ اور کرمان کے لشکر کے مقابل تھوڑی دیر لڑکر بوقت شام کوبناں میں داخل ہوا۔ کرمان کا لشکر باوجود کثیر ہونے کے رات ہی کو کرمان کی طرف واپس لوٹا اور اسکندر کے سپاہی ایک فرسنگ تک پیچھے گئے مگر کسی کو نہ دیکھا اور میرزا اسکندر یزد کو روانہ ہوا۔ اور بعد میں میرزا اسکندر کے عاملوں نے رفسنجان وکوبناں سے کرمانیوں کو باہر نکال دیا۔ اور اسی سال میرزا عمر کے بیٹوں کے درمیان مفسدوں کی چغلخوری اور حاسدوں کی بدباطنی کے سبب سے باہمی نفرت کے سانپ لہرانے لگے اور فتنہ کی آگ بھڑک اُٹھی۔ یہانتک کہ میرزا پیر محمد کے حکم کے بموجب میرزا اسکندر کو قید کردیا اور یزد کو ایک معتمد حاکم کے سپرد کر کے وہاں کے خزانے شیراز بھیجدیے۔ اور دیہات اور سرحدوں کے حاکم میرزا پیر محمد کے سامنے حاضر ہوئے۔ صرف عمر داروغہ نے جو کہ تائیں کا داروغہ (یا معزور داروغہ) تھا۔ حاضر ہونے سے انکار کیا۔

Marfat.com

اور میرزا پیر محمد اصفہان کو چلا گیا۔ اور فیروزاں کے راستے سے داخل ہو کر بندوں کے توڑنے اور عمارتوں اور زراعتوں کو مسمار اور تباہ کرنے کا حکم دیا۔ چونکہ میرزا رستم بیمار تھا کوئی لڑائی کے لئے سامنے نہ آیا۔ میرزا پیر محمد اصفہان کے قریب سے واپس ہو کر شیراز آیا۔ اور خانزادہ کے لئے سفر حج کا سامان تیار کیا۔ اور میرزا اسکندر کو قید کر کے خراسان بھیجدیا۔ اور وہ طبس سے چودہ فرسخ کے فاصلہ پر بیڑی توڑ کر بیابان کی راہ سے اصفہان کے دیہات میں آیا۔ اور میرزا رستم اُس کی آمد کو پوری کامیابی سمجھکر اس کو بڑی عزت سے اصفہان لایا۔ اور میرزا پیر محمد نے اُن کی دوستی کی خبر سے خوفزدہ ہو کر میرزا اسکندر کے اُن نوکروں کو جو شیراز میں تھے قید کر دیا۔ اور میرزا اسکندر متحرک ہوا۔ اور میرزا اسکندر اور میرزا رستم شیراز کی طرف روانہ ہوئے۔

میرزا پیر محمد نے حکم دیا کہ حد بندِ عضد سے قلعہ ماراں کے دامن تک ساحل دریا کی جو (دشمن) کی گزرگاہ ہے حفاظت کریں۔ اور تیمور خواجہ کو بطور ہراول فوج کے درۂ تنگ فاروق بھیجدیا اور میرزا اسکندر سلیمان علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ کے مشہد مقدس پہنچکر قریۂ نگرہ میں چلا گیا۔ اور اسی زمانے میں مخالف سمت سے تیمور خواجہ بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور وہ زمین اتنی ہموار ہے کہ اگر ایک چڑیا بھی حرکت کرتی ہے تو نظر آتی ہے۔ میرزا اسکندر نے بے تامل اُن پر حملہ کیا اور سب کو تتر بتر کر دیا۔ اور تیمور خواجہ تنگِ فاروق جیسی تنگ گذرگاہ کو چھوڑ کر دریا سے گذر کر اپنے قلب لشکر سے مل گیا۔ میرزا پیر محمد سمجھ گیا کہ یہ اسکندر کی دلیری ہے۔ مشورہ کرنے کے بعد دریا کے کنارے کے تمام لشکر اور فوجیں جمع کر کے گزرگاہوں کی حفاظت کرتے تھے۔ میرزا اسکندر درۂ فاروق سے گذر کر قصبہ کنارہ میں آیا۔ اور میرزا رستم قلب لشکر کے ساتھ پہنچا (مگر) راستوں پر قابض ہونے سے عاجز رہا۔ اور دن تمام ہونے پر کالی گھٹا چھا گئی۔ میرزا اسکندر نے کہا کہ اگر آج کی رات بارش ہو گئی۔ تو کل پانی زیادہ پھیل جائے گا۔ اور گذرنا مشکل ہو جائیگا۔ کسی نہ کسی طرح آج ہی دریا سے گذر جانا چاہیئے اس وجہ سے ایک گروہ کو کنکنی کے راستے پر جو کہ سب سے زیادہ مشہور گذرگاہ ہے۔ مقرر کیا جو کہ فارس کے لشکر کو مقابلہ پہ روک کر نقارے بجانے تھے۔ اور میرزا اسکندر گذرگاہ جشنیاں سے دریا پر حملہ کر کے ہوا کیطرح گذر گیا۔ اور باقی گذرگاہوں کے محافظ یہ خبر سنکر گذرگاہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ میرزا پیر محمد نے موقع کی نزاکت کو سمجھکر ایسے بڑے قصور پر بھی محافظوں سے جواب طلب نہیں کیا اور شیراز چلا گیا۔ اور ہوا اور بارش اتنی

Marfat.com

زیادہ ہوئی گویا کہ قیامت آگئی تھی یا دوسرا طوفان (نوح) تھا۔ دونوں لشکر ایک دوسرے کے پیچھے مغرب کی نماز کی وقت شہر میں پہنچے۔ اور میرزا رستم نے دروازہ سلم کے سامنے لشکرگاہ بنا کر کیچڑ کی وجہ سے دامنِ کوہ میں چلا گیا۔ اور چالیس روز تک محاصرہ رکھا۔ اور اکثر اوقات صبح سے شام تک جنگ و جدال ہوتا تھا۔ اور چونکہ فتح حاصل نہ ہوتی تھی آگے اصفہانیوں نے اس بات میں مصلحت دیکھی کہ شیراز کے گرم علاقوں کو گھیر کر اور اُن ولایتوں کے اسباب و اموال اکٹھے کر لیویں اور تباہی میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں۔ اور گرگین لاری اُن کے ساتھ تھا۔ اصفہانیوں نے ولایات و گرمسیرات کو تباہ و برباد کر کے اور بہت سا مال حاصل کر کے اصفہان کا راستہ لیا۔

سنہ ۸۱۰ ہجری کے واقعات

حضرت خاقان سعید کے جانب بلخ جانے کا ذکر

فرہنگ: کمیت:- سیاہی مائل سرخ رنگ گھوڑا۔

لنگر:- لوہے کا وہ اوزار جس سے کشتی یا جہاز کو روکتے ہیں۔

مضاد:- عادی۔ شاہنقار:- ایک شکاری پرندہ، بیلاکات: تحفے

سیورغال:- مدد معاش انعام۔ متعال:- بلند۔ ضلال:- تاریکی، گمراہی

نسق:- انتظام۔

ترجمہ:- حضرت خاقان سعید اس سال کے آغاز میں پیر علی تاز کی سرکوبی کے لئے بلخ کو روانہ ہوئے اور ظفر کو پناہ دینی والی فوج جنبش میں آ کر انیسویں محرم کو بادغیس کے سرد مقام سے روانہ ہوئی یہاں تک کہ شیخ زادہ بایزید نے (حضرت خاقان سعید کے) کمیت گھوڑے کی باگ روک لی۔ اور ماہ صفر کے آغاز میں سلطانی جھنڈے کے ہما نے اندخود کے علاقہ پہ مبارک سایہ ڈالا۔ اور اُس شہر کو ظالم لوگوں کے ظلم سے محفوظ بنایا۔ اور پیر علی تاز

Marfat.com

دلیری کر کے خطب کے پل تک آگے بڑھا۔ اور پل پر قبضہ کر کے بیٹھ گیا۔ اور مبارک سواری دوکہ کی منزل پہنچی۔ بلخ کی جانب سے خواجہ قوچین اور میرزا پیر محمد کے بعض نوکروں نے آکر عرض کیا۔ کہ جب پیر علی تاز نے (حضرت کے) فتح کے نشانات والے جھنڈوں کی آمد کی خبر سنی۔ تو لڑائی کے میدان سے منہ پھیر کر بھاگ گیا۔ آنحضرت نے میرزا سید احمد امیر باد. گار شاہ امیر نوشیرواں امیر حسن صوفی امیر چہار شنبہ اور امیر جہاں ملک کو اس کے پیچھے بھیجا۔ اُمرا اُس تک پہنچ گئے اور پیر علی تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ باہر چلا گیا۔ اور اُس کا مال اسباب فتحمند لشکر کے ہاتھ لگا۔ اور اُن لوگوں میں سے جو اُس کے ساتھ تھے جس کسی کی بھی نیک بختی نے رہنمائی کی۔ (خاقان سعید کے) مبارک لشکر میں پہنچ کر امان طلب کی اور جیسا کہ حضرت کی عادت تھی۔ سب کو پناہ دی۔ اور بیسویں صفر کو تبقر بلخ میں آنحضرت نے قیام فرمایا۔ اور وہاں یہ سنا کہ خلم کے لشکر کے کچھ لوگ ختلان پر چڑھائی کر رہے ہیں۔ آنحضرت نے امیر حسن جاندار کو اُن کے پیچھے روانہ کیا۔ اور اُس نے سب پر حملہ کر کے تتر بتر کر دیا۔ اور جب (آنحضرت کے) مبارک لشکر کے گرد و غبار نے شہر بلخ کو معطر کیا (مبارک لشکر بلخ میں پہنچا) اور سلطانی چتر کے ہما نے اُس ولایت پر سایہ ڈالا۔ تو وہ امیر جو پیر علی تاز کے تعاقب میں گئے تھے۔ اس کو ولایت سے نکال کر

ع۔ فتح و نصرت کے ساتھ واپس پھرے

اور سلطان محمود ولد امیر کیخسرو و حاکم ختلان و خواجہ علی پسر الجایتو حاکم سالی سرائے نذریں بھیجکر حاضر خدمت ہونے کا فرض بجا لائے۔ حضرت خاقان سعید نے امیر قنا شیرین کو سمرقند روانہ کیا اور اس طرف سے امیر اللہ داد و سیدی و منصور خماری شہر ترمذ میں آگئے تھے۔ اور منصور نے حاضر خدمت ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آنحضرت نے امیر جہاں ملک اور امیر فرمان شیخ کو امیر اللہ داد کے پاس بھیجکر پیغام دیا کہ ہم خلیل سلطان کے ساتھ اُسی عہد پر ہیں۔ امیر گئے اور امیر اللہ داد کو پیغام دے کر واپس آئے۔ اور آنحضرت نے امیر فرمان شیخ کو میرزا خلیل کے پاس بھیجا کہ فرزند سعادت مندیگی کو (خدا اُن کی عصمت کو بڑھائے) لے آویں۔ اور امیرزا خلیل سلطان نے امیر قنا شیریں ایلچی کے ساتھ شانقار (ایک پرندہ) اور بہت سے نذرانے اور شاہانہ تحفے بھیجے۔ اسی عرصے میں خبر آئی کہ پیر علی تاز بکہ النگ میں بیٹھا ہوا ہے۔ آنحضرت نے امیر مضراب و

Marfat.com

امیر توکل برلاس و امیر شیخ لقمان برلاس و امیر علی بیگ بکاول کو اُس طرف بھیجا۔ اور حکم اعلیٰ صادر ہوا۔ کہ بلخ کے قلعہ ہندوان کو جس کو حضرت صاحبقران نے پادشاہی کے آغاز میں انتالیس سال ہوئے مسمار کر دیا تھا۔ از سرِ نو تعمیر کریں۔ اور لشکر اور رعایا نے پوری کوشش سے تھوڑے ہی عرصہ میں اُس خاک کے ٹیلے کی تعمیر میں مصروف ہو کر (اس قلعہ کو) از سرِ نو تعمیر کر دیا۔ اور ولایت بلخ کی حکومت شہزادہ سعید شہید میرزا پیر محمدؒ کے فرزندِ ارجمند میرزا قیدو کے سپرد ہوئی۔ اور امیر شمس الدین اوچ قرا و امیر توکل برلاس کو جو کہ آنحضرت کے نوکر تھے۔ میرزا قیدو کے حوالہ کیا۔ اور امیر جہان ملک کو حکم دیا کہ کچھ عرصے بلخ میں قیام رکھے تاکہ ملک پر میرزا قیدو کی حکومت قائم ہو جائے۔ اور (آنحضرت خاقان سعید کے) مبارک لشکر نے واپس ہو کر شبرغان میں نزول فرمایا۔ اسی عرصے میں امیر فربان شیخ نے سمرقند کی طرف پہنچکر مہر عالی بیگی کا کو پہنچا دی۔ اور (یہ امر) زیادتی خوشنودی کا سبب ہوا۔ اور آنحضرت نے امیر سید احمد ترخان کو اندخود کا علاقہ بطور مددِ معاش عطا فرمایا۔ اور پھر دارالخلافہ ہرات کی طرف (آنحضرت کے) جھنڈے کی واپسی ہوئی۔ اور وسطِ ماہ ربیع الآخر میں دارالسلطنت میں واپس آئے (شعر)

خدائے بزرگ کی تائید سے دارالسلطنت میں حضرت کے جھنڈے کی واپسی

مبارک ہو۔

اور وہ امیر جو کہ پیر علی تاز کی تلاش میں گئے تھے اس تک جا پہنچے۔ اور (فریقین میں) لڑائی کی آگ بھڑکی۔ پیر علی تاز نے گمراہی کا جھنڈا بلند کیا لیکن آخر کار فرار کے سوا کچھ چارہ نہ دیکھا۔ اُمید کا رخسارِ تاریک اور آرزو کی ہوا بے خبر کئے ہوئے کوہ ہندوکش کی گھاٹی کا رُخ کیا (نا اُمید ہو کر کوہ ہندوکش میں آچھپا) اور اُمرا منظفر و فتحمند واپس لوٹے۔ اور بموجب حکم خدا اُن معرکوں میں آنحضرت کے نوکر امیر علی بیگ نے شہادت کی سعادت حاصل کی۔ اور اُس کا بیٹا امیر عبد العلی عرصے تک معتبر امیروں کے زمرہ میں رہا۔ اور امیر جہاں ملک ولایت بلخ کی مہمات اور میرزا قیدو کی حکومت کا انتظام کر کے شریر اور فسادی آدمیوں کو نکال کر اور پیر علی تاز کے دوستوں کو قتل کر کے واپس آیا۔

Marfat.com

حضرت خاقان سعید کا دوسری بار مازندران جانے کا ذکر

فرہنگ :- خسائس :- جمع خسیسہ بمعنی کمینہ محولات :- جمع محول - سپرد کئے ہوئے قبہ : عمارت طوی :- ضیافت جشن . مقالید :- جمع مقلد بمعنی کنجی
نواب :- جمع نائب ، بطور واحد بھی مستعمل ہے ۔ جمہور :- عوام الناس .

جب حضرت خاقان سعید کی مبارک سپاہ بلخ کے جھنڈے سے دارالخلافہ ہرات پہنچی - الغ بیگ کے نوکر نے آکر عرض کی کہ پیر بادشاہ نے کمینے اور اوباش آدمیوں کو اور جاونی قربانی اور تو کلی کے آدمیوں کو جمع کر کے اور مازندران آکر قلعہ استرآباد کا محاصرہ کر لیا ہے . اور شمس الدین علی جمشید قارن جو کہ کوتوال کے حکم کے بموجب اس جگہ ہے تکلیف اور خطرہ میں پھنسا ہوا ہے ۔ جب یہ بات سنی گئی (تو آنحضرت کا) مبارک حکم نافذ ہوا کہ امیر مضراب سرحد سیستان اور گرمسیر جا کر موسم سرما میں وہاں پر ہی رہے . اور شہزادہ سلطنت کے آنکھ کے نور اور سلطنت کے باغ کے پودے ابوالفتح ابراہیم سلطان کو دارالخلافہ ہرات میں چھوڑ کر امیر بندک کو اوس کے پاس تبدیل کر دیا - اور مبارک لشکر اٹھارہ جمادی الآخر کو بشر تو کی منزل میں اُترا . اور قصبہ کوسویہ میں لشکروں کو حکم دیا کہ ہر ایک افسر علیحدہ راستے سے جائے حضرت خاقان سعید کا سفر جام اور مشہد کے راستے سے قرار پایا - اور امیر حسن جاندار اور امیر فیروز شاہ اور امیر شیخ علی حنک اور امیر عجب شیر زادہ اور مقبوضہ علاقوں کے راستوں سے گئے ۔ اور فتح کے نشان والے جھنڈے مشہد مقدس - کے علاقے موضع طرق میں پہنچے - تو امیر شاہ ملک قدمبوسی کی عزت سے فائز ہوا - اور آنحضرت (امام موسے کاظم علیہ السلام کے) مزار مقدس و منور کی زیارت سے فیض یاب ہوئے - اور دعا مانگی - (بعد ازاں) رائیکان گئے - اور وہاں پر لوگوں نے عرض کیا کہ خراسانی پیر بادشاہ سے علیحدہ ہو گئے ۔ اور میرزا اُلغ بیگ گورگان قصبہ خوجان میں دستبوسی کی عزت حاصل کر کے ضیافت اور نذرانہ کے آداب بجا لایا - اور منزل خواجہ قبز میں امیر یادگار شاہ ارلات و امیر شیخ

Marfat.com

لقمان برلاس و امیر علیکہ کوکلتاش باد غیس سرخس مرود ماخان اور ساری ولایتوں کے لشکر کے ساتھ پہنچے۔ اور ابو مسلم ولد امیر اوچ قرا نے مازندران کی طرف سے آکر عرض کیا کہ بیر پادشاہ ظفر پناہ فوج کی آمد کی خبر سے بھاگ کر استمداد کی طرف چلا گیا۔ اور مبارک لشکر جلدی سفر کر کے آفتاب جیسا جھنڈا صحرائے استرآباد میں پہنچا۔ اور ملک مازندران دوبارہ مضبوط اور محفوظ ہوا۔ اور اطراف ممالک میں فتحنامہ بھیجکر چوبیں قسبیں مرکو سمرقند کی جانب میرزا خلیل کے پاس بھیجدیا۔ اور قلعہ استرآباد کو مضبوط بنا کر وہاں کی کوتوالی الیاس کو دی گئی۔ اور قلعہ شماسمان کو تعمیر کرا کر وہاں کی حفاظت شیخ سلطان کے سپرد کی۔ اور ملک کے بڑے بڑے کاموں کے استحکام سے سلطنت کے تمام کاموں میں نظام ہو گیا۔

بیت :۔ زمانے کے حال کا نظام اور دنیا کے کاموں کا قوام دنیا کے بادشاہ کے اقبال سے پورا ہوا۔

اور (آنحضرت نے) جاڑے کا موسم مازندران میں بسر کرنا مناسب سمجھا۔ اور (وہاں پہنچے) مرتضائے اعظم امیر سید عزالدین ہزارہ جریبی نے حاضر خدمت ہونے کی نیکی حاصل کی۔ اور آنحضرت کی مہربانی سے جو کہ ہمیشہ سادات کے احوال کے شامل تھی دامغان کا علاقہ اس کی مدد معاش مقرر ہوئی۔ اور مازندران اور دیگر ملکوں کے تمام کاموں کا انتظام شہزادہ عالی جناب نواب کامگار میرزا الغ بیگ کے سپرد ہوا۔ اور جہاں کو فتح کرنے والی باگ خراسان کیطرف پھیر کے (خراسان روانہ ہو کر) لشکر دل کو اجازت فرمائی۔ اور شکار کرتے ہوئے سرخس کی طرف سے روانہ ہوئے اور نویں ذیقعد کو دارالسلطنت ہرات نے پائے بوسی کے شرف سے عزت و سعادت و اقبال حاصل کیا۔

امیر جہانملک اور اُس کے ساتھیوں کی بغاوت اور ان کے انجام کا ذکر

فرہنگ :۔ رقائق :۔ جمع رقیق دقائق :۔ جمع دقیق موچہ :۔ عہدہ،

مطاع :- اطاعت کیا ہوا۔ مخبط :- مجنوں۔ خروار :- گدھے کا بوجھ یتول :- جاگیر
اتراک :- جمع ترک، اولوالامر، حکم والا مفضی :- پہنچانے والا۔ انجام۔
عرض :- عزت، سلخ :- آخری تاریخ ہر ماہ۔

امیر جہاںملک امیر ملکت کا بیٹا اور امیر خاری کا بھتیجا قبیلہ توچنیاں سے تھا۔ اور حضرت خاقان سعید کے بچپن کے زمانے سے (رہی) نوکر تھا۔ اور خدمتگاری اور جاں سپاری کے باریک رموز میں اس طرح قائم رہا کہ عزت حاصل کی اور قرابتداروں سے بھی ممتاز ہوگیا۔ جب دنیا کی سلطنت کا تخت آنحضرت کے وجود سے مشرف و ممتاز ہوا۔ تو (جہاں ملک) خدمت کے میدان میں سب لوگوں سے بازی لے گیا۔ اور جب امیر سید خواجہ کا واقعہ ہوا۔ تو اوس کا منصب اور عہدہ جہاں ملک کو عطا ہوا۔ اور اُس کے احکام (سلطنت کے جملہ) احوال و اموال کے کاموں میں مانے گئے اور مسلّم ہوئے۔ دولت کی طاقت کی شراب اور حکومت کی طاقت کی مستی سے اس کا دماغ خراب ہوگیا۔ اور اطاعت کی رسی سے سر پھرالیا اور فرمانبرداری کے قبلہ سے پھر گیا (باغی ہوگیا) اور اُس کا تھوڑا سا سبب یہ بھی ہُوا کہ جب آنحضرت نے مازندران سے ایک لشکر سیستان کی جانب مقرر کیا تھا۔ اور لشکروں کی حاضری کے لئے حکم دیا تھا۔ خواجہ غیاث الدین سالار کو جو کہ ملکوں کا صاحب دیوان تھا دفتر کا مالک اور حساب رکھنے والا تھا وہ امیروں اور ارکانِ دولت کے نام بار بار ایک انڈے کی بجائے ایک مرغ، ایک من گوشت کی بجائے ایک بکرا، ایک من جَو کی بجائے دس من جَو اور ایک توبرہ گھاس کی بجائے ایک گدھا گھاس لکھتا رہتا تھا (یعنی ان کے نام بہت زیادہ لکھتا رہتا تھا) اور اس سال اشیاء کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اور خواجہ غیاث الدین نے اپنے دفتر میں یہ بہت زائد خرچ ظاہر کیا اور سب کو اپنے سے رنجیدہ کرلیا۔ بلکہ بااختیار لوگوں کی نظروں میں گنہگار بن گیا۔ تاکہ اس حساب کا یہ نتیجہ ہو سکے کہ جب یہ حساب آنحضرت کے حضور میں پہنچے اور حضرت ملاحظہ فرمائیں اور مال باقی نہ رہے۔ (عزت نہ رہے) تو (اُمراء کی) بے عزتی ہو۔ (الغرض) بیوقوف لوگ بغاوت پر متفق ہوگئے۔ اور آخر ذیقعدہ میں امیر جہاںملک اُس کے عزیزوں، امیر حسن جاندار، بمعہ اُس کے بیٹے یوسف جلیل اور سعادت بن تیمور تاش اُس کے بھائی اور بہلول بن بابا تیمور اور سلطان بایزید عثمان اور تندک نے ایک دوسرے سے عہد کیا کہ حضرت خاقان سعید پر حملہ کریں۔ لیکن چونکہ خدائی عنایت

Marfat.com

آنحضرت کی محافظ تھی۔ (آنحضرت کو) اس سازش کا کچھ علم ہوگیا۔ اور امیر مضراب کو جو کہ سیستان کیطرف سے آیا تھا طلب کیا۔ دشمن سمجھ گئے کہ آنحضرت کو کچھ معلوم ہوگیا۔ (اسلئے) اُس لشکر سے جو کہ سیستان کی طرف جارہا تھا مل گئے۔ اور اس ارادے سے جزعانک کیطرف چلے گئے۔ آنحضرت بھائیوں کی اُس جماعت کے ساتھ جو کہ ہمرکاب رہنے کے ملازم (باڈی گارڈ) تھے۔ سوار ہوگئے۔ اور امیر مضراب نے باغیوں تک پہنچکر اُن سے سخت جنگ کی۔ اور مضراب بہادر کے چہرہ پر ایک بڑا زخم لگا اور اُس کو لوگ شہر میں لے آئے۔ اور اُن ناعاقبت اندیشوں نے دریا کارویار سے گذر کر پانی بند کردیا۔ اور آنحضرت دریا کی دوسری طرف کھڑے ہوئے تھے۔ اور وہ لشکر جو سیستان کے لئے نامزد تھا گروہ آکر حضرت (کی فوج) سے ملتا تھا۔ اور باغی لوگوں میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ سمت کو بھاگ گیا سعادت بدبخت ملک کے بھائی اور احمد آقبوقا کو امیر حسن صوفی ترخان لشکری پکڑ کر لائے سعادت کو قتل کردیا گیا اور اُس کے بھائی اور احمد آقبوقا کو رہا کر دیا۔ اور امیر چرکس نے بہا ملک اور نمدک کو ماخان میں گرفتار کرکے ہرات بھیجدیا۔ اور اُن کو چہل دختراں میں موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔

ع یہ ہے اُس کی سزا جو بغاوت کرتا ہے۔

اور امیر حسن جاندار اور اُس کا بیٹا یوسف جلیل طبس کے بیابان کے رستے سے میرزا رستم کے پاس اصفہان چلے گئے۔ اور سلطان بایزید کو جام کے قریب گرفتار کیا (مگر اُس) نے میرزا ابراہیم سلطان کی سفارش سے زندگی حاصل کی

ع گنہگاروں کیلئے سفارش سے نجات کی اُمید ہے۔

تحقیق کہ اللہ تعالےٰ سخی اور کریم ہے۔

پیر علی تاز کے صدور بلخ میں آنے اور اُس کے قتل ہونے کا ذکر

فرہنگ:۔ نسرین:۔ آسمان کے دو بلند ستاروں کا نام جو گدھ کی شکل کے ہیں
نسر:۔ گدھ۔

میرزا قید و نے بلخ سے قاصد بھیجکر عرض کیا کہ پیر علی تاز پھر لوگوں کو اکٹھا کر کے اور بدخشان سے مدد حاصل کر کے بلخ پر چڑھائی کر رہا ہے۔ حضرت خاقان سعید نے اُس طرف دھاوا کرنے کے لیئے فتحمند بہادروں کو نامزد کیا۔ اور فتحمند لشکر بلخ کے قریب پیر علی کے مقابل ہوا۔ اور پہلے ہی حملے میں بدخشاں کا گروہ بھاگ گیا اور پیر علی تاز اکیلا رہ گیا۔ پیر علی کے ہزارہ کے سرداروں نے مشورہ کر کے کہا کہ جبتک یہ فساد کی جڑ (پیر علی) ہمارے ساتھ رہیگا۔ بغاوت کم نہ ہوگی۔ (اُنہوں نے) اتفاق کر کے اس کو پکڑلیا اور اُس کے بے مغز سر میں جو تخت شاہی کی آرزو رکھتا تھا گھاس بھر کر دارالخلافہ ہرات کو بھیجدیا۔

قطعہ:۔ تیری تلوار ہما کی مانند نسر بن چرخ (کی غذا) کے لیئے دشمنوں کے
بے مغز سروں کے کلے (جبڑے) دیتی ہے۔ (اور) زمانہ ہر اُس بیوقوف کو جو
تجھ سے زبان درازی کرتا ہے۔ بھاری گرز سے سزا دیتا ہے۔

اور اُس ولایت کے باشندے بستر فراغت پر آرام پاکر (آنحضرت کی) سلطنت کی ہمیشگی کے لیئے دعا گوئی میں زیادہ مصروف ہوئے۔

ممالک فارس اور عراق عجم کے شہروں کے حالات

فرہنگ:۔ دلالت کردن:۔ آگاہ کرنا۔ عجب:۔ تکبر
یرغو:۔ خالی سینگ جو لڑائی کے موقع پر بجایا جاتا ہے یدرقہ:۔ محافظت
عنف:۔ جبر سختی بلوک:۔ علاقہ اولاغ:۔ گھوڑا کورکا:۔ ڈھول،

میرزا پیر محمد نے پچھلے سال کے بدلہ لینے کا مصمم ارادہ کر کے لشکریوں کو بہت سے تحفے دیئے اور جھنڈے عراق و اصفہان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور میرزا رستم پچھلے سال کی فتح پر مغرور تھا۔ اور امیر حسن جاندار اور اُس کے نامور بیٹوں کے آنے سے اس کا غرور اور بھی بڑھ گیا۔ اور اُن ایام میں طاعون کی وجہ سے اصفہان کے بہت سے آدمی چلے گئے۔ اور میرزا رستم نے گندمان کے سرد مقام میں فارس کے لشکر (کی آمد) کی خبر سنی ایک گروہ نے اُسے صلح کرنے کی رائے دی۔ اُس نے تکبر سے کہا:۔

"شیراز کا ایک قافلہ ہمارے لئے تبرکات لاتا ہے" میرزا پیر محمد نزدیک پہنچا (تو)
میرزا رستم کیمپ چھوڑ کر دو فرسنگ آگے آیا اور جنگ کا مقام تجویز کر کے نیچے اُترا۔ اور طرفین کے سپاہیوں نے ایک دوسرے کی راہ دیکھ کر اُس رات کو صبح تک پہرہ رکھا۔ صبح ہی میرزا پیر محمد نے لڑائی کا نقارہ بجوایا اور یرغو کے شور اور ڈھول کی آواز کی) ہیبت سے آسمان کانپنے لگا اور لشکر کی صفیں درست کر کے میمنہ کو چلیان شاہ برلاس کے سپرد کیا جو کہ رستم زمان تھا۔ اور طاہر بن امیر سیف الدین کو باز رکھا اور امیر سعید برلاس اور شیخ محمد جوان اور صدیق کے سپرد قلب لشکر کیا اور میسرہ کو خواجہ حسین شربت دار اور دیگر نامور امیروں کے سپرد کیا اور میرزا رستم کی طرف قلب لشکر میں سلطان شاہ اور قاضی احمد صاعدی تھے اور میسرہ میں صادر اغلن اور میرزا اسکندر اور میمنہ میں میرزا رستم اور امیر حسن جاندار قائم ہوئے۔ جب دونوں صفیں بالمقابل کھڑی ہوئیں۔ میرزا رستم نے جلدی کر کے فارس کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ اور دونو طرف کے بہادر اور دلاور سپاہیوں نے ایک دوسرے سے لڑ کر مردانگی اور شجاعت کی داد دی۔ آخرکار اصفہانی بھاگ پڑے۔ میرزا رستم کاشان آیا۔ اور امیر حسن جاندار اُس کے بیٹے سلطان شاہ اور محمود آقبوقائی ساتھ تھے۔ میرزا رستم نے ان کو کاشان میں چھوڑ کر خود بیٹوں کے ساتھ خراسان کو روانہ ہوا۔ اور اس کی شرح انشاء اللہ تعالےٰ آگے لکھی جائے گی۔ اور میرزا اسکندر نے بھی خراسان کا ارادہ کیا۔

میرزا پیر محمد نے جب بدلہ لے لیا۔ حکم دیا کہ کوئی آدمی کسی سے واسطہ نہ رکھے (نہ ستائے) اور سوائے اُن لوگوں کے جو لڑائی لڑتے ہیں کوئی کسی سے جھگڑا نہ کرے اصفہانیوں نے جب امان کی خوشخبری سُنی۔ جوق جوق (میرزا پیر محمد کی خدمت میں) پہنچنے لگے۔ اور میرزا پیر محمد نے جیسی کہ اُس کی عادت تھی سب پر نوازش اور مہربانی فرمائی اور فارس کا لشکر چند روز سہرک اور گندمان کے چراگاہوں میں رہا۔ اور اُن کے گھوڑے فربہ ہو گئے۔ اور امیر حسن جاندار مظلوموں کی طرح اپنے لڑکوں کے ساتھ کاشان سے میرزا پیر محمد کے پاس آیا اور اسی زمانے میں حضرت خاقان سعید کا ایلچی پہنچا۔ اور ان کے بھاگنے کی خبر پہنچائی۔ میرزا پیر محمد نے سب کو قید کر دیا اور محمد قبچاقی اور

Marfat.com

عیسے تکاول کو اُن کا محافظ مقرر کرکے ایلچی کے ہمراہ خراسان بھیجدیا۔ لیکن جب قیدی پرگنہ برآن سے گذرے۔ زنجیریں توڑ کر اور محافظوں کو باندھکر اپنا راستہ لیا۔ اور میرزا پیر محمد کاشان وجرباد قان اور اصفہان کے سارے علاقوں کا انتظام مہربانی یا سختی سے کرکے اصفہان کو روانہ ہوا۔ اور اصفہان کا غلہ باوجود اس کے کہ آفتاب برج سنبلہ میں چلا گیا تھا۔ (موسم گرما کا آغاز تھا) وبائے طاعون کی بلا کیوجہ سے بغیر کٹا ہوا پڑا تھا۔ جب میرزا پیر محمد نے شہر میں قدم مبارک رکھا۔ طاعون کا پتہ نہیں رہا۔ اور شہر دوبارہ آباد ہوگیا۔ اور میرزا پیر محمد نے حکم دیا کہ مال اور ٹیکس کے تمام کاغذات پانی میں دھو ڈالیں (ضائع کردلیں)۔ اور اصفہان اپنے بیٹے میرزا عمر شیخ کے حوالے کیا۔ اور امیر سعید برلاس اور شیخ محمد جوان اور فاضل کو اوس کے پاس چھوڑا۔ اور خواجہ مظفر الدین مسعود نطنزی کے حوالے مال دیوان کا انتظام کیا اور شیخ نبساول کو کاشان کی حکومت پر بھیجدیا (پھر) شیراز کو واپس پھرا اور دار الخلافہ میں آرام فرمایا۔

میرزا ابابکر اور امیر قرا یوسف کی لڑائی کا اور معز الدین میرزا امیر انشاہ کو بگال کے مارے جانے کا حال

فرہنگ، جلد :- تیز چست چالاک، بے رسمی کردن: برا سلوک کرنا
توابع :- جمع تابع خضرا :- نیلے رنگ کا نحق :- درست حرب :- لڑائی

پہلے ذکر ہوچکا کہ میرزا ابابکر مونبح ورگزیں میں اپنے چند معتبر نوکروں کو قتل کرکے قروق ارغول چلا گیا تھا اور کچھ عرصے کے لئے وہاں ٹھیرا ہوا تھا۔ ناگاہ خبر آئی کہ شکر اللہ جمال الدین بلغرو یردی بیگ اور شرفشاہ طارمی نے آخر ذی الحجہ میں شیخ حاجی عراقی کو قتل کردیا۔ میرزا ابابکر نے خوشی کا ڈھول بجایا اور سجاس کے راستے سے قروق ارغون سے گزنل آیا اور ایک دو ماہ وہاں ٹھہرا۔ شکر اللہ نے دستبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور وزارت کے عالی منصب پر سرفراز

Marfat.com

ہوا۔ اسی عرصے میں امیر قرا یوسف کے سلطانیہ کی طرف جانے کی خبر تحقیق ہو گئی۔ میرزا ابابکر درویش قوشچی کو دو سو تیز طرار آدمیوں سمیت رَے کے مرغزار میں چھوڑ کر کوہِ دماوند چلا گیا۔ اور گرمی کا موسم وہاں پر گذارا اور امیر قرا یوسف اور ترا کمہ کے امیر سلطانیہ آکر ایک رات وہاں پہ ٹھہرے۔ دوسرے روز سلطانیہ کو لوٹ کر وہاں کے آدمیوں کو گھر بار سمیت تبریز مراغہ اور اردبیل لے گئے اور اسی عرصے میں سلطان معتصم ولد سلطان زین العابدین ولد شاہ شجاع جو کہ سلطان اویس کا نواسہ تھا۔ حضرت صاحبقران سے بھاگ کر واپس آیا اور قرا یوسف کی پناہ لی اور قرا یوسف نے اس کو تربیت دے کر ہمدان ولرستان بھیجدیا اور خود تبریز چلا گیا۔ اور میرزا ابابکر قرا یوسف کی واپسی کی خبر سنکر سلطانیہ کو روانہ ہوا۔ اور اسی عرصے میں معلوم ہوا کہ شکر اللہ بلغر نے امیر سید رضا کیا حاکم گیلانات سے بیعت کر لی۔ اور قزوین سے رودبار چلا گیا۔ میرزا ابابکر نے قزوین آکر خواجہ شرف الدین خالدی اور سید عزالدین کو ایک گروہ کیساتھ شکر اللہ کو بلانے کے لیئے بھیجا۔ اور وہ اس کو اطمینان دے کر قزوین لے آئے۔ اور میرزا ابابکر نے بہت سامال اس کے حوالہ کیا۔ چنانچہ شکنجہ کی سزا سے ہلاک کیا گیا۔ اور میرزا ابابکر جمادی الاوّل کے وسط میں سلطانیہ آکر دو رات میں اردبیل چلا گیا۔ اور اُس علاقے کو تین روز تک لوٹ کر مالِ غنیمت قزوین کو بھیجدیا۔ اور مراغہ کو بھی لوٹ لیا (اور) لشکریوں نے عورتوں اور بچوں کے ساتھ بُرا سلوک کیا اور جیجبال کے گرم مقام پہ ٹھہر کر لشکر کو کردستان بھیجدیا۔ تاکہ بہت سامال غنیمت لائیں۔ اور بہار کے موسم تک وہاں عیش سے زندگی بسر کی۔ اور وہاں پر سنا کہ جاونی قربانی نوروز اور عبدالرحمان اُمرا پانچہزار سوار خوارزم اور مازندراں کے راستے سے سمرقند کی طرف سے رَے کی حدود میں پہنچ گئے ہیں۔

میرزا ابابکر نے قاصد بھیجکر سب کو تشفی دی۔ اور وہ درگزین کے نواح میں اس کے لشکر سے مل گئے اور سب کے سب انعام واکرام سے سرفراز ہوئے۔ اور اُن سے امورِ ملک کی بابت مشورہ کیا۔ رائے یہ قرار پائی کہ آذربائیجان جاکر اُس ملک کو ترکمانوں سے چھُڑا لیویں۔ اور تبریز کو روانہ ہوا۔ اور اس طرف سے امیر قرا یوسف خبردار ہو کر سولہویں ذیقعد کو شنب غازان آیا اور اُنہوں نے اُس کے گرد ایک خندق کھودی۔ اور امیر بسطام جاگیر اپنے بھائیوں منصور و معصوم اور اپنے بیٹے اخی فرج و امیر حسین اور

Marfat.com

اپنے بھائی محمد سمیت تقریباً بیس ہزار سوار اور پیادے قرا یوسف کے پاس جمع ہو گئے۔ اور چوتھی ذیقعد کو منزل سردرود میں دونوں فریق اکٹھے ہوئے۔ اور میمنہ میسرہ قلب اور بازو درست کر کے طرفین نے لڑائی کا میدان گرم کیا۔ بیت،

قرا یوسف نامور دلاور اسفند یار کی مانند لڑائی کے لئے آیا۔

امیر بسطام میدان میں اُترا اور دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور پیر عمر اور بیرم بیگ اور جلال الدین خلیفہ نے چند آدمیوں کو زخمی کر کے بھگا دیا۔ میرزا ابابکر یہ حال دیکھ کر، بیت،

ابر بہار کی مانند گرجا۔ اُس شیر کی مانند جو میدان میں شکار دیکھ لیتا ہے۔

ترکمانوں کو جو کہ آگے آ گئے تھے بھگا کر جلال الدین دینک کو قتل کیا۔ اور (پھر) طرفین کے لشکر ایسے گتھم گتھا ہوئے کہ غالب اور مغلوب میں کوئی تمیز نہ رہی۔ شعر ؎

تبریز سے سردرود کے دامن تک سپاہیوں کا خون دریا کی طرح بہنے لگا۔

لڑائی میں اتنے آدمی مارے گئے کہ کوئی آدمی راستہ نہ چل سکتا تھا۔

میرزا ابابکر بھوکے شیر اور پھاڑنے والے بھیڑیے کی طرح ہر طرف حملہ کرتا تھا۔ ع

اگر فریدوں پر بھی وار کرتا تو مغلوب کر لیتا

دریائے جنگ میں کچھ غوطہ لگانے کے بعد جب اپنے مقام پر واپس آیا۔ سپاہ کو تتر بتر دیکھا اور اس قتل و خون اور لڑائی میں قضائے بادشاہ معزالدین میرزا امیرانشاہ کی سلطنت کی بساط کو لپیٹ دیا اور حکم الٰہی کے منشی نے اس کے نام پر موت کا حکم بھیجا (یعنی مارا گیا) بیت،

وہ بھی اس راستے سے گذر گیا۔ وہ کون ہے جو اس راستے سے نہیں گزرتا۔

میرزا ابابکر شکست کھا کر سلطانیہ چلا گیا۔ اور ترکمانوں نے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا۔ اور ایک ترکمان میرزا امیرانشاہ سلطان سعید کا سر قرا یوسف کے سامنے لایا۔ قرا یوسف نے غصے ہو کر حکم دیا کہ اُس (ترکمان) کی گردن اُڑا دیں۔ اور بادشاہ سعید (امیرانشاہ) کے سر کو اُس کے جسم کے ساتھ عزت کے ساتھ نہلا کر سرخاب میں دفن کریں۔ اور کچھ عرصے کے بعد ایک شخص شمس غوری فقیر صورت نے اُس کی ہڈیاں ماوراء النہر پہنچا دیں۔ اور کش کی سبز عمارت میں مدفون ہوا۔ ع غزالے کے رہنے کی جگہ خاک کا کونہ ہے۔

صبح نے اگر اس (شہادت امیرانشاہ) کے واقعہ (کے غم) میں کپڑے پھاڑے تو بجا ہے اور ماہ نے اگر اس حادثہ (کے غم) میں چہرہ زخمی کیا تو درست ہے۔ بادل اگر اس غم میں پانی کی بجائے

Marfat.com

خون برسانے تو مناسب ہے۔ اور دریا اگر اس ماتم میں منہ پر کف لائے تو بجا ہے۔ آفتاب کو مہر نہ کہنا چاہیئے کہ اُس (کی وفات) کے بعد روشن ہوا اور شفق کو مشفق نہ کہنا چاہیئے کہ اُس کا دل اُس کے غم میں نہ جلا۔ اور امیر قرا یوسف کہتا تھا کہ اگر اس کو زندہ میرے سامنے لاتے تو میں اس کو مناسب انعام دیتا۔ اور قرا یوسف اس بڑی فتح پر خداوند تعالےٰ کے شکر کا سجدہ بجا لایا اور امیروں اور بہادروں کو انعامات دے کر رخصت کیا۔ امیر بسطام اپنی ولایت اردبیل چلا گیا۔ اور پوری تیاری کے ساتھ عراق عجم کو روانہ ہو کر سلطانیہ آیا۔ اور پہلے حاجی آتشی درویش کو جو حسن میں مشارٌ الیہ تھا (مشہور تھا) درویش قوشچی کے پاس جو میرزا ابابکر کی طرف سے قلعہ سلطانیہ کا کوتوال تھا۔ بطور ایلچی کے بھیجا۔ اور مختلف طریقوں سے للچایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور امیر بسطام نصف محرم ۸۱۱ھ سے وسط ماہ صفر تک لڑتا رہا۔ اور قلعہ ۱۷ ماہ صفر روز جمعہ کو فتح ہوا۔ اور اُس کی بنیادوں کو مضبوط کر کے اُس کی کوتوالی اپنے بھائی معصوم کے سپرد کی۔ اور امیر قرا یوسف نے امیر بسطام کو بہت سے انعامات دے کر اُس کو عراقِ عجم کی حکومت عطا کی۔

بغداد کے سلطان احمد کا ذکر

فرہنگ:- حور:- خوبصورت عورت، ولدان:- لڑکے۔ مفطور:- پھٹا ہوا۔

سلطان احمد اس سال یعنی دسویں ہجری میں بغداد کی فصیل کے استحکام اور خندق کے کھودنے میں مصروف رہا۔ اور سال کے آخر میں شاہزادہ علاالدولہ ولد سلطان سمرقند کے قید خانہ سے رہائی پا کر بغداد پہنچا۔ اور سلطان نے استقبال کیا۔ اور جب اُس کی نظر آنکھوں کی ٹھنڈک (بیٹے) پر پڑی۔ محبت کے جوش میں پیادہ ہو گیا اور مقتدر بیٹا نامور باپ کے قدموں پر گر پڑا۔ (پھر) ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ باپ نے اس کی تسلی و تشفی کی۔ اور شہر میں داخل ہو کر چند روز آرام سے گذارے۔ اور کچھ عرصے بعد سلطان نے شاہزادہ کو حلہ بھیج دیا۔ تاکہ وہاں فراغت سے عیش و آرام کرے۔ اور بادشاہ احمد حسبِ عادت شراب پینے اور لونڈے بازی اور زنا کا دلدادہ تھا۔ اور آخر ماہ شعبان میں شاہ علاالدولہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام شیخ حسین رکھا گیا۔ اور سلطان جشن منانے کے لئے حلہ گیا۔ اور بڑا جشن کر کے کچھ دنوں عیش میں مشغول رہے۔ اور سلطان نے واپس آکر جاڑا بغداد میں گذارا۔ اور بہار میں بیٹے کو بلا کر

Marfat.com

عیش میں بسر کی۔ ع۔ خوشی کا جو وقت بھی میسر آئے اُسے غنیمت سمجھ:

۸۱۸ھ کے واقعات

شاہزادوں کی سنتِ ختنہ کے جشن کا ذکر

فرہنگ:۔ ختان:۔ ختنہ کرنا۔ ممہد:۔ تمہید کیا گیا۔ مؤکد:۔ تاکید کیا ہوا۔ سور:۔ خوشی

عطارد:۔ دبیرِ فلک طالع:۔ جنم پترا۔ سہم سعادت:۔ ایک ستارے کا نام ناہید:۔ زہرہ سیارہ

خرچنگ:۔ برج سرطان۔ عود:۔ ایک باجے کا نام سعود:۔ جمع سعد، مراد با سعادت ستارے

بہرام:۔ مریخ سعدِ اکبر:۔ مشتری۔ عین الکمال:۔ نظرِ بد۔

کیوان:۔ زحل ستارہ۔ دراک:۔ بہت سمجھنے والا۔ عیوق:۔ ایک بلند ستارے کا نام جو سرخ ہے

سقرلاط:۔ ایک قیمتی کپڑے کا نام۔ بخور:۔ جو چیز جلائی جائے باغِ ارم:۔ شداد کا باغ۔

زیر و بم:۔ اونچے نیچے سُر۔ مغنی:۔ گویا۔ رامشگر:۔ گویا۔ حورعین: مراد خوبصورت عورتیں۔

حضرت خاقان سعید نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے موجب حکم فرمایا کہ شادمانی کی کتاب کے عنوان اور کامرانی کے چہرے کی خوبصورتی میوہ دل اور عمر کے پھلوں۔ (بیت)

بختیاری کے کان کے دو موتی (اور) فتحمندی کے برج کے دو روشن ستارے۔

یعنی دونو لڑکوں غیاث الدولہ والدین میرزا بایسنغر اور جلال الدین محمد جوکی بہادر کی سنتِ مؤکد (یعنی رسم ختنہ) بجا لائیں۔ اور مبارک حکم نافذ ہوا کہ جشن کے سامان و ضروری چیزیں مہیا کی جائیں۔ اس رسم (کی شادی) کی شہرت فرشتوں نے سنی اور اس مبارک جشن کا غلغلہ اطرافِ دنیا میں پہنچا۔ چاند نے جو کہ طرفین آسمان کا سیر کرنے والا اور منازل و مقامات کا سیّاح ہے۔ اس شادی کی خوشخبری کا طبل اور اس شادی کی خوشی کا ڈھول آسمان کی بلندی پر بجایا اور عطارد نے جو کہ علوم و احکام نجوم کا نکالنے والا (رائج کرنے والا) ہے قوس النہار کی بلندی درجوں اور منٹوں کے لحاظ سے حاصل کر کے اقبال کی ترقی اور سہم سعادت پر مشتمل طالع وقت

معلوم کیا۔ اور ناہید نے جو کہ آسمان کے خیمے کا گویا ہے سارنگی کا راگ برج سرطان تک پہنچا دیا اور بربط کا نغمہ سعود سیاروں کی بلندی سے بھی زیادہ بلند کر دیا۔ اور حالت وجد میں آسمان کیطرح جھومنے لگا۔ اور آفتاب ابر نیساں کی طرح موتی برسانے والا اور موسم خزاں میں شاخ کی مانند بخشش کرنے والا بن گیا۔ اور عقیقوں کے ڈھیر اور یاقوتوں کے دامن بھر کر سخت تھڑ دل سے لعل اور دریا سے موتی (نکالکر) نثار کیے۔ اور بہرام جو کہ ستاروں کا سپہ سالار اور پانچویں آسمان کا کمانڈر ہے۔ خدمت گاروں کی طرح خدمت کے لیئے اٹھا اور میسرہ و میمنہ کی صفیں درست کیں۔ اور مشتری نے چھٹے آسمان پر مبارکبا د کا خطبہ پڑھا۔ اور نظر بد سے بچانے کے لیے آیۂ متبرکہ اِن یکاد پڑھی۔ اور کیواں نے جو کہ افلاک کی چوٹی کا صومعہ نشین (عبادت خانہ میں بیٹھنے والا) اور تیز فہم بوڑھا ہے خورشید کی انگیٹھی پر عود قماری جلایا۔ اور ماہ کے ورق پر (نظر بد سے بچانے کے لیئے) نقش کھینچا۔ اور دارالخلافہ ہرات کے باغ میں اسی اور سو چوبوں والے ڈیرے اور سقرلاط کے خیمے اور ابریشم کے سائبان عیوق ستارے کی بلندی تک پہنچے۔ اور سونے اور چاندی کے تخت لعل و مروارید کے خوشوں سے آراستہ کیئے گئے۔ محفل نشاط عنبر کے بخارات سے خوشبودار ہوئی اور مجلس شادی عبیر کے جلانے سے مشک بو ہوئی۔ اور بازار اور دوکانیں باغ ارم کی مانند آراستہ کی گئیں اور سجا کر کھولی گئیں۔ اور خوبصورت عمارتیں موتیوں سے بھری ہوئی سیپیوں اور ستاروں سے پُر برجوں کی مانند مزین و آراستہ کی گئیں۔ چاندی جیسی پنڈلیوں والے ساقی بلوریں ہاتھوں پر سنہری ساغر رکھے ہوئے شیریں لبوں سے ہر طرف عیش (وطرب) کی صدا لگاتے تھے۔

بیت :۔ اس کے چہرے کے عکس سے خالص شراب سنہری پیالے میں گویا کہ خالص لعل اور پگھلا ہوا عقیق ہے۔

خوش آواز گویے اس خسرو ثانی کی محفل میں خسروانی گیت گاتے تھے۔ اور رود و سرود کی آوازیں آسمان تک پہنچاتے تھے۔ اور زہرہ طبع گویے سارنگی اور عود کے نیچے اونچے سروں سے دل و دماغ سے ہوش اڑاتے تھے۔ اور دل و جان کو راحت پر راحت پہنچاتے تھے ہر ایک جگہ روشن بہشت کی مانند آراستہ تھی۔ اور ساقیان نازنین حوروں کی مانند اٹھتے بیٹھتے تھے۔ چند روز متواتر عیش و نشاط و خوشی و انبساط میں گزارے۔ اور حضرت خاقان سعید نے خواص و عوام کو بہت انعام و اکرام دیا اور یہ جشن مبارک دارالخلافہ ہرات میں آخر ربیع الثانی میں

Marfat.com

منایا گیا۔ ع عیش و نشاط و خوشی کی محفل آراستہ کی گئی ؛

میرزا امیرانشاہ کے واقعہ کے بعد میرزا ابابکر کے حالات کا ذکر

فرہنگ:۔ مکسور:۔ ٹوٹا ہوا۔ مبذول:خرچ کیا ہوا۔ ہاویہ:۔ ایک دوزخ کا نام۔ حمیم:۔ گرم پانی۔ تلقی نمودن:۔ ملاقات کرنا ملنا۔ استرضا:۔ خوشنودی مزاج۔ مواثیق:۔ جمع میثاق بمعنی عہد۔ الیم:۔ دردناک۔

چونکہ میرزا ابابکر پدرِ مغفور کے واقعہ اور شکست خوردہ لشکر کی شکست کے بعد ممالک آذربائیجان و عراق میں نہ رہ سکتا تھا۔ محافظت کے گھر کرمان کو روانہ ہوا۔ اور سلطان اویس ولد امیر ایدکو برلاس نے جو کہ باپ اور بھائی کے بعد وہاں کا حاکم تھا۔ اس کی سواری کا تعظیم و تکریم کے ساتھ استقبال کیا اور کہا۔ ہم اس خاندان کے غلام اور غلام زادے ہیں۔ اگر ہم سے حضرت صاحبقران (امیر تیمور) کے بیٹوں یا پوتوں کی کوئی خدمت ہو سکے تو اس سے بہتر کون سی دولت ہو سکتی ہے۔ ملک اور خزانے اور دولت اس کے مقابلہ پر سب ہیچ ہیں۔ اور چند روز عیش و شادی میں بسر کئے۔ میرزا ابابکر نے سلطان اویس کی مستقل حکومت دیکھی تو اس کے دل میں حسد کا شعلہ بھڑک اُٹھا۔ اور (اس ضرب المثل کے) معنی ظاہر ہوئے کہ دو نر اونٹ ایک جگہ اور دو تلواریں ایک میان میں نہیں رہ سکتیں۔ اور دونوں طرف سے پریشانی اور نفرت ظاہر ہوئی میرزا ابابکر سلطان اویس کے گرفتار کرنے کی فکر میں رہتا تھا۔ اور سلطان اویس کے لوحِ دل پر بھی یہی نقش تھا (وہ بھی ابابکر کو گرفتار کرنا چاہتا تھا)۔ میرزا ابابکر نے بڑی کوشش سے اپنے آپ کو اس خونخوار بھنور سے باہر نکالا۔ اور سیستان کی طرف جانے کا مصمم ارادہ کیا اور موسم گرما میں اس بیابان کا سفر اختیار کیا کہ جس کا آگ برسانے والا پانی حمیم (گرم پانی) جیسا اور جس کی دوزخ جیسی گرم ہوا دردناک عذاب کی مانند تھی۔ اور سیستان کی حد میں پہنچا۔ شاہ قطب الدین اس کی تشریف آوری سے خوش ہوا اور بڑی عزت کے ساتھ اس سے ملاقات کی (اس کا استقبال کیا) اور سمجھا کہ اس کی دوستی حضرت خاقان سعید کی خوشنودی مزاج چاہنے

Marfat.com

سے بے نیاز کر دے گی۔ اور میرزا ابابکر اور شاہ قطب الدین کے درمیان عہد و پیمان ہوئے اور اس خبر کی سماعت اس امر کا سبب ہوئی کہ (حضرت خاقان سعید نے) سیستان پر حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

حضرت خاقان سعید کا سیستان کی طرف جانے (حملہ آور ہونے) کا ذکر

فرہنگ برگستوان:- لباسِ جنگ، خفتان:- ریشم کی کڑیوں کی زرہ بکتر،
یلارک:- نیزے لامع:- چمکنے والا۔ حصین:- مضبوط
جلادت:- دلیری مبرم:- محکم یساول:- نقیب۔
منجنیق:- گوپیا۔ التہاب:- شعلہ پکڑنا۔ عین الیقین:- یقین کی آنکھ پورا یقین،
ذیل:- دامن، اعقاب:- جمع عقب بیٹے غرض خواہ:- چغلی کرنے والا۔
نمام:- چغلخور زلّت:- گناہ۔ ہفوات:- جمع ہفوہ، خطا۔
ہواجس:- جمع ہاجس بمعنی وسواس اعتصام:- پنجہ مارنا غور:- گہرائی
جاغوریاں:- امیر جاکو کی اولاد اور پیرو۔ تضرع:- زاری کرنا نہب:- تباہ کرنا
لائح:- روشن صیانت:- نگہداشت کرنا شرف:- کسی سیارہ کا کسی برج میں درجۂ کمال پہ ہونا۔

حضرت خاقان سعید نے سیستان پر حملہ کا مصمم ارادہ کر لیا اور ظفر کے نشان والے جھنڈے دار الخلافہ ہرات سے دسویں جمادی الاوّل کو روانہ ہوئے۔

بیت۔ فتحمند بادشاہ نے نیمروز کے ارادے سے آفتاب کی مانند تیغیں مارنے والے لشکر کے ساتھ چڑھائی کی۔

اور جب فتحمند لشکر قصبہ استفزار میں پہنچا آنحضرت نے حکم فرمایا کہ فتحمند لشکر زرہ بکتر کا ملاحظہ کرائے۔ ہتھیار روشن اور جنگی لباس اور لاتعداد خفتان (ریشم کا زرہ بکتر) سناں اور تیر سے چمکنے لگے۔ جیسی چار آئینوں کی روشنی سے ہر سمت ایک آفتاب روشن ہوا۔ اور

Marfat.com

نیزوں اور سنانوں کی چمک سے ہر طرف ایک بجلی چمکنے لگی۔

بیت ۱۔ گویا کہ زمین لوہے کی بنی ہوئی ہے۔ نیزوں (کی کثرت) سے ہوا بھی جوشن پہنے ہوئے ہے۔

فتحمند فوج فراہ کی طرف روانہ ہو کر اُس ولایت کی حدود میں داخل ہوئی۔ اور شاہ اسکندر نیالتگین نے جو کہ اُس ولایت کا مالک تھا۔ قلعہ فراہ کو مضبوط بنایا تھا۔ اور فراہ کا قلعہ درحقیقت ایک مستحکم اور مضبوط قلعہ تھا اور وہاں کے رہنے والے (اپنی) مضبوطی اور دلیری پر نازاں تھے۔ اور سیستان کے مددگار اُس غرور کے ساتھی اور مددگار تھے۔ (اہل سیستان کے دوستی سے اُن کا غرور اور بڑھ گیا تھا) فتحمند لشکر اُس قلعہ کے نزدیک قضائے مستحکم کی مانند اُترا۔

بیت ۲۔ آسمان کے برابر ایک قلعہ تھا۔ لڑائی میں کسی نے اُس کا نام نہیں لیا تھا (کوئی اس پر حملہ آور نہیں ہوا تھا)

وہ قلعہ قصر کیواں پر پاؤں رکھے ہوئے تھا۔ (کیواں ستارے سے بھی بلند تر تھا) اور عیوق ستارہ قتل و خون کے وضع کرنے کے مقابلہ میں (اُس قلعہ سے ہار جانے کے باعث) آسمان کی نظروں سے گر گیا تھا۔ اور مقام کی اُس بلندی کے باوجود (وہ قلعہ) نہایت مضبوط اور مستحکم بھی تھا۔ اور ایک ہزار تجربہ کار بہادر جو زمانے کا نشیب و فراز دیکھے ہوئے تھے اور نسر طائر (ستارہ) جن کے تیروں کے زخم سے خوفزدہ رہتا تھا۔ اور مضبوط پہاڑ اُن کی تلواروں سے پناہ مانگتا تھا۔ اُس قلعے میں آباد تھے۔ زابلستان اور سیستان کے کچھ بہادر مثلاً ہندو بلوقا محمود شمس سپہ سوار محمود سپہ سوار اور عمر سپہ سوار قلعہ کی دیوار کے نزدیک آ کر جنگ و جدال کے لیے تیار قلعہ کی دیوار کی پشت پر کھڑے ہو گئے۔ فتحمند لشکر کی آنکھ جب اُن پر پڑی۔ تو اس طرف سے زمانے کے (رچیدہ) بہادر سپاہیوں کے ایک گروہ نے جو کہ قتال کے پہاڑ کے چیتے اور جدال کے جنگل کے شیر تھے۔ مثلاً محمود شاہ چہرہ شاہ محمد نکودری یوسف عراقی خداداد حسین خلج اور بایزید پندار جیسے جنگجو شیر اور تندخو چیتوں نے حملہ کر دیا اور (قلعہ کی) دیواروں سے کود کر پیادہ باغیوں سے مقابل ہو گئے۔ اور تیر کمان کی لڑائی چھوڑ کر آمنے سامنے کی لڑائی لڑی۔ اور تلواروں اور گرزوں سے سخت جنگ ہوئی۔ سیستانیوں نے جب ظفر پناہ فوج کی تیغ دیکھی بھاگ کر قلعے میں چھپ گئے۔ اور چپ ہو کر بیٹھ گئے۔ آنحضرت کے امراء و اعیان نے گرپیے، توپیں بنائیں اور چاروں طرف سے پتھر برسائے اور خندق اور سرنگ کھودنے میں مشغول ہوئے

Marfat.com

تین سرنگیں امیر مضراب کے حصے میں۔ ایک امیر علی ترخاں کے۔ ایک امیر حسن صوفی ترخان کے۔ ایک فرہان شیخ کے، ایک امیر سید علی ترخان کے۔ ایک امیر یوسف خواجہ مولانا ابراہیم صدر اور امیر یکنہ کے اور ایک امیر خاوند شاہ اور ایک امیر موسیٰ شیخ امیر محمد مشرف اور کچھ سرداروں کے حصے میں آئی (یعنی کھودی) آسمان جیسے لشکروں والی فوج اطراف و جوانب سے خندق کھودتی تھی۔ اور سرنگیں کھود کر آگے لیجا رہی تھی۔ اور اہل قلعہ بھی مردوں کی طرح لڑائیاں لڑتے تھے دس رات دن تک جہان کے جلانے والے تیروں اور شعلے بھڑکانے والی سنانوں سے لڑائی کی آگ مشتعل رہی۔ اور اُس مضبوط قلعہ کی چاروں دیواریں زرہ کے حلقوں اور بھڑوں کے چھتوں کی مانند ہوگئیں۔ قلعے والوں نے جب خداوند تعالےٰ کی مہربانیوں کے نشانات اور بادشاہی طاقت کے آثار دیکھے تو اُن پر یقین کے ساتھ روشن ہوگیا۔ کہ اگر شاہ جہاں (خاقان سعید) کی تلوار سے پناہ نہ مانگیں گے۔ تو پھر تدارک و تلافی ناممکن ہو جائے گی (اسلئے) شاہ اسکندر نیال تکین، پہلوان شمس دراز اور قلعہ کے دیگر سردار بلندی سے ذلت کے گڑھے (پستی) میں آئے۔ اور امیر شاہ ملک کو اپنا سفارشی بنایا۔ اور اُس کی سفارش مقبول ہوئی۔ آنحضرت نے اُن کے قصور معاف فرمائے اور ایسا قلعہ جس کا فتح کرنا دنیا کے بادشاہوں کے لیے ناممکن تھا فتح ہوگیا۔ شاہ اسکندر اور قلعہ کے سرداروں نے آنحضرت کی قدمبوسی حاصل کی اور گویا بہ زبان حال "اگر تو ہم پر بخشش نہ کرتا اور ہم پر رحم نہ کرتا تو ہم گھاٹا اُٹھانے والوں میں سے ہوتے" کہتے تھے۔ آنحضرت نے اُن کے قصوروں کو مہربانی کے دامن سے ڈھانپنا اور سب پر بخشش اور نوازش فرمائی۔

اور جب مبارک دل نے فراہ کی مہم سے فراغت حاصل کی۔ تو (آنحضرت نے) فتحمندی کی باگ قلعۂ اوک کی طرف پھیری۔ اور پہلوان شمس دراز کو سیستان کے دیگر مشہور آدمیوں کے ساتھ جنہوں نے قلعہ فراہ سے باہر آکر (آنحضرت سے) نوازش حاصل کی تھی۔ دوبارہ خلعت عطا فرمائے اور بطور ایلچی شاہ قطب الدین کے پاس بھیجا۔ اور پیغام کا مضمون مندرجہ ذیل تھا۔ "ہماری مہربانی ہمیشہ بادشاہوں کے احوال کے شامل رہی ہے۔ اور شہنشاہ ابو الفتح جوکہ حضرت صاحبقراں کی خدمت سے مشرف ہوا تھا۔ پادشاہوں کی جماعت میں عزت سے زندگی بسر کرتا تھا۔ اور جب وہ انتقال کر گیا۔ تو ملک سیستان اس کے بیٹوں کو عطا کیا گیا۔ اور اُن کے بارے میں چغلخوروں کی چغلیوں کی کوئی سماعت نہ کی گئی۔ اور جب ملکوں کا انتظام ہمارے

Marfat.com

ہاتھ میں آیا تو ہم نے اسی طرح اُن کو وہ ملک (سیستان) عطا فرمایا۔ اور اُس بے انتہا اعتقاد اور اعتماد کی وجہ سے جو کہ شاہانِ فراہ کی جاں نثاری پر رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے کہ عرصہ دراز تک دور دراز کے لشکروں میں حضرت امیر تیمور کا ساتھ دیا۔ ہم نے اُن لوگوں کو جنہوں نے اپنے خطوط میں شاہان (فراہ) کے باغی ہونے کا ذکر کیا سخت تنبیہ کی۔ اور اب بھی اُن کی طرف سے (ہماری) مخالفت عجیب وغریب معلوم ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ عقل سے کام لے کر غور کریں کہ آخر اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اُنہیں ہماری عادت سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ ماتحتوں کے قصوروں کو معاف کرنا اور گنہگاروں کے گناہوں سے درگذر کرنا ہمارا پسندیدہ دستور اور نیک خصلت ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ گذری ہوئی باتوں کو چھوڑکر درگاہ عالم پناہ (ہماری جناب) کی طرف متوجہ ہوویں کیونکہ اُن پہ ہماری طرف سے نہایت مہربانی ہوگی۔ خدا جانتا ہے۔ اور وہ کافی گواہ ہے کہ ہم ان کی جان اور ملک لینا نہیں چاہتے۔ اور جیسا کہ وہ پہلے تھے۔ اُس سے زیادہ عزیز ہوں گے۔ اور اگر غفلت کے کان سے تنبیہ کی روئی نہ نکالیں گے۔ اور غرور کے خواب سے بیدار نہ ہوں گے۔ اور شیطانی وسوسوں اور خیالات کو نہ چھوڑ رہے گے۔ تو (ہمارے) غضب کی تند ہوائیں جنبش میں آئیں گی۔ اور غصے کی آگ بھڑکے گی۔ اور اُن نیک آدمیوں کے ساتھ بھی جو کہ مجبوراً شریر لوگوں کے ساتھ ہیں۔ وہ سلوک کرنا ہوگا۔ جو کہ عدل کرنے والی شریعت میں جائز نہیں۔ اس لیے ہم صبر کرتے ہیں اور حلم کی رسی کا سہارا لیتے ہیں (حلم اختیار کرتے ہیں)۔ وہ بھی بموجب واضح آیۂ کریمہ جس نے سننے کے بعد اس کو بدلا اس کا گناہ اُن لوگوں پر ہوگا جو بدلیں گے" پوری احتیاط کریں اور حکم کی گہرائی کو پہنچیں یہ ہم نے جسے بلند کیا وہ باعزت ہوا اور جسے ہم نے درجۂ عزت سے گرا دیا وہ بے عزت ہوا۔" اور جب اُس جماعت نے سیستان کا ارادہ کیا تو مبارک لشکر نے اوک کا محاصرہ کر لیا۔ اور اُس کے قلعہ کو جس کا نام بلاشش ہے نقطہ کی طرح بیچ میں لے لیا۔ شاہ نصرت ولد شاہ محمود سیستانی بہادروں کی ایک جماعت کیساتھ قلعہ اوک میں تھے۔ جنگ وجدال کے لئے باہر آئے۔ اور (آنحضرت کے) فتحمند لشکر کے بہادروں نے بہادرانہ حملے کئے۔ قلعہ والے پتھر میں آگ کی مانند اور جوہر میں عرض کی مانند دیوار سے مضبوطی کے ساتھ پشت لگائے سختی کیساتھ کھڑے ہوئے جنگ کے لئے آمادہ تھے۔ فتحمند لشکر نے دریا کا پانی اُن سے چھین لیا اور وہ صرف اُس چاہ کے پانی پہ جو کہ قلعے میں تھا دن گذارتے تھے۔ جاغولوں نے نقب لگا کر وہ کنواں بھی

Marfat.com

اُن سے چھین لیا۔ شاہ نصرت نے جو کہ تجربہ کار سپاہیوں اور قلعہ کی مضبوطی پر مغرور تھا۔ گریہ و زاری کی زمین پر عاجزی کا چہرہ رکھکر عاجزی سے امان چاہی۔ اور حضرت خاقان سعید نے مہربانی فرما کر لشکر کو قلعہ کی دیوار کے قریب سے واپس بلا لیا۔ اور شاہ نصرت کے بارے میں مہربانی فرمائی۔ اور کازونک اور گوین قلعوں کے مالکوں نے بھی جو کہ قلعہ اوک کے تابعین میں سے تھے۔ فراہ و اوک کے قلعوں کا حال دیکھکر امان طلب کی۔ اور باہر آئے اور (آنحضرت خاقان سعید) کی عنایت و مہربانی سے سرفراز ہوئے۔ اور جب وہ ولائتیں مفتوح ہو چکیں (آنحضرت کے) مبارک جھنڈے زرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور جب ہیرمند کے کنارے پہنچے۔ تو شاہ قطب الدین نے نہ تو خود آنحضرت کی خدمت کی نیکی حاصل کی اور نہ ہی کسی آدمی کو بھیجا۔ بادشاہ (خاقان سعید) کے قہر کی آگ بھڑکی۔ اور حکم دیا کہ بندوں کو توڑ دیں۔ تین بند مشہور ہیں جو کہ رستم کے زمانے سے بندھے ہوئے ہیں۔ ایک تنگک دوسرا شہرو اور تیسرا سب سے زیادہ مضبوط بلغا غانی ہے سب بندوں کو توڑ دیا گیا۔ اور عمارات کو مسمار و برباد کرنے لگے۔ اور (آنحضرت کے) غضب کی وجہ سے دیہات اور کھیتوں میں کوئی چیز باقی نہ چھوڑی۔ اور باوجود کثرت غلہ کے اُس علاقے میں قحط ہو گیا۔ اور نیامت اثر لشکر ولایت دینن میں داخل ہو گیا۔ اور بہت تباہی کی۔ اور میرزا رستم کو جو کہ عراق سے (خاقان سعید) عالم پناہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور شاہانہ مہربانیوں سے مستفیض ہوا تھا حکم ہوا کہ امیر مضراب کے ساتھ ولایت زرہ جاوے اور یہی وطیرہ اختیار کریں۔ اور جب اُن ممالک میں اثر و اقتدار پورے درجے پر ہو گیا۔ حضرت خاقان سعید نے واپسی کا ارادہ کیا۔ اور ولائیت اوک کی حکومت پہلوان جمال بکیم کو عطا فرمائی۔ اور ولائیت فراہ شاہ اسکندر پسر شاہ علی کو جس کی خصلت میں مردانگی کے آثار اور دانائی کے انوار ظاہر روشن تھے۔ سونپی گئی۔ چونکہ ماہ رمضان جس کا " اول رحمت اور وسط بخشش اور آخر دوزخ سے آزادی ہوتی ہے۔" نزدیک آ گیا تھا۔ آنحضرت نے اُس کی نیک ساعتوں کی سفر کی برائی سے نگہداشت کی۔ (ماہ صیام میں سفر کرنا مناسب نہ سمجھا) اور آخر شعبان میں دار الخلافہ میں تشریف لے گئے۔ ع

آفتاب کے مانند برج حمل میں شرف حاصل کیا ⁂

Marfat.com

خطا کے ایلچیوں کے پہلی مرتبہ آنے کا ذکر

فرہنگ :- اجتباء۔ برگزیدہ ہونا۔ برایا :- عوام الناس۔ سرآء۔ نفع
ضرآء۔ سختی، جہراً :- ظاہراً زبدہ :- عمدہ۔ استعلاء :- بلندی چاہنا
ذریت :- اولاد رب الارباب :- سب کا پالنے والا۔ (خدا)
استیفاء۔ وفا کرنا استبقاء۔ قائم رہنا۔ غاشیہ :- گھوڑے کا زین پوش،
تنسوکات :- نادر اشیا۔

وہ سعادت مند جس کو خدائے بزرگ و برتر نے اپنے لطف شامل سے بزرگی کا خلعت پہنایا۔ اور مختلف عوام الناس پر حاکم دینے والا بنایا۔ اور وہ دولتمند جو کہ آرام اور تکلیف میں اور ظاہر اور باطن میں خدا کے احکام سے باہر نکلنا جائز نہیں رکھتا اور اُس کی نعمتوں کا شکر یہ (لوگوں پر) عدل واحسان کرنے سے ادا کرتا ہے۔ اور بزرگی اور بلندی مرتبہ کی زیادتی کے باوجود پورے یقین کے ساتھ اعتراف کرتا ہے کہ "میں اپنے نفس کے لئے نفع یا نقصان پر قادر نہیں ہوں مگر جو کچھ اللہ چاہتا ہے" اور یقین جانتا ہے کہ حضرت آدم کی اولاد میں (انسانوں میں) بشریت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ اور اگر کوئی امتیاز حاصل ہوتا ہے تو خداوند کریم کے فضل کے عطیہ کے بغیر "کہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے" نہیں ہو سکتا۔ اور اس دولت کا حاصل کرنا اور اس بخشش کا قایم رہنا رعایا پروری اور مہربانی کرنے سے میسر آتا ہے۔ (پھر) لازماً زمانہ اُس کی ہمت کا زین پوش کاندھے پر رکھتا ہے۔ (اُس کا مطیع ہوتا ہے) اور آسمان اس کی اطاعت قبول کرتا ہے۔

اس تمہید اور اس ابتداء کا مقصد یہ ہے کہ جب (آنحضرت خاقان سعید) کی مبارک سواری سیستان سے واپس آئی تو پادشاہ خطا کے ایلچی جو کہ حضرت صاحبقران کی رسم تعزیت کے لئے بھیجے گئے تھے۔ تحفے اور پیشکش لے کر پہنچے۔ اور اپنے بادشاہ کا پیغام پہنچایا۔ اور حضرت خاقان سعید نے اُن پر مہربانی اور عنایت فرما کر واپسی کی اجازت عطا فرمائی۔

Marfat.com

بادغیس کے سرد مقام جانے اور وہاں سے ماورالنہر جانے کا ذکر!

فرہنگ:- شعائر:- جمع شعیرہ بمعنی عبادت، حلہ:- خلعت، لباس۔
راغ:- جنگل
پرند:- چادر۔

جب ماہ مبارک رمضان کے ایام ختم ہوئے۔ اور عید رمضان کے واجبات جو کہ اسلام کی بڑی عبادات میں سے ہیں بجا لائے گئے۔ اور سورج (برج حمل میں) اپنے شرف سے مشرف ہوا۔ شعر،

پھر فراش چمن یعنی نئی بہار کی نسیم نے چمن میں ہفت کار چادر کا فرش بچھایا۔
اور باغ اور جنگل نے رنگین لباس سے زینت حاصل کی اور پہاڑ اور جنگل چین کے نقش خانہ کے لیے جائے رشک بن گئے۔ حضرت خاقان سعید نے فرزند نیکبخت میرزا ابراہیم سلطان کو دارالخلافہ ہرات کی حکومت پر چھوڑ کر امیر جلال الدین فیروز شاہ کو اس کی خدمت میں چھوڑا۔ اور حکم دیا کہ امیر لطف اللہ و بابا تیمور و امیر حمزہ تنوقو سرحد سیستان میں جاکر خبردار رہیں! اور (آنحضرت کی) مبارک سواری پانچویں ذلیقعد کو بادغیس کی طرف روانہ ہوئی۔ اور لشکروں کی حاضری کے لیے مبارک حکم جاری ہوا۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں ایسی فوج جس کی تعداد وہم میں نہیں سما سکتی اور جس کی گنتی خیال میں نہیں آسکتی۔ فتح کی نشانی والے جھنڈے کے سایہ میں جو کہ فتح و ظفر کے آفتاب کا مطلع ہے جمع ہوگئے اور اسی عرصے میں آنحضرت نے سنا کہ میرزا خلیل سلطان کو امیر خدا یداد حسینی نے گرفتار کر لیا ہے۔ اور مملکت ماورالنہر تباہ ہوگئی ہے۔

Marfat.com

اسی سال میں ملک ماوراالنہر کے حالات اور سعادت واقبال کیساتھ آنحضرت کے مبارک سفر کا ذکر

فرہنگ :- نمازِ پیشیں :- نمازِ ظہر۔ کعبتین :- پانسہ۔ امناء :- جمع امین۔ سابع عشرین :- ستائیسویں تاریخ۔ اردوئے اعلاء :- بلند خیمہ یا لشکر۔ مستسعد گشتن :- سعادت پانا۔

جب میرزا خلیل سلطان نے سنا کہ حضرت خاقان سعید نے بادغیس میں لشکر جمع کر لیے وہ بھی بڑے لشکر کے ساتھ کش کے قریب آیا۔ اور وہاں خبر سنی کہ امیر خدایداد حسینی دریائے خجند کے کنارے پہنچ گیا۔ میرزا خلیل نے امیر اللہ داد اور امیر ارغون شاہ کو تین ہزار سواروں کیساتھ اُس طرف کے لئے نامزد کیا۔ اور دونوں لشکر یزد کی سرحد میں ایک دوسرے کے نزدیک پہنچ گئے۔ اور چند روز تک آمنے سامنے رہے۔ امیروں نے میرزا خلیل سے مدد طلب کی۔ اور میرزا خلیل نے چار ہزار سواروں کے ساتھ چڑھائی کی اور سمرقند سے گذر کر شہر شیراز میں جا اُترا۔

اور خدایداد نے خبر پا کر دن میں تو اپنے آپ کو دشمنوں پر ظاہر کر دیا۔ اور رات کو تمام رات چل کر دوسرے روز نمازِ ظہر کی وقت اُچکنے والی بجلی کی مانند میرزا خلیل کے پاس پہنچ گیا۔ اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا۔ اور سمرقندی پراگندہ ہو گئے اور میرزا خلیل سلطان شیراز کے ویران قلعہ میں آیا۔ اور امیر خدایداد نے تھوڑی سی دیر میں شیراز پر قبضہ کر کے اس (میرزا خلیل) کو گرفتار کر لیا۔ اور یہ واقعہ تیرھویں ذلیقعد کا ہے۔ امیر خدایداد احکام و فرمان لکھتا تھا۔ اور میرزا خلیل کی مہر لگا کر ملکوں میں بھیجدیتا تھا۔ یہانتک کہ تمام ولایت ماوراالنہر اُس کی خدمت کے لئے مطیع ہو گئی۔

جب یہ خبر خاقان سعید کی خدمت میں پہنچی۔ آپ کی مبارک سواری اکیسویں ذالقعد کو ماوراالنہر کی طرف روانہ ہوئی۔ اور آنحضرت نے امیر چرکس کو میرزا خلیل کے پاس بھیجا تھا۔ امیر خدایداد نے اپنے نوکر اور میرزا محمد جہانگیر کے نوکر کو چرکس کے ہمراہ بھیجدیا اور

Marfat.com

قتلغ تیمور کے مقام میں مبارک لشکر میں پہنچ گئے اور عرض کیا کہ امیر خدا یداد کہتا ہے کہ میں آنحضرت کا غلام ہوں۔ اور یہ صورت خدمتگاری کی بنا پر ظہور میں آئی۔ اب جیسا حکم ہووے بجا لاؤں۔ حضرت خاقان سعید نے چوبیں قوچیں کو خداداد کے نوکر کے ساتھ اوسکے پاس بھیجا۔ اور پیغام دیا کہ اب کوئی اختیار نہیں رہا۔ اور ہم آ رہے ہیں۔ جو کچھ مصلحت ہوگی انشاءاللہ تعالےٰ ویسا ہی ہو جائے گا۔ امیر خدا یداد کو چاہیئے کہ بے تامل ہماری خدمت میں حاضر ہووے۔ کیونکہ بادشاہانہ مہربانی اس کے شامل حال ہوگی۔ اور آنحضرت چھٹی ذی الحجہ کو دریا کے کنارے پہنچ گئے۔

اور امیر شیخ نورالدین نے جس وقت ماورالنہر کی اجازت چاہی تھی عرض کیا تھا۔ کہ جس وقت آنحضرت کی مبارک سواری ماورالنہر کی طرف جائے۔ میں بھی بزرگ لشکر کیساتھ مل جاؤں گا۔ اور اُسی وعدہ گاہ پر بخارا آ گیا۔ امیر خدا یداد کو خبر ملی کہ امیر شیخ نورالدین مبارک خیمے کی طرف جا رہا ہے۔ دارالملک سمرقند سے دھاوا کر دیا۔ اور شیخ نورالدین کے سر پر جا پہنچا۔ اور اس کے آدمیوں کو پراگندہ کر دیا۔ اور سمرقند واپس چلا آیا۔

اور حضرت شاہ رُخ کی سواری دریا سے گذری اور امیر خدا یداد نے میرزا احمد مرک اور میرزا سیدی احمد کو ولایت حصار کی فتح کے لئے بھیجا تھا۔ شاہزادے بیشتر اس کے کہ اُن کی حاضری کے لئے فرمان جاتا (آنحضرت کے) مبارک خیمے میں آ پہنچے۔ اور عنایت و نوازش سے سرفراز ہوئے۔ اور ختلان میں خبر آئی۔ کہ جب خدا یداد کے لالچ کے دانت ناکامی کے حلق میں ٹوٹ گئے۔ اور زمانے کا پانسہ اُس کی مراد کے موافق نہ پڑا۔ میرزا خلیل کو قید کر کے بہت تیزی کے ساتھ بھاگ گیا۔ اور مبارک سواری اقبال و دولت کے ساتھ دارالخلافہ سمرقند کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور پہلے امیر علاالدین علیکہ کو شہر اور خزانوں پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔ اور سمرقند کے اکابر نے رباطِ یام پر تعظیم و استقبال کی رسوم ادا کیں۔ اور میرزا محمد جہانگیر اور باقی امیروں نے دستبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور ذی الحجہ کی ستائیسویں تاریخ کو (خاقان سعید کی) مبارک سواری سمرقند میں آئی۔ بزرگوں اور نمایندوں نے دعا و ثنا کر کے خوشیاں منائیں۔ اور آنحضرت نے سبکو بادشاہانہ تحفوں اور خسروانہ عنایتوں سے سرفراز فرمایا۔ اور امیر شیخ نورالدین اور امیر بشیر نے ملازمت میں حاضر ہو کر سعادت حاصل کی۔ اور اُمرائے عظام کی لڑی میں پروئے گئے (بڑے امیروں میں شمار کیے گئے)

Marfat.com

اس سال میں فارس و عراق کے واقعات کا ذکر :

فرہنگ :- ماضی :- جو کچھ گذر جائے ۔ دارالامارت :- دارالخلافہ

اعراب :- جمع عرب ۔ مضافات :- جمع مضاف بمعنی منسوب ۔

میرزا پیر محمد عراق و فارس کے ممالک کے قبضہ کے بعد جویزہ شوستر اور خوزستان کے تمام شہروں کی طرف متوجہ ہوا ۔ کیونکہ امیر خاندسعید برلاس اور شیخ زادہ توکل جو کہ اُس طرف کے حاکم تھے ۔ مخالفت کرتے تھے ۔ اور میرزا پیر محمد نے منزل رامہرمز سے عبداللہ پروانچی و عبد خواجہ و مولینا صنع اللہ کو شیخ زادہ و توکل کے پاس بھیجا ۔ اور عہد نامہ بھیجکر پیغام بھیجا ۔ کہ اگر اطاعت قبول کریں ۔ تو قطعاً اُن کی عزت جان و مال اور ناموس کو نقصان نہ پہنچاؤں گا اور گذری ہوئی باتوں کا کوئی ذکر نہ ہوگا ۔ اور خاندسعید کا جرمانہ بھی معاف کر دونگا ۔ اور اُس ولایت کو آفتوں سے محفوظ رکھوں گا جب یہ پیغام اُمرا کے پاس پہنچا ۔ اُنہوں نے مشورہ کرکے قرار دیا کہ استقبال کے لئے باہر آئیں ۔ اور امیرزا پیر محمد شوشتر سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر اُترا ۔ امیروں نے خزانوں اور عمدہ تحفوں کے ساتھ باہر آکر قدمبوسی کی عزت حاصل کی ۔ اور پادشاہانہ مہربانیوں سے سرفراز ہوئے ۔ اور میرزا پیر محمد شہر شوستر دارالخلافہ میں اُترا ۔ اور چند روز عیش میں گذار کر دزفول کو روانہ ہوا ۔ اور وہاں دو تین روز ٹھہر کر اور بڑے کاموں کو سرانجام دے کر حویزہ کو روانہ ہوا ۔ اور دریائے چہار دانگہ کے کنارے کروستان کے لشکروں کے سردار اور جزائر کے بزرگ عربوں نے سید یونس و سید عبداللہ کے ساتھ عمدہ نذرانے پیش کئے ۔ اور میرزا پیر محمد ممالک خوزستان کو فتح کرکے اور بیات کو جو بغداد کے ارد گرد کے علاقوں سے ہے تباہ کر دیا ۔ تغیر ہوا کے لئے کیونکہ بخار اور تکالیف کا سبب تھا ۔ چنانچہ امیر خاندسعید برلاس نے رحلت فرمائی ۔ خود شیراز کو واپس آئے ۔ اور اُن ولایتوں میں معتمد (سرداروں) کو چھوڑا ؛

Marfat.com

فارس اور عراق کے بقیہ واقعات اور میرزا اسکندر کے حالات

فرہنگ:- مسیر:- رفتار والا۔ اعز:- زیادہ عزت والا۔ ارشد:- زیادہ نیک
قدوہ:- رہنما اقاصی:- دور کے لوگ ادانی:- نزدیک کے لوگ
صلۂ رحم:- وہ قرابت جو ایک بطن سے تعلق رکھتی ہو۔ ثریا:- چھ ستاروں کا گچھا۔
اخوۃ:- بھائی۔ اخوات:- بہنیں، عیاذاً باللہ:- خدا کی پناہ۔
ناحیت:- طرف، زدودن:- دور کرنا، تنگ:- درہ، اختاچی:- داروغہ اصطبل،

جب میرزا پیر محمد اپنے بھائیوں کے ساتھ لڑ کر اُن پر غالب آیا اور میرزا رستم نے خراسان جاکر حضرت خاقان سعید کی پناہ لی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا۔ اور میرزا اسکندر نے بھی دارالامان کے گھر خراسان پہنچکر کچھ عرصہ موضع احمد میں جو کہ تون و طبس کے درمیان واقع ہے بسر کی۔ اور جب زمانے نے چاہا کہ اُس راز کو ظاہر کرے تو اسکندر اپنی عزیز عمر کے آب حیات کے بچانے کے لیے رات کی تاریکی میں " رات ہلاکت کے لئے پوشندہ ہے " بیابان اور غیر راستہ سے بلخ و شبرغان کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور اُس ولایت میں پہنچا۔ تو ایک گروہ اُس کے ساتھ مل گیا۔ اور میرزا قیدو نے جو کہ بلخ میں تھا خوفزدہ ہو کر اُس پر حملہ کر دیا۔ اور دونو طرف سے لشکر بالمقابل ہوئے۔ میرزا اسکندر مقابلہ کی طاقت نہ لا سکا اور اُس کے سپاہی تتر بتر ہو گئے۔ اُس نے چاہا کہ بھیس بدل کر جیحوں سے پار اُتر جائے۔ اور اوزکند چلا جائے۔ (مگر) نجات کے وقت وہ غلام جس پر اُس کو بھروسہ تھا بھاگ گیا اور اُس نے وہ ارادہ چھوڑ دیا اور بیابان میں پریشان پھرتا تھا۔

بیت:- ایسے گھوڑے پر سوار ہو کر جو رفتار میں ابر کی مانند اور طاقت میں شیر ببر کی مانند تھا۔

یہانتک کہ وہ اندخود کے گرد و نواح میں پہنچا۔ وہاں کے حاکم امیر سید احمد ترخان نے جس کو وہ ولایت حضرت خاقان سعید نے عنایت فرمائی تھی۔ اُس کا استقبال کیا۔

Marfat.com

اور دستبوسی کی عزت حاصل کر کے مناسب خدمات بجا لایا لیکن اُس نے عرضی (خاقان سعید) کی خدمت میں بھیجی اور اس واقعہ کی تفصیل سے مطلع کیا۔ اور میرزا اسکندر اس بات سے ڈر رہا تھا لیکن **بیت** ؎

راستہ چلنے والا سو ہنر بھی رکھتا ہو۔ تو اُسے (خدا پر) توکل چاہیئے۔

عقلمند پرندہ جب جال میں پھنس جائے تو اُسے تحمل چاہیئے۔

اور صبر کا پاؤں تحمل کے دامن میں کھینچا۔ لیکن بمقتضائے "عنقریب یہ وہ چیز جس کو تم بُرا سمجھتے ہو۔ تمہارے لیئے بہتر ثابت ہووے" جس چیز سے میرزا اسکندر ڈرتا تھا۔ اُس کی بہبودی کا سبب ہوئی۔ اور سید احمد کا نوکر (واپس) آیا اور حکم لایا کہ حدود کے نگران اور راستوں کے محافظ میرزا اسکندر کے متعلقین سے متعرض نہ ہوویں اور جس طرف اُس کی مبارک طبیعت چاہے۔ اُس کی مناسب خدمات انجام دینے کے بعد سلامتی سے گذرنے دلویں۔ اور ایک خط اُس کے بھائی میرزا پیر محمد کو اس کی سفارش کے بارے میں لکھا۔ جس کا یہ مضمون تھا۔

بہت عزت اور بہت نیکی والے فرزند سلطنت و دین کے نور پیر محمد کو خدا اس کی زندگی کو دراز کرے۔ چاہیئے کہ تمام حالات میں نصِ قرآنی " جیسا اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے تم بھی ویسا ہی سب کے ساتھ کرو" کو رہبر بنا کر دور و نزدیک کے لوگوں کو شفقت سے حصہ پانے والا رکھے اور بموجب "بعض بلبعض (عزیزیا) بعض سے بہتر ہوتے ہیں" کسی شخص کو ایسے رشتہ داروں سے جو ایک رحم سے ہوں زیادہ مستحق نہ سمجھنا چاہیئے۔ وہ جماعت جن کے وجود ایک گریباں سے نکلے ہیں اور جنہوں نے ایک دامن میں پرورش پائی ہے۔ ثریا کی طرح ایک آسمان سے ظاہر ہوئے ہیں۔ اور برجوں کی طرح ایک دوسرے (کی طاقت) کے واسطے ہیں۔ اور اُن جواہرات کی مانند ہیں جو ایک لڑی سے بکھرے ہوں۔ اور اُن حروف کی مانند ہیں جو ایک نقطہ سے علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوں۔ اور یہ حالات سوائے بھائیوں بہنوں، عزیز ماں اور جدی رشتہ داروں کے کسی اور صورت میں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس جماعت کو ایک دوسرے پر زیادہ بھروسہ اور اعتقاد ہوتا ہے۔ اور اگر پناہ بخدا ناگاہ درمیان میں کوئی تنازعہ ہو جائے۔ تو چغلخوروں اور حاسدوں کا راستہ بند کرکے "آج تمہارے اوپر کوئی سزا نہیں ہے" کا راستہ کھولیں (اتفاق کرلیویں) مطلب یہ کہ فرزند میرزا اسکندر کو پھر بلالے۔ کر کے اُس پر شفقت

Marfat.com

و مہربانی کرے۔ (یعنی تم کرو) اور ملک کا کوئی حصہ اُس کے قبضے میں دیوے۔ جب یہ خط میرزا اسکندر کے پاس پہنچا۔ اپنے خاص آدمیوں سے مشورہ کر کے عراق و فارس کیطرف جانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اس اُمید پر کہ "آدمی اصلیت کیطرف جھکتا ہے" برادر بزرگوار کے دل کے آئینے سے دشمنی کا زنگ مٹ جائے۔ اور رشتہ داری کا وسیلہ اُس کے دل میں رحم لے آئے۔ اس خیال سے عراق و فارس کو روانہ ہوا ع

ہر روز ایک (نئی) منزل پر اور ہر شب ایک (نئے) مقام پر

پہنچ جاتا تھا۔ اور بیابان اور جنگل طے کرتا تھا۔ اور چونکہ اُس کے لئے راستے (رکے ہوئے) (مخدوش) اور حدیں مسدود تھیں اس لئے بھیس بدلکر صحرا بصحرا چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ چھبیسویں ماہ مبارک رمضان کو وقت شام کے قریب ورہ اللہ اکبر شیراز سے گزرا۔ اور متعلقین کو باہر چھوڑ کر دروازہ سعادت سے پیادہ داخل ہوا اور خواجہ حسین طبیب کے گھر گیا۔ میرزا پیر محمد روزہ افطار کر رہا تھا کہ یہ خبر اُسے پہنچی۔ ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا۔ اور اُس کو بڑی عزت سے بلایا۔ اور قسم قسم کی شفقتیں اور مہربانیاں کیں۔ اور شاہانہ سامان مہیا کر کے محلہ موردستان میں شاہ شجاع کے داروغہ اصطبل رمضان آقا کے مکان میں خیر و خوبی سے ٹھہرایا۔

ع چاند منزل شرف میں آ پہنچا

سلطان احمد کے حالات اور اُن واقعات کا ذکر جو بغداد اور خوزستان میں واقع ہوئے

فرہنگ:۔ اشعہ:۔ جمع شعاع۔ در شمشیر گرفتن:۔ قتل کرنا۔
مشاعل:۔ جمع مشعل قلاع:۔ جمع قلعہ حق السکوت:۔ چپ رہنے کا حق۔
علفہ:۔ چارہ علوفہ:۔ خوراک۔

سلطان احمد ولایت خوزستان سے میرزا پیر محمد کی واپسی کی خبر سنکر حملہ آور ہوا۔ اور پہلے خویزہ پہنچ کر سورج نکلنے سے پیشتر بے خبری میں قلعہ کو حلقہ انگشتری کی مانند گھیرے

Marfat.com

میں لے لیا۔ (اور) قلعے کے محافظ اُس وقت خوابِ غفلت سے چونکے جبکہ باغیوں کی تیغیں اُن کے چاروں طرف چمک رہی تھیں اور وہ پریشانی کی حالت میں گھوڑوں پر سوار ہو کر بھاگنے لگے اور یہ نہ سمجھے ع کہ اس زہر کے لئے جو جان تک پہنچ چکا ہو تریاق سے کیا فائدہ۔

(باغی) لڑنے والوں نے سب کو تہ تیغ کیا۔ اور جو کوئی تیغ سے بچا گرفتار رہا۔ (لیکن) سلطان نے کسی کو نہیں مارا۔ اور پیر حاجی کو کلانش خونریزہ کی خبر سنکر قلعہ ذرفول چھوڑ کر شوستر کی طرف بھاگ گیا۔ اور امیر اُلس شوستر میں ایسا ڈرا تھا کہ زنجیروں کے قلعہ میں سو زنجیروں سے بھی نہ ٹھہر سکتا تھا۔ اپنے آپ کو راہرمز تک پہنچایا۔ اور میرزا پیر محمد نے سلطان احمد کے حملے کی خبر سن لی تھی اور تولک اور نوشیراں برلاس کو خوزستان کے امیروں کی مدد کے لئے بھیجدیا تھا۔ اُمرا راہرمز میں امیر اُلس کے پاس پہنچ گئے۔ اور قلعہ داری کے انتظام میں مصروف ہوئے۔ سلطان خوزستان کو فتح کر کے راہرمز پر حملہ آور ہوا۔ مولینا تعلب الدین نے میرزا پیر محمد کے امیروں سے کہا۔ اگر جنگ کرنا چاہتے ہو تو غذا و خوراک مہیا ہے۔ اور اگر باہر جانا چاہتے ہو تو پہلے ہی چلے جاؤ۔ تاکہ رعایا مصیبت میں مبتلا نہ ہووے امیر اور رعایا قسمیں کھا کر متفق ہو گئے۔ اور شہر کے پیادوں نے سلطان کے سپاہیوں سے لڑائیاں لڑیں۔ ناگاہ نصف شب کو سلطان کے کیمپ کی سیاہی بہت سی مشعلوں کیساتھ ظاہر ہوئی۔ (یعنی سلطان نے حملہ کر دیا) میرزا پیر محمد کے امیر ادھر اُدھر بھاگ نکلے۔ اور بیچاری رعایا مصیبت کے جال میں پھنس گئی۔ سلطان قاضی قطب الدین کو پیادوں کی ایک جماعت کے ساتھ قتل کر دیا۔ اور رعایا کو شوستر کی طرف بھگا دیا اور قلعہ راہرمز کو (مسمار کر کے) زمین کے برابر کر دیا۔ اور (سلطان نے) خوزستان کے قلعوں کی کوتوالی منصور نیزہ دار کے سپرد کی۔ اسی زمانے میں سنا کہ اُس کا بیٹا علاء الدولہ باغی ہو کر تبریز پر حملہ آور ہوا سلطان نے بغداد کا ارادہ کیا۔ اور اویس نامی جس کی ماں سلطان کے حرم میں تھی سلطان کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ سلطان نے اُس کو بیس ہزار دینار حق السکوت دیا اور اُس کو نصیحت کی کہ پھر ایسی باتیں نہ کہے۔ وہ بھی یہ رقم لیکر سلطان سے خوش ہو گیا۔

Marfat.com

سلطان علاالدولہ کی اپنے باپ سلطان احمد سے بغاوت کا ذکر

فرہنگ :- ابطال :- جھوٹا، بڑا بہادر - دجال :- جھوٹا حضرت عیسٰے کا مخالف -
فنکای :- تکیہ گاہ
تغابن :- افسوس -

جس زمانے میں سلطان احمد خوزستان میں تھا - اُس کا بیٹا سلطان علا الدولہ پراگندہ خیال ہو کر حلہ اور اردبیل کے راستے سے بغداد سے آذربایجان آیا - امیر قرا یوسف کو خبر ہوئی کہ شاہزادہ پادشاہ کی اجازت کے بغیر آیا ہے - اُس کے لئے تھوڑا سا روزینہ مقرر کیا - اور ماہ رمضان گذرنے کے بعد کچھ آدمیوں کو مقرر کیا - کہ شاہزادہ کو اس کی ولایت کی سرحد میں پہنچا دیں - خوی کی حدود میں ملک عزالدین کے گرد اس کو گرفتار کر کے ملک عزالدین کے پاس لے گئے - ملک عزالدین نے دو مہینے اپنی محافظت میں رکھا اور مناسب خدمات بجا لایا - اور امیر قرا یوسف نے ملک عزالدین کو لکھا کہ شاہزادہ پادشاہ کی اجازت کے بغیر آیا تھا - ہم نے اس سبب سے اُس کی تواضع نہ کر کے عذر چاہا - اس کو بھی چاہیئے کہ یہی سلوک کرے تاکہ رعیت کی تباہی اور بربادی کا سبب نہ ہو - ملک عزالدین کو اس کے مقابلے کی طاقت نہ تھی شاہزادے کو رخصت کیا اور اُس بیچارے کی روح کا پرندہ قفس تن سے اُڑ گیا اور جان سے تنگ آکر اردبیل کیطرف چلا گیا - تاکہ شیخ سالک ناسک شرف الدین علی صفوی کی صحبت میں کچھ دن گذارے -

قطعہ :- مجھے میرے باپ نے کہ اُس کا مرقد پر نور ہو کہا کہ اگر تجھے دنیا میں کوئی مشکل پیش آئے تو یا تو کسی صاحب دل کی پناہ میں چلا جا - یا کسی نصیبے والے کے سامنے التجا کر -

جب تبریز کے نواح میں آیا - نڈر اور بے باک لوگ لشکر دجال کی طرح جمع ہوئے اور شاہزادہ اور اس کے نوکروں کو گرفتار کر لیا - اور امیر قرا یوسف کو خبر پہنچائی - اور

Marfat.com

اس نے شاہزادے کو قلعہ عبدالجوز میں بھیج دیا۔ بیچارہ بازو پر سخت زخم، دل میں ہزاروں آرزوئیں لئے، سلطنت کی تکیہ گاہ سے مصیبت کے مقام پر پڑا ہوا۔ تخت و ملک کھوئے ہوئے، نصیبے کے چہرے کو افسوس کے ناخن سے چھیلتا تھا اور سوائے صبر کے کوئی چارہ نہ دیکھتا تھا۔ ع

صبر میری دوا ہے لیکن افسوس (صبر) میرے پاس نہیں ہے۔

۸۱۲ھ کے واقعات

ماوراءالنہر کے واقعات کا بقیہ

خداوند تعالےٰ نے جب سمرقند کی سلطنت کا تخت جو کہ حضرت خاقان سعید کا موروثی ملک تھا۔ ع نیزوں اور تیروں کی تکلیف اٹھائے بغیر آنحضرت کو عطا فرمایا۔ تو خداوند تعالےٰ کی بے انتہا نعمتوں کا شکر یہ واجبی طور پر بجا لائے۔ اور امیر خداداد باغی اور فسادی لوگوں کے ساتھ مغولستان کی طرف روانہ ہوا۔ آنحضرت نے محرم کے آغاز میں امیر خضر خواجہ و امیر حسن کاو خواجگی کو حکم فرمایا کہ خراسان جا کر امیر لطف اللہ اور امیر حمزہ فتوؤ سے مل کر جو حدود سیستان میں ہیں ایک دوسرے کی مدد کریں اور لدنیا ترخان کو خداداد کے پاس بھیج کر پیغام دیا کہ تو نے پہلے عرض کیا تھا کہ میں نے تمہارے واسطے کام کیا ہے۔ اب ہم اس کام کا احسان مانتے ہیں۔ اور وفا اور صداقت میں ہمارے قدم کو ہمیشہ راہ ثبات پر جما رہنا۔ اور (ہماری طرف سے) ہمیشہ دور و نزدیک والوں کی پرورش اور ترک و تاریک کی مدد کے بارے میں سنتا رہ (یعنی ہم ہمیشہ ان کی مدد و پرورش کرتے رہتے ہیں) جب کوئی امر ایسا واقع نہیں ہوا جو کنارہ کشی کا سبب ہو تو پھر کیوں ہم سے مل نہیں جاتا ہے۔ اور کیوں رو گردان ہے۔ جب لدنیا ترخان نے اس کے پاس پہنچ کر پیغام پہنچایا۔ امیر خداداد نے جواب دیا۔ کہ امیر شیخ نورالدین آنحضرت کو اس عادت پر (اس کا عادی) نہ رہنے دے گا۔ اگر آپ اس کو

Marfat.com

قید کر لیویں تو میں خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ آنحضرت اس کے نامناسب جواب سے غضب آلود ہوئے۔ اور لڑائی کے ارادے سے کوچ فرمایا
۶ اُس کے غصے کی آگ سے خدا کی پناہ کہ وہ ایک جہاں کو پھونک دیتی ہے۔

حضرت خاقان سعید کا مغولستان کیطرف جانے اور امیر خداداد کے مارے جانے کا ذکر'

فرہنگ:۔ ترخان:۔ لقب جو ترکستان کے بادشاہ عطا کرتے تھے۔
منغلا:۔ ہراول، سیمرغ:۔ ایک فرضی پرندہ،
کیمیا:۔ ایک فرضی علم۔ کہتے ہیں کہ اس کا جاننے والا سونا بنا سکتا ہے۔ ممد:۔ مدد دینے والا۔

حضرت خاقان سعید کا مغولستان کی طرف جانے کا ارادہ مصمم ہوا اور وہ دار الخلافہ سمرقند سے شہر شیراز میں تشریف لائے۔ اور میرزا رستم علی و امیر سید علی ترخان و امیر شاہ ملک و امیر نوشیرواں کو ہراول فوج بنا کر شاہ رخیہ بھیجا۔ اور میرزا امیرک احمد اور اُس کے بھائی میرزا بابقرا و امیر سلطان شاہ برلاس و امیر حسن صوفی کو خجند کے لئے نامزد فرمایا۔ اور آنحضرت نے اوراپتہ کے مرد مقام کو اپنی مبارک منزل بنایا۔ ہراول کے امیروں کیطرف خبر آئی کہ امیر خدا یداد عرض کرتا ہے۔ کہ اگر امیر شیخ نورالدین اس طرف آئے۔ تو جو کچھ مصلحت ہوگی ویسا عمل کریں گے آنحضرت نے امیر شیخ نورالدین کو روانہ فرما دیا۔

اسی اثنا میں غیب کے تصویر خانہ سے ایک عجیب صورت ظاہر ہوئی کہ اُس کی مثال کسی کے آئینہ خیال میں نہ تھی۔ اور اس امر کی شرح یہ ہے کہ امیر خدا یداد مغولستان سے مدد کی طمع کر رہا تھا۔ اور وہاں کے بادشاہ محمد خاں سے معاونت کی اُمید رکھتا تھا۔ اور محمد خاں نے امیر خداداد کی درخواست پر شمع جہاں پادشاہ کو اُس کی مدد کے لئے بھیجا اور وہ تاشکند کے قریب آیا۔ اور امیر خدا یداد نے بڑی خوشی سے اُس کا استقبال کیا اور خدمات انجام دیں اور نہ سمجھا کہ "ممکن ہے کہ جس چیز کو تم پسند کرو وہ تمہارے لئے برائی کا سبب ہو" شمع جہاں نے خداداد کے بارے میں اپنے خاص آدمیوں سے مشورہ کر کے فرمایا کہ باوجود چنداں عنایت کے

Marfat.com

جو کہ حضرت صاحبقراں اس (خدا یداد) پر فرماتے تھے اُس (خدا یداد) نے اس کے (حضرت صاحبقران کے) بیٹوں کے ساتھ کیا وفا داری کی۔

شعر:۔ اس سے وفا کی خواہش نہ کر کیونکہ تو اُس سے کوئی (وفا کی) بات نہ سنے گا اور بے فائدہ سیمرغ اور کیمیا کی تلاش میں رہے گا۔ (جسطرح سیمرغ اور کیمیا کا ملنا ناممکن ہے اسی طرح اُس سے وفا ناممکن ہے)

اس مصلحت پر اتفاق کر کے (شمع جہاں نے) اس (خدا یداد) کو قتل کر دیا۔ اور اس کا سر امیر شاہملک کے پاس بھیجدیا۔ قطعہ:۔

بادشاہ کے دشمن سے لڑنے کے لئے جس کی جان اور طبیعت بھی اُس کی دشمن تھی۔ کبھی زمانہ غنچہ سے پیکان بناتا تھا اور کبھی ہوا پانی کو جوشن پہناتی تھی۔

جس جماعت کو وہ اپنا مددگار و معاون سمجھتا تھا۔ وہی اُس کی ہلاکت کا سبب ہوئی اور اس شریر کو اُس کی شرارت کی سزا دی۔ اور اللہ تعالے نے مومنین کے واسطے لڑائی سے کفایت کی (بچا لیا)

بیت:۔ اے وہ کہ اُس کے کرم نے دنیا کا کام سنوار رکھا ہے۔ اور ہر کس و ناکس کی مدد کرتا ہے:۔

میرزا امیرک ولد میرزا عمر شیخ کو ملک اوزجند عطا کرنے کا ذکر

فرہنگ:۔ مبادا:۔ ایسا نہ ہو۔ سیورغال:۔ مددِ معاش۔

جب بامراد خاقان (خاقان سعید) کے قبضۂ اقتدار میں ماوراالنہر کے ممالک آئے اور آنحضرت کی مہربانی کے انوار اُس ولایت پر چمکے۔ تو آنحضرت کی رائے اس امر پر ہوئی کہ میرزا امیرک احمد ولد میرزا عمر شیخ کو جو کہ آنحضرت کی خدمت میں ہمیشہ جاننثاری سے پیش آتا تھا۔ پرورش کر کے مملکت اوزجند اُس کے لئے مددِ معاش مقرر فرمائی۔ اور اس کے بھائی میرزا بایقرا و امیر مضراب :میر مومنی کا، کو حکم فرمایا کہ اُس ولایت

Marfat.com

میں جائیں اور اُس علاقے کے بڑے کاموں کا انتظام کرکے اور رعایا پر بخشش کر کے مبارک خیمے کی طرف واپس آئیں۔ اور ہراول کے امیر خدایداد کا سر اور اس کے بیٹے کا جو کہ قلعہ شاہرخیہ میں تھا۔ لے آئے۔ اور بادشاہانہ عنایتوں سے سرفراز ہوئے۔ اور امیر شیخ نورالدین جو کہ (آنحضرت کے) حکم کے بموجب خدایداد کی ملاقات کو گیا تھا۔ جب خدا کی عنایت سے اس کا قصہ ... ہوگیا۔ (وہ قتل ہوگیا) تو امیر نورالدین واپس چلا آیا اور عرض کی کہ مغول کا لشکر ولائیت ... میں آگیا ہے۔ مبادا خرابی کرے۔ اگر اجازت ہو تو اس کو اس کی ولائیت کی طرف واپس بھیجدیا جاوے۔ آنحضرت نے اس شرط پر اجازت عطا فرمائی کہ جلد واپس آئے۔ اور امیر شیخ نورالدین نے یہ (شرط) قبول کی۔ اور مبارک جھنڈے کے آفتاب نے ولایت خجند پر اقبال کا سایہ ڈالا۔ اور آنحضرت نے سنا کہ امیر خدایداد کے واقعہ کے بعد میرزا خلیل سلطان اور اس کے نگہبان متفق ہو کر الآ قلعہ کیطرف چلے گئے۔ اور امیر خدایداد کے بیٹے امیر خالق سے مل گئے۔ مبارک حکم نافذ ہوا کہ امیر شاہملک اور نامور امیروں کا الگ گروہ الآ کی طرف جائے اور اُن پر قابو پائیں اور فتح کے نشان والے جھنڈے دارالخلافہ سمرقند کیطرف روانہ ہوئے ؛

میرزا خلیل سلطان کا حضرت خاقان سعید کے پاس آنے کا ذکر

فرہنگ :۔ مواعید :۔ جمع موعد، وعدہ۔ میثاق :۔ پیمان،
مالوف :۔ الفت کیا ہوا مراد قدیم۔ آراء :۔ جمع رائے،
اہوا :۔ جمع ہوا، خواہش۔ قاہرہ :۔ غالب،

امیر شاہملک نے کوہ الان کی طرف جا کر اُس کے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ میرزا خلیل سلطان نے پیغام بھیجا کہ راستہ کھولدو کیونکہ میں قلعہ سے باہر جارہا ہوں۔ اور عبدالخالق نے بھی کہا کہ تم قلعہ کے دروازے سے اُٹھ جاؤ کیونکہ میں حضرت خاقان سعید کے پاس جارہا ہوں۔ امیر شاہملک محاصرہ چھوڑ کر (آنحضرت کے) مبارک خیمہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور شیخ

Marfat.com

نورالدین مقررہ وقت پر واپس نہ آیا۔ آنحضرت نے مولانا قطب الدین قرومی اور امیر توکل قرقرا کو جو کہ اپنے ہمسروں سے دانائی اور عقل میں بہتر تھے۔ اور حضرت صاحبقراں کے زمانے میں تمام امور کا انتظام کرتے تھے۔ امیر شیخ نورالدین کے پاس بھیجا۔ اور مندرجہ ذیل پیغام دیا۔ (تمہارے لئے) یہ حکم تھا کہ جلد واپس ہو دیر لگانے کا سبب کیا ہے۔ امیر شیخ نورالدین نے کہا۔ آنحضرت نے مجھ پر بہت عنائتیں فرمائی ہیں۔ اور قصور دل سے شرمندہ ہوں۔

بیت:۔ ہم سے خدمت کرنے میں جو قصور ہوئے ہیں۔ اس کی معافی چاہتے ہیں
اگر خدا چاہے گا تو ہم خدمت میں پہنچ جائیں گے۔

اُمیدوار ہوں کہ اس وقت حاضری سے معاف دیں گے۔ اور جب مبارک جھنڈے خراسان کی طرف واپس جائیں گے۔ یہ غلام میرزا الغ بیگ کی خدمت میں،

بیت:۔ جان کی کمر پر پیٹی باندھے ہوئے۔ اور جان کو پیٹی کی طرح کمر پر باندھے ہوئے۔

حاضر ہو جائے گا۔ اور میرزا خلیل سلطان اللان کوہ کی طرف سے آ کر شیخ نورالدین کے آنے کی اُمید پر آ ملا۔ اور مولینا قطب الدین صدر اور امیر توکل نے واپس آ کر امیر شیخ نورالدین کی معذرت عرض کی۔ اور آنحضرت نے اس کو وعدوں سے تسلی دے کر واپس کیا۔ میرزا خلیل سلطان نے پھر یحییٰ کا کو بھیجا کہ آنحضرت نے وعدہ فرمایا ہے کہ امیروں میں سے جو کوئی اس طرف آئے۔ تو آنحضرت کا یہ بیٹا (یعنی میرزا خلیل سلطان) اُس کے ہمراہ مبارک خیمہ کا ارادہ کرے۔ امیر شاہ ملک و امیر حسن صوفی و امیر علیکہ کوکلتاش کو مقرر کیا۔ اور اگرچہ اہل دنیا کو معلوم تھا کہ آنحضرت کے قول پر اعتماد کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ دنیا والوں کے درمیان معاہدہ کرنا

ع قدیم اور پرانی عادت ہے۔

آنحضرت نے صاف دل اور پاک اعتقاد سے فرمایا کہ "ان وعدوں میں میرا دل اور زبان یکساں ہے کہ ہرگز خلیل سلطان فرزند کی جان کا قصد نہ کروں گا۔ اور اس کی عزت و حرمت بھی کروں گا۔ اور اگر کوئی اس کا قصد کرے گا۔ (اس کو مارنے کا ارادہ کرے گا) تو حتی الامکان اُس کے روکنے کی کوشش کروں گا۔ اور اس کے بارے میں کسی غرض خواہ کی شکایت نہ سنوں گا"

اُمرا آنحضرت سے یہ وعدے سنکر روانہ ہوئے اور حدود اُترار میں آئے۔ کیونکہ میرزا خلیل سلطان اور شیخ نورالدین اُترار میں تھے۔ امیر شاہ ملک دریا کے کنارے ٹھہرا۔ اور اُ بر

Marfat.com

حسن صوفی د امیر علیکہ کو روانہ کیا۔ اور اُمرا نے ملاقات کر کے حضرت خاقان سعید کے پیغام سنائے اور امیر شیخ نورالدین بھی موجود تھا۔ میرزا خلیل سلطان نے آنحضرت کی مہربانی سے تسلی حاصل کی۔ اور وعدوں پر بھروسہ کر کے مبارک خیمے کی طرف روانہ ہُوا۔ اور موضع ازوان آتا میں دستبوسی کے شرف سے مشرف ہُوا۔ (عزت حاصل کی) آنحضرت اس سے عزت و احترام کے ساتھ بغل گیر ہوئے۔ اور محبت کی محفل قائم کر کے عیش کے سامان مہیا کیے گئے۔ اور آنحضرت کی، غالب سلطنت کی محبت میں منتشر خواہشات اور مختلف خیالات یکجا جمع ہوئے۔ اور آنحضرت کی مبارک سواری دارالخلافہ ہرات کی طرف واپس ہوئی۔ اور بزرگی کی بلندی کا آفتاب (خاقان سعید) برج شرف اور مرکز سعادت (ہرات) کی طرف روانہ ہُوا اور اس مبارک فتح اور خوشخبری کی شہرت اطرافِ دنیا و اکنافِ عالم میں پھیل گئی۔

بیت:۔ اُس کی فتح کی شہرت آفتاب کے سایہ کی طرح دنیا میں مشرق سے مغرب تک پھیلتی ہے۔

سلطنت و فتحمندی کے آسمان کے سورج میرزا اُلغ بیگ گورگان کو مملکت ماوراالنہر عطا فرمانے کا ذکر!

فرہنگ:۔ قرۃ العین:۔ آنکھ کی ٹھنڈک، تہیج:۔ اُبھارنا، تحریض:۔ اُکسانا،
تعریض:۔ کنایہ، فتوٰی:۔ شریعت کا حکم، متعالی:۔ بزرگ،
صناوید:۔ جمع صندید بمعنی بزرگ بڑا، قضاۃ:۔ جمع قاضی۔ ارزاق:۔ جمع رزق،
متجندہ:۔ آراستہ کیا ہُوا۔ خذلان:۔ بے بہرہ ہونا۔ بقاع:۔ جمع بقعہ، جگہ، مکان،
نوئین:۔ سردار، درائیت:۔ دانائی،

حضرت خاقان سعید نے فرزند سعادتمند روح کی راحت دل کی طاقت آنکھ کی ٹھنڈک دین کے مددگار میرزا اُلغ بیگ گورگان کو مملکت ماوراالنہر و ترکستان عطا فرمائی۔ اور اگرچہ وہ فرزند اقبالمند عدالت کے اسباب اور سلطنت کے احکام کی بجاآوری میں وضاحتاً یا کنایتاً کسی آمادگی یا یادآوری کا حاجتمند نہ تھا لیکن آنحضرت (خاقان سعید) نے پدرانہ شفقت اور

Marfat.com

شاہانہ نصیحت کے طریق پر شفقت سے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ہم پر یہ بڑی بخشش اور بزرگ رحمت فرمائی ہے۔ اور ہماری کمزوریوں اور عاجزیوں کے باوجود ہم کو پسندیدگی کی نظر سے مخصوص بنا کر اطرافِ دنیا میں ہمارے حکم کو جاری فرمایا ہے۔ "اور یہ خداوند تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عنایت کرتا ہے" پس (تجھے) چاہیئے کہ سلطنت و پادشاہی کی قدر جان کر خدا کی نعمتوں کا شکر بجا لائے۔ اور حاجتمند لوگوں پر عدالت و انصاف کے دروازے کھلے رکھے۔ اور بمقتضائے "اے داؤد ہم نے تجھے زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے پس تجھے چاہیئے کہ لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے" تمام کاموں میں عمل کرے۔ اور علماء کو جو کہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں عزت اور بخششوں سے خوش رکھتے ہوئے دینی کاموں میں اُن کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اور شیخ الاسلام ملت و دین کی دلیل عبدالجلیل المرغینانی کے بلند مرتبہ اور بزرگ خاندان کو جو کہ (لقب) صاحب ہدایہ سے مشہور ہیں مکرم و بزرگ سمجھے۔ اور ان کے بیٹوں کے ساتھ جو کہ باپ دادا سے اسلام کے بزرگ اور زمانے کے بڑے لوگوں میں سے ہیں۔ اسی طرح مہربانی کا سلوک کرے۔ اور سب حالات میں اُن کے جاہ و جلال کی رعایت ملحوظ رکھے۔ اور قاضیوں کو احکام شرعیہ کے جاری کرنے میں مدد دیتا رہے۔ اور کسانوں کو جو کہ دنیا کی آبادی اور بنی آدم کو رزق پہنچانے کا وسیلہ ہیں ظلم و ستم سے محفوظ رکھے اور ان کے ساتھ عدل و انصاف کرتا رہے۔ اور لشکر والوں کو جو کہ سلطنت و مملکت کے محافظ ہیں خندہ پیشانی اور اچھی گفتگو سے مطیع و فرمانبردار رکھے۔ اور اُن کی تنخواہیں اور وظیفے اوقات مقررہ پر ادا کرتا رہے۔ اور اس گروہ کو جو کہ جاں نثاری میں ثابت قدم رہے زیادہ انعامات دیتا رہے۔ اور اُن لوگوں کو جو کہ بیہودہ اور بے بہرہ ہیں سزائیں دیتا رہے مختصر یہ کہ سب حالات میں "میانہ روی اختیار کرنا سب سے بہتر ہے" اس مقولہ پر کاربند رہتے ہوئے افراط و تفریط سے پرہیز رکھے۔ اور سرحدوں پر دنیا کے گرم و سرد دیکھے ہوئے تجربہ کار لوگوں کو (حاکم) مقرر کرے اور اُن مقامات پر واجبی طور پر قلعوں کی آبادی و تیاری میں مصروف رہے۔

حضرت خاقان سعید نے فرزند سعادتمند کے لئے اسباب سلطنت مہیا فرمائے۔ اور شجاع اور شیر دل اُمرا اور صائب جیسے دانا وزرا (مدد کے لئے) مقرر فرمائے۔ اور

Marfat.com

اُس ولایت کے انتظام و انصرام کی باگ ڈور امیر اعظم بہت عدل و انصاف کرنے والے سردار امیر غیاث الدین شاہ ملک کی صائب رائے اور روشن عقل پر چھوڑ کر اس کی عقل و دانش پر بھروسہ کیا۔ یعنی جس طرح بھی وہ اپنی دانائی کے بموجب مناسب سمجھے ملک کے کاموں کا انتظام کرے۔

میرزا محمد جہانگیر ولد میرزا محمد سلطان کو ولایت حصار شادمان سونپنے کا ذکر

فرہنگ:- سویت:- مساوات
متعارف:- مروجہ
محدث:- نئی
متغلب:- غلبہ حاصل کرنے والا۔ متقلب:- تبدیل شدہ۔
وصایا:- جمع وصیت
استماع نمودن:- سننا،

جب (خاقان سعید) کی بزرگ طبیعت اور آفتاب اثر دل نے مملکت ماوراء النہر اور ترکستان کے تمام بڑے کاموں کو منظم فرمایا تو مبارک سواری ممالک خراسان کی طرف واپس ہوئی۔ اور میرزا محمد جہانگیر ولد میرزا محمد سلطان کو ولایت حصار شادمان بطور ممعاش عطا فرمائی۔ اور اس ولایت کی آمدنی اس کے نائبین کے لئے بخشی۔ اور پدرانہ نصیحتوں کے دروازے کھولے یعنی فرمایا کہ سب حالات میں نیکوکاری کو اچھا سمجھے (کیونکہ) خدائے تعالےٰ احسان کرنے والوں کا احسان ضائع نہیں کرتا اور" اللہ تعالےٰ کی خلقت پر شفقت کرنا چاہیئے "کی شرط کو بجا لائے۔ اور حاکموں کو حکم دیدے کہ رعایا کے درمیان مساوات کا خیال رکھیں۔ اور قوی لوگوں کی خوشنودی کے لئے کمزور لوگوں کے حقوق کو پامال نہ کریں۔ اور مروجہ قانون پر عمل کرتے رہیں۔ اور نئی بات نہ کریں۔ اور اس کی (میرزا محمد جہانگیر کی) دانائی کی زیادتی اور سیاست کے کمال سے ہر ایک جابر رنج و بلا میں مبتلا رہے۔ زیادہ عزت والا بیٹا ان وصیتوں کو جو کہ بہترین ہدایتیں ہیں۔ رضامندی کے کان سے سُنے۔ اور تمام حالات میں ان شرائط کو اپنا رہنما بنائے۔ اور شاہزادہ کو شادمان حصار کی طرف خوش کرکے روانہ فرمایا۔

Marfat.com

میرزا قیدو کو ولایت قندہار و کابل عطا فرمانے کا ذکر

فرہنگ :- وخیم :- گراں ۔ بُرا ، غائلہ :- بُرائی ، تباہی ۔
قاعدہ :- بنیاد جڑ ، موکد :- مضبوط کرنے والا ۔

(آنحضرت کی) مبارک سواری نے جیحون کو عبور کیا اور قندھار کابل و غزنین دریائے سندھ کے کنارے تک کا علاقہ اور افغانستان جو کہ حضرت صاحبقران کے زمانے میں میرزا پیر محمد ولد میرزا جہانگیر کے سپرد تھا۔ حضرت خاقان سعید نے اس کے بلند اقبال بیٹے میرزا قیدو بہادر کو عنایت فرمایا ۔ اور فرمایا کہ اُن ممالک کو بخشش اور عدالت سے رونق اور ترقی دیوے ۔ اور ظلم و بیداد و جور و فساد کے خیال کو جو کہ برا نتیجہ اور بڑی بُرائی رکھتا ہے روشن ضمیر میں نہ آنے دیوے ع (آئینہ وہی بہتر ہے جس پر گرد نہیں ہوتی) (ملک کفر سے باقی رہ جاتا ہے لیکن ظلم سے باقی نہیں رہتا) اور سیرت و عادات کی باگ ڈور عقل و دانائی کے ہاتھ میں سونپے (عقل و دانائی کے موافق کام کرے) اور ہوش کا کان "تم پر میانہ روی فرض ہے" کے مضمون پر رکھے (میانہ روی اختیار کرے) اور نیکنامی کو جو کہ ملک کی تر و تازگی کی تجدید کرنے والی اور دعائے خیر کو جو کہ سلطنت کی بنیاد کو مضبوط کرنے والی ہے ۔ بزرگی کے بارے میں حقیر نہ سمجھے ۔

میرزا ابراہیم سلطان بہادر کو بلخ اور اس کے متعلقہ علاقوں کے سپرد کرنے کا ذکر

فرہنگ :- تصاریف :- جمع تصریف بمعنی گردشِ انقلاب ، معاد :- قیامت عتاد :- سامان ، یوم التناد :- ندا دینے کا دن مراد قیامت ، مطموس :- ملیامیٹ کیا ہوا ۔
مشید :- مضبوط ابد الدہر :- ہمیشہ کے لئے ۔

حضرت (خاقان سعید) کی ولایات کو فتح کرنے والی رائے اس امر کی متقاضی ہوئی ۔ کہ فرزند

Marfat.com

اقبال مند، سلطنت کے آسمان کے آفتاب۔ ملک کے آسمان کے چاند ابوالفتح میرزا ابراہیم سلطان کو ولایت بلخ و سرحد کابل تک طخارستان و بدخشان کی حکومت سپرد کرے۔ اور ان ملکوں کا انتظام اُس کی کامل عقل کی خوبی اور عمومی عدل کی برکت کے سپرد کرے۔ اس بنا پر مبارک حکم نافذ ہوا کہ شاہزادہ جو کہ دارالخلافہ ہرات میں حضرت خاقانی کا قائمقام تھا۔ خیمہ اعلیٰ میں حاضر آئے۔ اور شاہزادہ آنحضرت کے حکم عالی کی بجا آوری میں ہرات سے روانہ ہو کر سولہ ماہ رجب کو علاقہ اندخود میں ملازمت (حاضری) کی عزت سے مشرف ہوا۔ اگرچہ آنحضرت اُس آنکھوں کی ٹھنڈک (میرزا ابراہیم) "اس پر خدا کی نظر ہو" کی شرافت یقین کی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ اور خدا کے نور کی روشنی اس کی روشن پیشانی میں مشاہدہ کرتے تھے اور ملاحظہ کرتے لیکن چونکہ بیٹے کے حق میں باپ کی شفقت و محبت کی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب آنکھ کو روشن کرتا ہے۔ آنحضرت نے اپنی روشن رائے کی ایک شعاع کو جو کہ "اللہ تعالےٰ اپنے نور سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے" کی بجلیوں کی ایک چمک کی مانند ہے اس کے ارادوں کا رہنما بنایا اور فرمایا کہ تمام حالات میں تقوی و پرہیزگاری کو جو کہ قیامت اور یوم آخرت کے لیئے زادراہ اور توشہ ہے "بس سب سے اچھا زادراہ تقویٰ ہے" اپنی عادت کا زیور اور سعادت کی پونجی بنائے۔ اور عدل گستری میں طاقتور اور کمزور کو یکساں سمجھے۔ اور ظلم کے جھنڈے کو سرنگوں اور ستم کی نشانی کو ملیامیٹ کرے۔ اور مظلوم کی بددعا سے "کہ مظلوم کی بددعا سے ڈرو" پہلو بچائے۔ اور خیرات کی بنیاد اور نیکیوں کی جڑ کو مضبوط اور محکم بنائے۔ اور ہمیشہ کے لیئے نیک نام چھوڑے۔ بیت

کوئی ہمیشہ دنیا میں نہیں رہتا۔ یہی بہتر ہے کہ (تیری) نیکی یادگار رہے۔

جب اُن ولائتوں کے تمام امور حسب خواہش سرانجام ہو گئے۔ تو مبارک سواری نیک فال اور مبارک ساعت میں دارالخلافہ ہرات کی طرف واپس ہوئی۔ (خاقان سعید واپس آئے) اور سولہویں ماہ شعبان کو دارالخلافہ میں تشریف فرما ہوئے۔

ع مثلِ آفتاب خانہ شرف میں آیا۔

Marfat.com

سلطان علی بن پیر پادشاہ بن لقمان پادشاہ بن طغاتیمور خاں کے مارے جانے کا ذکر

فرہنگ، الہام :- منجانب اللہ خبردار ہونا۔ تلقین :- ہدایت،

جب حضرت خاقان سعید نے دوسری مرتبہ مازندراں پر لشکر کشی کی تو پیر پادشاہ نے ولایت رستمدار میں پناہ لی اور اس کی شرح لکھی جا چکی ہے۔ جب مبارک سواری واپس ہوئی۔ تو پیر بادشاہ کا بیٹا سلطان علی اقبال کے الہام اور نیکی کی ہدایت سے آنحضرت کی قدمبوسی کے لئے روانہ ہوا اور ھنۂ مبارکہ کے قریب (آنحضرت کے) مبارک خیمے پر پہنچا۔ اور آنحضرت نے اس پر مہربانی و شفقت فرمائی۔ اور سیستان کی لڑائی میں وہ حاضر خدمت رہا۔ قلعہ ذرہ کے فتح ہونے کے بعد بغیر کسی سبب کے بھاگ گیا۔ اور رستمدار چلا گیا۔ جہاں کہ اُس کے باپ کا انتقال ہوا تھا۔ امیر کیومرث رستمداری نے اس کو پوری مدد پہنچائی۔ اور اُس کے باپ کے ملازم اور بعض آوارہ لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اور ماوراء النہر کی طرف (آنحضرت کے) فتحمند جھنڈوں کے آنے کی خبر سنکر اُس نے استرآباد کے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور جب میرزا اُلغ بیگ گورگاں فتحمند لشکر کے پیچھے روانہ ہوا اور اپنے معتمد نوکر ابو اللیث کو استرآباد میں چھوڑا۔ تو سلطان علی ایک جماعت کے فساد اور بہکانے سے استرآباد پر حملہ آور ہوا۔ اور ابو اللیث نے بھی لڑائی کی تیاری کر لی۔ اور دونو گروہ بھاری لشکروں کے ساتھ آمنے سامنے ہوئے۔ اور لڑائی کی آگ بھڑکی۔ اور سلطان علی ایک کاری زخم کھا کر ہلاک ہو گیا۔ اور فتحمند لشکر نے بے انتہا مال غنیمت اور سلطان علی کا سر ہرات میں پہنچا دیا۔

امیر سید علی کے ساری سے آنے اور پھر اُس کو اُس کی ولایت میں پہنچانے کا ذکر

فرہنگ، تحاشی :- ایک طرف ہونا۔ منبت :- اُگنے کی جگہ،

Marfat.com

آمال :- جمع امل، رشد :- راستی انجاح :- حاجت روائی کرنا

حضرت صاحبقران نے روم و شام سے واپسی کے وقت آل وساری اور متعلقہ علاقوں کی حکومت جناب مرتضائے اعظم امیر سید علی بن امیر سید کمال الدین بن امیر سید قوام الدین کو عنایت فرمائی تھی۔ اور آنحضرت کے واقعہ کے بعد حضرت شاہرخ نے بھی وہ ممالک بدستور اُس پر برقرار رکھے۔ اور اُن ایام میں جبکہ آنحضرت (خاقان سعید) ماوراءالنہر میں تھے امیر سید مرتضا امیر سید علی مذکور کے بھائی نے سادات ہزارہ جریب کی مدد سے جن کا وہ داماد تھا۔ ایک لشکر جمع کر کے بھائی پر حملہ کر دیا۔ اور وہ آنحضرت کی مدد کا خواہاں ہوا۔ آنحضرت نے اس پر مہربانی فرمائی اور قبول فرمایا کہ اس کو اس کی مملکت میں پہنچا دیا جائے گا۔ اور صاحب اعظم خواجہ شمس الدین محمد مشرف سمنانی کو مقرر فرمایا کہ امیر سید علی کے ساتھ ولایت ساری جا کر امیر سید مرتضا سے کہے کہ حضرت صاحبقران نے آل و ساری کی ولایت امیر سید علی کو عطا فرمائی تھی۔ اور ہم نے اس کو برقرار رکھا تھا۔ اب سنا جاتا ہے کہ جناب مرتضوی نے اس کو اس ولایت سے نکال دیا ہے اور ہم سے مخالفت کی۔ یہ بات دانائی اور عقلمندی سے دور معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اہلِ دنیا کو معلوم ہے کہ ہم اُن پر مہربانی اور عنایت کرنا لازم سمجھتے ہیں۔ اور اُن کی درخواستوں کو قبول فرماتے ہیں۔ اور عقلمند آدمی کو چاہیئے۔ کہ ایسے آقا کی مخالفت کو جو کہ اُس کی اُمیدوں کے درخت کے اُگنے کی جگہ ہو۔ دل میں جگہ نہ دیوے۔ اور چاہیئے کہ فرمانبرداری کی رسومات کو انجام دیوے۔ اور اطاعت کے رستے سے منہ نہ پھیرے اور جیسا کہ ہمنے سنا ہے کہ مرتضا کی پیشانی سے راست روی کے آثار نمایاں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان نصیحتوں کو قبول کرے گا۔ اور اگر دل میں کوئی فاسد خیال یا دماغ میں کوئی بیہودہ غرور ہو گا تو اُسے باہر نکال دے گا۔ ہم اس وقت خراسان میں جو کہ دائرہ سلطنت کا مرکز ہے اسی ہزار مسلح سوار لئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور دل کو چاروں طرف سے اطمینان ہے۔ اور اُس (تمہارے) ملک پر قبضہ کرنے کے لئے ظاہرا طور پر (ہمارے) مبارک کوچ کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ لشکر جو اُن حدود میں ہیں صرف (ہمارے) اشارے کے منتظر ہیں۔ اور اگر جناب مرتضےٰ (تم) نصیحت اور حکم نہ سنے گا تو وہ (بزورِ شمشیر) سنوا دیں گے۔"

خواجہ شمس الدین محمد مشرف اور امیر سید علی استر آباد پہنچے۔ اور خواجہ محمد ساری کو

Marfat.com

بھیجا اور امیر مرتضٰے کو نصیحتیں کیں لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔ خواجہ محمد واپس آیا اور امیر سید علی نے استر آباد میں امیر خضر خواجہ اور ساری کے لوگوں کے ایک گروہ کو جمع کر کے شبخوں مارنے کے لئے ساری چلا گیا اور سید مرتضٰے کو باہر نکال کر ملک پر اپنا قبضہ کر لیا۔

ممالک ماوراالنہر کی فتح کی مبارکباد کیلئے ہر چہار طرف سے ایلچیوں اور سرداروں کے آنے کا ذکر

فرہنگ، اعراق:۔ جمع عرق مراد شرافت، بعد الیوم:۔ آج کے بعد:
یورت:۔ پڑاؤ، خیمہ، فر:۔ شان و شوکت،

اس وقت جبکہ مبارک جھنڈے ملک ماوراالنہر سے واپس ہوئے۔ امیر ایلچی شاہ بدخشانی نے جس کے بھائیوں کو شاہ بہاءالدین نے قتل کر دیا تھا۔ بھاگ کر (آنحضرتؐ کی) درگاہ عالم پناہ میں پناہ لی۔ اور حضرت خاقان سعید نے اس پر مہربانی فرما کر وعدوں سے اُمید دلائی۔ اور خوارزم کی طرف سے امیرزا انکے ایلچی نے پہنچکر ماوراالنہر کی فتح کی مبارکباد دی اور آنحضرتؐ نے اس پر مہربانی فرما کر اس کو اجازت دی۔ اور فولاد خاں وامیر ایدکو بہادر اور امیر البسی نے (بھی) جو کہ دشت قبچاق اور ممالک اوزبک میں صاحب اختیار تھے۔ اپنے نوکروں کو بطور ایلچی بھیجا اور بادشاہانہ تحفے مثلاً شنا نغار اور شکاری جانور بھیجے مضمون پیغام یہ تھا۔

آنجناب کے بزرگ اخلاق کی خوبیاں اور شرافت کی بھلائیاں دنیا کے ملکوں خصوصاً دشت قبچاق کی ولائیتوں میں پوری شہرت رکھتی ہیں۔ اس زمانے میں جبکہ سمرقند کے مایۂ ناز خطے نے جو کہ سلطنت کا منشا اور سعادت کا منبع ہے۔ (آنحضرت کے) مبارک قدموں کی شوکت سے تازہ زینت حاصل کی ہے اور وہ ولائیتیں نئے سرے سے آنحضرت کے فرمان برداروں کے زیر حکومت آئی ہیں تو رسم مبارکباد کا بجا لانا ضروری ہوا! التماس یہ ہے کہ آج سے طرفین میں رسم میں اور آنحضرت کے درمیان) صلح اور اتفاق رہے۔

بیت، جب ایک دوسرے کے ساتھ دوستی رکھیں گے۔ تو شور و شرارت سے

Marfat.com

راستے محفوظ رہیں گے۔

آنحضرت نے ایلچیوں کو انعام دے کر بادشاہانہ کلاہ و پیٹیاں عطا فرمائیں۔ اور فولاد خان امیر ایدکو اور امیر الیسی کے لیے شاہانہ تحفے بھیجے۔ اور امیر حسن کا کو جو خوبیٔ خلق اور لطفِ تقریر کی خوبیوں سے موصوف تھا۔ مقرر فرمایا۔ کہ فولاد خاں کے پاس جائے اور شاہزادہ جوان بخت میرزا محمد جوکی بہادر کے لیے خانی خاندان اور چنگیزی قبیلہ کی لڑکی کی خواستگاری کرے اور امیر ایدکو کی لڑکی سے جو کہ قوم منکقوت سے ہیں منسوب کرے۔ اور امیر حسن کا روانہ ہوا۔ اسی اثنا میں ترکمانوں کا ایک گروہ جو اُترنجم اور دہستان میں تھے اور پیر پادشاہ کے فساد میں بھاگ گئے تھے۔ اُن کے بزرگ نصیب کی رہنمائی سے تیمور نے اپنے فرمانبرداروں اور قبیلے کو جمع کیا۔ اور اصلی مقام پر اقدس بوسی کا شرف حاصل کیا۔ آنحضرت نے اُن کا گناہ معاف کر کے لشکروں کے لیے اُس مقام پر کیمپ دیا اور سب نے مطمئن ہو کر آرام کیا اور بیٹھے۔

جنابِ ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی کو سیستان کی طرف بھیجنے کا ذکر

فرہنگ:- ولائیت مآب:- مراد ولی۔ ارشاد انتساب:- رشید، اقتدار:- پیروی ماثم:- گناہ۔ اہمال:- سستی کرنا۔ امہال:- مہلت دینا۔ جرائد:- دفتر۔ اطلاق کردن:- آزاد کرنا

گذشتہ سال (کے حالات) میں بیان ہو چکا کہ ظفر نشان سواری سیستان کی لڑائی سے واپس ہوئی۔ اور ماوراء النہر کا ارادہ کیا۔

ع اب جب اقبال اور فتحمندی کے ساتھ واپس آیا

(تو) سیستان کے حاکموں نے معذرت کی ابتدا کر کے عرض کیا کہ اگر آنحضرت جناب ولی شیخ زین الدین الخوافی کو روانہ فرمائیں۔ اور اہل سیستان کی جان بخشی فرمائیں تو وہ ضرور

Marfat.com

بے خوف ہو کر (آنحضرت کی) خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آنحضرت نے اُن کی درخواست قبول فرما کر جناب نیکی سے نسبت رکھنے والے (زین الدین) کو روانگی کی اجازت فرمائی۔ اور سیستان کے نمائندوں نے اُن کا استقبال کیا اور اُن کے احترام کی خدمت بجا لائے۔ اور جناب شیخ نے اُن مہربانیوں اور عنایتوں کا ذکر جن کا حضرت خاقان سعید نے وعدہ فرمایا تھا۔ اُس ملک کے رہنے والوں سے کیا۔ وہاں کے نمائندے مثلاً شاہ مسعود برادر شاہ قطب الدین او رفانی سابق حرب اور سیستان کے باقی بڑے بڑے لوگ تیغ و کفن باندھکر درگاہ عالم پناہ (دربار خاقان سعید) میں حاضر ہوئے۔ جناب شیخ نے سفارش کے لئے زبانِ فصاحت "اگر تو ان پر عذاب کرے تو تیرے غلام ہیں" کھولی اور "اگر تو معاف کرے کہ یہ تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے" پڑھا۔ اور عرض کیا کہ اس جماعت کی وفاداری کا قدم مقام ثبات سے لڑکھڑایا ہے اور آنحضرت کو اس بارے میں اللہ تعالےٰ کے طریقے کی پیروی کرنا چاہیئے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے باخبر ہے اور باوجود طاقت اور جلال رکھنے کے اُن کو سزا دینے میں تامل اور دیر کرتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کرتے ہیں تو اُن کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ سیستانی لوگ مدتوں اس خاندان کی خدمت اور جاں نثاری کا فرض بجا لاتے رہے ہیں۔ اور اب اگر انہوں نے ناشکری کا قدم اُٹھایا ہے۔ اور آنحضرت کے منور دل کو تکلیف پہنچائی ہے تو اپنے کئے کی سزا پا چکے۔ اور (آنحضرت کے) قہر کی تلخی کا مزہ چکھ چکے اور شرمندگی سے دانتوں میں اپنی اُنگلی کاٹ چکے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اب رحمت بادشاہانہ کی اُمید پر (ع)

تیغ و کفن باندھکر توبہ کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

آنحضرت کی فطری مہربانی جوش میں آئی۔ اور جناب شیخ کی سفارش قبول فرمائی۔ اور ان کے جرموں کی فہرست پر معافی کا خط کھینچدیا اور سب کو انعام و اکرام عطا فرمایا۔ اور شاہ نصرت ولد شاہ محمود کو جو کہ قلعہ طوس میں قید تھا۔ آزاد کر دیا۔ اور سیستان کے نمائندوں کیساتھ اُسکے باپ شاہ محمود کے پاس بھیجدیا۔ اور شاہ مسعود (آنحضرت کے) مبارک لشکر کا ملازم ہو گیا۔

شہر مرو کے آباد کرنے کا ذکر

فرہنگ:۔ متنزہات:۔ سیر گاہیں۔ معاقد:۔ جمع عقد بمعنی گرہ۔ اطلال:۔ کھنڈرات

ارانب:۔ جمع ارنب بمعنی خرگوش۔ ریاں:۔ سیراب۔ مبیت:۔ رات گذارنے کی جگہ

Marfat.com

حضرت خاقان سعید پندرہ ذیقعد مبارک ساعت نیک وقت میں بادغیس کی طرف جس کی سبزہ گاہیں فصل بہار میں معشوق کے چہرہ سے زیادہ دلکش اور معشوق کے وعدے سے زیادہ دل پسند ہوتی ہیں۔ روانہ ہوئے۔ اور چونکہ سلطنت کی بنیاد عمارت سے مستحکم ہوتی ہے۔ اور بادشاہت کی جڑیں زراعت سے نشو ونما پاتی ہیں۔ حضرت کے روشن دل کی یہ خواہش ہوئی کہ شہر مرو کو جو عرصہ سے ویران و برباد پڑا ہوا تھا۔ دوبارہ تعمیر کریں۔ اور وہ خطہ جو کہ خراسان کے بڑے شہروں میں سے اور فتحمند بادشاہوں کا دارالخلافہ ہے۔ اور زمانہ کی دستبرد اور دن رات کے حادثات سے ویران ہوگیا ہے اور اس کی عمارات میں سے نشانات اور کھنڈرات کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا ہے تعمیر کریں۔ اور آٹھ سو بارہ ہجری سے جبکہ تولی خاں پسر چنگیز خاں نے اس کی ویرانی کا حکم دیا تھا اس سال تک جبکہ دوبارہ تعمیر ہوا ایک سو چورانوے سال گزر چکے تھے القصہ آنحضرت نے حکم دیا کہ خراسان کے شہروں کے تمام ترک وتازیک اس اہم کام میں مصروف ہو جائیں اور پہلے پانی جس سے انسانی زندگی کا قوام وابستہ ہے۔ بلکہ اشیا کی پیداوار کی جڑ اس سے قائم ہے۔ جاری کریں۔ (چنانچہ) مبارک حکم نافذ ہوا کہ مرو کا پانی جو نہر مرغاب سے آتا تھا۔ اور اس کے بند کو پانی نے توڑ دیا تھا۔ اور نہر کو آٹ دیا تھا اس نہر کو کھولا جائے اور بند کو باندھا جائے۔ اور اس بڑے کام کے لئے کبیر علاؤالدین علیکہ کوکلتاش۔ امیر مومنی بڑے امیروں میں سے اور امیر علی شغقانی دیوانوں میں سے مقرر ہوئے۔ اور وہ کام جو کہ فوج اور سپاہ والا بادشاہ ایک سال میں بھی نہ کر سکتا تھا۔ تھوڑے سے عرصے میں پورا ہوگیا۔ اور عاشقوں کے دلوں کی مانند ویران اور اہل ہنر کے کاموں کی مانند خراب زمینیں معشوقوں کے رخساروں اور لالہ رویوں کے گالوں کی مانند پُر رونق اور تروتازہ ہوگئیں۔ اور اطراف وجوانب (کی زمینیں) جو خرگوشوں اور لومڑیوں کے رہنے کی جگہ ہوگئی تھیں سبزہ وتازہ درختوں کے اگنے کی جگہ اور خوش آواز پرندوں کے رہنے کی جگہ ہوگئیں۔ اور پہلے سال کسانوں کے پانسو جوڑ بیل (مرد و عورت) زراعت میں مشغول ہوئے۔ اور لوگ وہاں رہنے اور آباد ہونے کی طرف مائل ہوئے۔ نہر کی لمبائی بند کے سرے سے دروازہ علمدار تک جو کہ (حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمداروں کا) ٹوٹا ہوا مقبرا ہے بارہ فرسنگ ہے اور عرض شروع میں پندرہ گز سے بیس گز تک ہے اور گہرائی پانچ گز سے کم نہیں ہے۔ شہر میں مسجدیں اور بازار اور مکانات اور خانقاہیں اور مدرسے اور دیگر اچھی عمارتیں بنائی گئیں۔ اور جب گیا ہوا پانی نہر مرو میں دوبارہ آیا اور شہر

Marfat.com

کی عمارتیں تعمیر ہو چکیں تو اُمرا دارالخلافہ کی طرف واپس ہوئے۔ اور حضرت خاقان سعید دریائے مرغاب تک گئے اور ہوا کی گرمی کیوجہ سے کینتو کے سرد مقام پر واپس آگئے۔ اور اُس دلکش مقام پر عید الضحیٰ کی رسومات بجالا کر دارالخلافہ ہرات کو روانہ ہوئے۔

بیت:۔ خدا کی مدد کی برکت سے بلند مرتبہ سواری اقبال و نصیب کے ساتھ دارالخلافہ میں پہنچی۔

ممالک فارس و عراق کے واقعات اور میرزا پیر محمد کی شہادت اور میرزا اسکندر کے جلوس کا ذکر

فرہنگ:۔ مراحل:۔ جمع مرحلہ بمعنی منزل۔ گلویان:۔ رئیس
وثاق:۔ مکان، قیدخانہ، شب دیجور:۔ اندھیری رات، یوم النشور:۔ قیامت کا دن،
منازع:۔ لڑائی کرنے والا، سدِ سکندری:۔ وہ دیوار جو سکندر نے ملک کی حفاظت کے لئے بنائی تھی۔ چماق:۔ ٹیڑھی لکڑی، تورلتاء:۔ جشن شادی،

پہلے ذکر کیا جا چکا کہ میرزا اسکندر شیراز آیا اور میرزا پیر محمد نے اس کی دلجوئی کی۔ اور ولایت کرمان کی فتح کا ارادہ کیا۔ اور منزلیں طے کر کے منزل دوجاہہ پر پہنچا۔ خواجہ حسین شربت دار جس کو میرزا پیر محمد نے طبیب سے امارت کے مرتبہ پر پہنچایا۔ اور ملک و دولت میں پورا صاحب اختیار بنایا۔ وہ نحس ایک بیباک جماعت کیساتھ بغاوت پر کھڑا ہوا۔ اور اُس رحمدل اور عادل بادشاہ کے خیمے میں آدھی رات کی وقت داخل ہو کر اس کو شہید کر دیا۔ میرزا اسکندر نے اس واقعہ (قتل میرزا پیر محمد) سے آگاہ ہو کر دو دوستوں کے ساتھ شیراز کا راستہ لیا اور دو دن کے بعد اقبال و سعادت کیساتھ دروازہ دولت سے داخل ہوا۔ اور امیر تیمور خواجہ کے گھر جو کہ میرزا (پیر محمد) شہید کا قائمقام تھا۔ جا کر واقعہ کی صورت بیان کی۔ اُمرا نے جو کہ شہر میں تھے یہ حرکت (قتل پیر محمد) میرزا اسکندر کی طرف خیال کیا لیکن جب لشکری لوگ پہنچے اور واقعہ کی تفصیل بیان کی تو فارس کے اکابر و نمائندگان نے امیر زادہ اسکندر سے بیعت کی اور اس کو بادشاہ بنا دیا

Marfat.com

اور خواجہ علاؤالدین محمد نے جوکہ سب سے بڑا رئیس تھا شہر اور فصیل پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔
اور خواجہ حسین نے بادشاہ سعید کے قتل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائی خواجہ علی کو حکم دیا کہ میرزا اسکندر کے مکان پر جاکر اس کو بھی شہادت کا شربت پلائیں۔

ع وہ ہوا کے ساتھ ساتھ شیراز گیا تھا۔

اور امیر عبدالصمد اُسی وقت یزد کی طرف چلا گیا۔ اور باقی امیر حسین ناپاک کے فرمانبردار ہو گئے۔ اور وہ ملعون پوری شان و شوکت کے ساتھ شیراز کے بیرونی حصے پر آیا۔ اور میدان سعادت میں اپنے سر پر چتر لگا کر شہر کے چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ اور دروازہ موردستان پر آکر علاؤالدین رئیس سے بات چیت کی اور سخت جواب سنے اور میرزا اسکندر نے دروازے کے اندر سے وہ باتیں اور اُس روز رات تک طرفین سے مردانہ وار تیر اندازی اور بہادرانہ لڑائیاں رہیں۔ اور شام کے وقت ایک امیر دروازہ موردستان سے شہر میں داخل ہوا۔ اور خواجہ حسین اس بات سے آگاہ ہو کر پریشانی کی حالت میں جعفر آباد کے راستے سے کیمپ پر چلا گیا اور امیروں اور لشکر نے میرزا اسکندر کیطرف رغبت کی۔ اور میرزا اسکندر نے تلوار کھینچے ہوئے حکم دیا کہ دروازہ موردستان کو کھولدیں تاکہ امیر اور لشکر اندر آجاویں۔ اور وہ اندھیری رات قیامت کے دن پل صراط پر سے گذرنے کا نمونہ تھا۔ دوسرے روز صبح کو وہ نابکار نمکحرام آقاکش کرمان کی طرف بھاگ گیا۔ اور میرزا اسکندر نے اُس گروہ کو جن کی شرارت کے شعلے بھڑک رہے تھے سزا دی۔ اور ملک فارس کسی روکنے والے اور جھگڑنے والے (کی لڑائی) کے بغیر استحقاق اور وراثت کی رو سے (میرزا اسکندر کے) قبضے میں آگیا۔

بیت:۔ اگر میں تعریف میں اُس کو اسکندر ثانی کہوں تو بجا ہے کیونکہ اُس کے
ملک کی دیوار (حفاظت) سکندر کی سدِ سکندری سے بہتر ہے۔

اور وہ امیر جنکو میرزا پیر محمد نے بطور ہراول کے کرمان بھیجا ہوا تھا۔ اس خبر کو سن کر پریشان ہو گئے اور شیراز کی طرف چلے گئے۔ امیر صدیق نے راستہ میں حسین لعین کو پکڑ لیا۔ اور خنجر سے اُس کا ایک کان کاٹ کر نشانی کے طور پر میرزا اسکندر کے پاس بھیجدیا۔ اور اُس کو شیخ سعدی قدس سرہ (اُس کا بھید پاک ہو) کے مزار پر لاکر اُس کی داڑھی اور مونچھوں کا کچھ کاٹ دیا۔ اور اس کا عورتوں جیسا سنگار کر کے اُس کو بیل پر بٹھایا اور اُس کے سر پر تاج رکھکر اُس کو میرزا اسکندر کے پاس لائے۔ میرزا اسکندر نے اُس سے پوچھا۔ کہ

Marfat.com

تو نے کیوں میرے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اُس نے جواب دیا اگر میں نے اس کا قصد کیا تو خود تجھے بھی بُرا معلوم نہیں ہُوا (تیرے لئے بہتری ہوگئی) میرزا اسکندر نے چاقو نکالکر اپنے ہاتھ سے اس کی دائیں آنکھ آنکھ کے حلقے سے باہر نکال لی۔ اور حکم دیا کہ اس کو چماق سے مار مار کر ہلاک کریں۔ اور اس کے سر کو اصفہان بھیجدیا۔ اور اس کے نجس جسم کو دو تین روز لٹکائے رکھنے کے بعد جلا دیا۔ اور تمام امیر میرزا اسکندر کے پاس جمع ہو گئے

اور یزد کے داروغہ نے باوجود عمر شیخی خاندان کے قدیم ملازم ہونے کے مخالفت کرکے امیر عبد الصمد اور طاہر کو گرفتار کرلیا اور اچانک ملک آغا کو جو اُس کی آقا تھی لوٹ کر شہر سے باہر نکالدیا۔ اور میرزا اسکندر نے خبر پاکر امیر عبد اللہ و عبد الکریم اور خواجہ محمود خوارزمی کو یزد کے محاصرے کے لئے بھیجدیا۔ اور خود اصفہان کو روانہ ہوا اور صحرائے کوشک زرین میں جشن منعقد کیا۔

سلطان معتصم کا ذکر

فرہنگ: دود بر آوردن:۔ ہلاکت کو پہنچانا منتشر:۔ من چلا۔ جوشیلا۔ سنن:۔ جمع سنت، طریقہ، مستصفی:۔ صاف کیا ہوا۔ اخلاف:۔ جمع خلف التیام:۔ بھرنا شیم:۔ جمع شیمہ۔ عادت۔ وصلت رحم:۔ ایک رحم سے ہونا وظائف:۔ جمع وظیفہ، فرض

اور اس سے پیشتر سلطان معتصم والد زین العابدین ولد شاہ شجاع جو کہ خاندان دلبیہ کی امیدگاہ اور منظفریہ خاندان کی پشت و پناہ تھا مارا گیا۔ اس کا حال یہ ہے کہ جب اُس کے باپ کو سمرقند لے گئے اور شام کی طرف چلا گیا۔ اور حضرت صاحبقران کے واقعہ کے بعد عراق و آذربائیجان کی طرف چلا گیا۔ اور امیر قرا یوسف نے اس کی تواضع کی۔ اور چند روز تبریز میں عیش کے ساتھ گذارے۔ اس کے بعد امیر بسطام جاگیر کے ساتھ اور قاضی احمد صاعدی کی رہنمائی میں اصفہان کا ارادہ کیا۔ اور میرزا عمر شیخ ولد میرزا پیر محمد و امیر سعید برلاس و امیر جلبانشاہ جو کہ اصفہان میں تھے۔ استقبال کے لئے گئے اور بغیر جنگ کے یزد کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور امیر شاہ جلبانشاہ کے نوکر نے جو کہ کاشان میں تھا صاحب اعظم خواجہ غیاث الدین سیدی احمد کے ساتھ شہر کا انتظام کیا۔ اور اپنے آپ کی کاشانیوں سے اور

Marfat.com

کاشانیوں کی سلطان معتصم کے لشکر سے حفاظت کرتے تھے۔ اور احتیاط کی شرط بجا لاتے تھے۔

اور امیر فاضل میرزا عمر شیخ سے جو کہ یزد چلا گیا تھا جدا ہو کر کوشک زر میں میرزا اسکندر کے پاس آیا۔ اور موجودہ حالات سے (اسکندر کو) آگاہ کیا۔ میرزا اسکندر نے امیر صدیق و امیر کیومرث و ببان کو اُن اُمرا کے پیچھے جو بغیر جنگ کئے یزد کی طرف چلے گئے تھے۔ بھیجا۔ اور خود سلطان معتصم کی طرف گیا۔ اور آتش گاہ کے قریب دونوں لشکر اکٹھے ہوئے اور جنگ میں مشغول ہوئے۔ اور فارس کے بڑے بڑے آدمی سلطان معتصم کیطرف چلے گئے۔ اور دشمن دلیر ہو کر اسکندر میرزا کے قلب لشکر کے قریب آیا لیکن لشکر اسکندری نے حیدری بازو کی طاقت سے مظفری خاندان کو ہلاک کیا اور سلطان معتصم کی سپاہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی۔ آذربائیجان اور عراق کے اکثر سردار گرفتار ہو گئے اور حکم الٰہی کے قیدی ہوئے۔ اور سلطان معتصم نے اصفہان کے دروازے پر پہنچکر چاہا کہ گھوڑے کو نہر پر سے کودا دیوے لیکن (شہزادہ معتصم) بھاری جسم والا آدمی تھا۔ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور پیچھے سے گر پڑا۔ ایک بہادر نے پیچھے سے پہنچا اور اس نے اُس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور اُس کے فتنہ کی آگ (اس طور پر) بیٹھ گئی۔ اور ملک فخر الدین نطنزی بھی مارا گیا۔ اور امیر بسطام جاگیر رَے کی طرف گیا۔ اور قاضی نظام الدین صاعدی نے جانبداری کا طوق گردن میں ڈالکر تمام رعایا سے مل کر کوتاہ اندیش اُمیدوں کی رسی دراز کی۔ اور ہر چند میرزا اسکندر نے ایلچی بھی بھیجا۔ لیکن کچھ اثر نہ ہوا اور اُس نے کان دھر کر نہ سنا۔ اور اسی وجہ سے اصفہان کے بیرونی طرف بہار تابستان اور نصف خزاں تک بڑی خرابی رہی۔ اسی عرصے میں میرزا رستم خاقان سعید سے اجازت حاصل کرکے اصفہان کے قریب پہنچا۔ قاضی احمد صاعدی نے جو کہ دنیا کے چیدہ من چلوں میں سے تھا دوسرے سرداروں کے ساتھ اُس کا استقبال کیا۔ اور میرزا اسکندر نے خبر پا کر امیر عبدالصمد کو جو کہ یزد کے جیل خانہ سے رہا ہو کر ورزنہ کی طرف آیا تھا روانہ کیا اور امیر سعید برلاس کو جرباذقان کے تاراج کے لئے معین کیا۔ اور اسکندری سواری دارالخلافہ شیراز کی طرف روانہ ہوئی۔

اور میرزا پیر محمد کے امیروں کا ایک گروہ جو اصفہان سے یزد کی طرف گئے ہوئے تھے۔ اور میرزا اسکندر کے امیر صدیق و کیومرث و ببان جوان کے تعاقب میں گئے تھے۔ اُن کے قریب پہنچکر اُن سے لڑنے لگے۔ اور میرزا اسکندر کا لشکر غالب آیا۔ امیر حلبانشاہ برلاس صدیق اور کیومرث سے مل گیا۔ اور امیر شیخ محمد جوان اور امیر خان سعید برلاس کرمان کے راستے

Marfat.com

سے خراسان جاکر میرزا رستم سے مل گئے۔ اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا باعث بنے اور اجازت حاصل کر کے عراق آئے۔

اور میرزا اسکندر کے امیر جو یزد کے محاصرے کے لیے گئے تھے انہوں نے یزد کا محاصرہ کیا) اور یزد کے لوگ تنگ آ گئے اور امیر عبدالصمد کو جیل سے باہر نکال کر صلح کے واسطے میرزا اسکندر کو بھیجا اور طاہر کو بھی چھوڑ دیا اور ابابکر نے جو کہ یزدیوں کا سردار تھا۔ طاہر کو قائم مقام بنا کر بوقت دوپہر قلعہ سے باہر آیا۔ طاہر نے فرصت کو غنیمت سمجھ کر قلعے کے اُس دروازے کو جو شہر کی طرف تھا بند کر دیا اور باہر کے دروازے کو کھول کر ایک باورفتار قاصد امیروں کے پاس بھیجدیا۔ اور امیر گھوڑوں کی لگام ڈھیلی چھوڑے ہوئے قلعہ پر حملہ آور ہوئے (اور اندر داخل ہو کر) اُس کی بنیادیں مضبوط کر لیں۔ اور بہت سے شریر قتل ہو گئے۔ اور میرزا اسکندر نے امیر یوسف جلیل کو حکومت یزد پر مقرر کیا

اور جب میرزا اسکندر ممالک فارس اور عراق عجم کے بعض حصوں پر قابض ہو گیا تو ایک درخواست خاقان سعید کی خدمت میں بھیجی اور پیغام بھیجا کہ برادر سعید کے اندوہناک واقعہ کے بعد (حضور کی) دولت قاہرہ کے اقبال سے سب کام استقامت (مضبوطی) کے قاعدوں پر منتظم ہیں اور ممالک مخالفتوں کی ضدوں سے پاک (دشمنوں سے پاک) ہیں۔ اور عرض کیا کہ بھائیوں میں سے جس کو (حضور) مناسب سمجھیں عراق کا حاکم بنا دیا تاکہ ایک دوسرے کے مددگار و معاون رہیں۔ اور حضرت خاقان سعید نے میرزا بایقرا کو (عراق کا) حاکم بنا کر طبل و علم و نوکر چاکر اور اسباب شاہی عطا فرما کر روانہ کیا۔ اور میرزا اسکندر کو لکھا کہ چونکہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے بزرگوں کو حاکم بنایا اور بزرگوں سے حکمرانی اُن کی اولاد کو پہنچی اور خداوند تعالےٰ نے اس بیٹے کو (تمکو) اُس ملک کی حکومت عطا فرمائی جو سلیمان علیہ السلام کی تخت گاہ سے منسوب ہے۔ تو اُس (خدائے بزرگ) کا شکر یہ بجالانا واجب ہے اور اُس کی (تمہاری) درخواست کے بموجب "ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے مضبوط کریں گے"۔ ہم نے میرزا بایقرا کو اُس طرف (کا حاکم بنا کر) بھیج دیا۔ چاہئیے کہ اُس کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرے تاکہ محبت کی لڑی مضبوط اور یگانگت کا کام مکمل ہو جائے۔ خداوند کریم کا شکر ہے کہ وہ بیٹا ان نصیحتوں کا حاجتمند نہیں ہے لیکن برسبیل تذکرہ ان کا اعادہ کیا گیا۔ اور اُس فرزند کی اچھی خصوصیات اور پسندیدہ عادات سے

Marfat.com

اُمید کی جاتی ہے کہ قریبی بھائیوں پر مہربانی کا سایہ رکھیگا۔ کیونکہ رشتہ داروں پر مہربانی کرنا قیام سلطنت پر بہت بڑا اثر رکھتا ہے۔ اور اب ہماری جیسی شفقت کی سچائی اپنے بھائیوں پر واجب سمجھے۔ اور ہمیشہ خط وکتابت کے طریقے کو جاری رکھتے ہوئے خط وکتابت کرتا رہے اور اپنی خواہش کو ظاہر کرتا رہے تاکہ اُن کے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور قبول کیجائیں انشاء اللہ تعالے۔ اگر خدائے بزرگ چاہے۔

میرزا خلیل سلطان کے عراق وآذربائیجان کی طرف بھیجنے کا ذکر

فرہنگ :-

شادرواں :- خیمہ۔ مستخلص گردانیدن :- آزاد کرنا۔ فتح کرنا۔

حضرت خاقان کا ملازم میرزا خلیل سلطان ماوراالنہر سے ہرات آگیا تھا۔ اور آنحضرت نے اس کو اچھی رہائش گاہ عطا فرمائی اور مناسب تنخواہ مقرر فرمائی۔ اور اس کے نوکروں پر (بھی) مہربانی فرمائی۔ اور میرزا خلیل سلطان نے چند روز آرام سے گذارے۔ اور خدمت کرتا رہا۔ اور رات دن اپنے آپ کو آنحضرت کے قصر دولت کے خیمے کا نقش بنا کر سلطنت کے پایہ تخت کی ملازمت کو حاجتوں کا قبلہ سمجھتا رہا۔ آنحضرت کی محبت میں جوش آیا تو اُس کے لیے حکمرانی کے اسباب بھی مہیا کر دئیے۔ اور نامور امیروں مثلاً امیر حمزہ قتوق وبیک فولاد وخضر سپاہی وصدر حسن وخواجگی کو دس ہزار نامور سواروں کے ساتھ (اُس کی معیت میں) تعین فرمایا۔ کہ عراق عجم وآذربائیجان جاویں جوکہ اُس کے باپ امیر زا امیرانشاہ کی حکومت کا علاقہ تھا۔ اور جو مقام فتح کر سکتے ہوں کر لیویں اور جہاں مناسب سمجھیں مقام کریں۔ اور آنحضرت نے حکم فرمایا کہ ہمارے مبارک جھنڈے بھی اُس علاقہ کی طرف پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔ اور میرزا خلیل ساتویں ذیقعد کو عراق کو روانہ ہوگیا۔ اور اسی اثنا میں میرزا اسکندر کا نوکر ہرقوجاق قوچین بھی فارس کی جانب سے پہنچا۔ اور بادشاہانہ تحفے پیش کئے۔ اور اُس علاقے کی خبریں سنائیں۔ اور آنحضرت نے اُس پر نوازش ومہربانی فرما کر اس کو خوش وخرم واپس بھیجا۔

Marfat.com

اور اچھے پیغامات (بھی) بھیجے ؛

عراقِ عرب و عجم کے واقعات اور سلطان احمد کے حالات کا ذکر

فرہنگ :-

فروق :- جمع فرق بمعنی منع کیا ہوا۔ یہاں حدود سے مراد ہے۔ تغلب :- جبر

سلطان احمد نے گذشتہ سال جب ولایت خوزستان کو فتح کیا۔ تو مقصود نبیرہ دار کو اس قلعہ پر حکمران بنایا اور دار السلطنت بغداد واپس چلا آیا۔ جاڑے کے اخیر میں بغداد میں اس کو ایک مرض لاحق ہوا اور اطبا کے مشورہ کے بموجب سرد علاقے میں جانے کی خواہش کی اور شیخ المشایخ اویس قرنی قدس سرہٗ کے مزار تک آیا۔ اور رو بہ صحت ہو گیا اور امیروں نے اس کو سلطانیہ کی جانب جانے پر آمادہ کیا۔ اور بتلایا کہ بسطام جاگیر اصفہان گیا ہوا ہے اور اس کا بیٹا بایزید کوکی وہاں بیٹھا ہوا (حاکم) ہے محض آپ کی تشریف آوری کی شہرت سے قلعہ کو چھوڑ دے گا۔ اور خرمشاہ درگزینی نے زیادہ مبالغہ کیا۔ اور سلطان ہمدان آیا اور اس نے سنا کہ بسطام شکستہ حالی میں اصفہان سے واپس پھرا اور سلطان کے آنے سے آگاہ ہو کر اپنے بھائی معصوم کو سلطانیہ میں چھوڑا۔ اور (خود) اردبیل چلا گیا۔ سلطان حدود سلطانیہ میں اترا۔ اور گرد و نواح کے حکام خصوصاً سید عبدالرزاق جو بالجبر قزوین کا حاکم بن گیا تھا سلطان کے سامنے آئے اور شاہانہ تحفوں سے سرفراز ہوئے۔ سلطان نے معصوم کے پاس قاصد بھیجا۔ اور اچھے اچھے وعدے دیئے لیکن اس نے پرواہ نہ کی۔ سلطان نے کہا ہمیں اس وقت تک صبر کرنا چاہیئے جب تک کہ وہ خود ہمارے پاس نہ آئے۔ اسی اثنا میں بغداد سے خبر آئی کہ ایک شخص اویس نے اپنے آپ کو سلطان کا بیٹا مشہور کیا ہے۔ اور مفسدوں کے ایک گروہ نے اس کے دماغ میں سلطنت کا خیال بٹھا دیا ہے۔ (اس خبر سے) سلطان کو قیام کی گنجائش نہ رہی۔ بہت جلد بغداد کے قریب پہنچ گیا۔ اور اس جماعت کی لڑی بکھر گئی۔ اور لوگ تتر بتر

Marfat.com

ہو گئے ۔ اور مانع بن نسیت جو کہ اس فساد کا موجب تھا ۔ اور اویس مذکور گرفتار کر لئے گئے؛

Jamil Ahmad Shamsi Puri

آذربائیجان اور امیر قرا یوسف کے حالات کا ذکر

فرہنگ :- مائدہ :- پر تکلف دسترخواں ۔ تضرع وزاری :- رونا پیٹنا ،

وحوش :- جمع وحش بساط :- فرش ، میدان ،

امیر قرا یوسف موسم بہار میں امیر شمس الدین محمد دواتی دامیر سیدی احمد دازوان شمس الدین کے ساتھ صحرائی موش کو روانہ ہوا اور ملک صالح ماردین کے حاکم نے خبر بھیجی کہ امیر قراعثمان نے ماردین پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے ۔ اگر فریاد کو نہ پہنچیں گے تو کام قابو سے باہر ہو جائے گا ۔ امیر قرا یوسف ایسے بیابان کے راستے سے ۔ کہ جس سے ہوا کا گھوڑا بھی نہیں گذر سکتا تھا ۔ اور آسمان کا سر اُس کے دیکھنے سے چکراتا تھا ۔ آمد کی حدود میں آیا ۔ اور امیر قراعثمان نے صحرا میں لشکر کو ترتیب دی ۔ دونوں فوجیں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں ۔ اور اُن کے درمیان بڑی بھاری لڑائی ہوئی ۔ اور صحرائی موش (کشتوں کی کثرت کی وجہ سے) وحوش وطیور کے لئے فائدے پہنچانے والا میدان اور پر تکلف دسترخوان بن گیا ۔ آخر کار قرا یوسف غالب آیا ۔ اور قلعہ ماردین پر قبضہ کر کے اُس پر ایک داروغہ مقرر کیا ۔ اور لشکر کو اجازت دے کر خود وہ موسم گرما الاطاق کے سرد مقام پر گذارا ۔ اور فصل خزاں میں تبریز آیا ۔ اور لشکر تنگی کی طرف بھیجا ۔ اور وہاں کا حاکم امیر سیدی احمد لشکر لیکر مقابلہ کے لئے آیا ۔ اور قرا یوسف کے آدمیوں نے جنگ کی مصلحت نہ دیکھکر شروان کے بعض دیہات کو لوٹ لیا ۔ اور تبریز واپس آ گیا ۔ اور دسویں ماہ شعبان کو سلطان احمد نے آدمی بھیجکر عرض کیا کہ سرد مقام کے لئے مرغزار ہمدان کو پسند فرما کر (موسم تابستان) گذاریں ۔ امیر یوسف نے یہ درخواست قبول نہ کی اور ایلچی کو واپس بھیجدیا ۔ اور ستائیسویں شعبان کو ملک عزالدین شیر عمدہ نذروں کے ساتھ حاضر ہوا ۔ اور امیر یوسف کو شروان کی طرف لشکر بھیجنے سے منع کیا ۔ اور آدمیوں کو شروان بھیجکر امیر شیخ ابراہیم سے صلح چاہی ۔ اور اس نے مسلمانوں کی صلاح کے بموجب بادلِ ناخواستہ صلح کر لی ۔ اور امیر یوسف نے وہ گرمی تبریز میں گذاری ،

Marfat.com

اور اس سال خشک سالی تھی۔ موسم بہار میں دسویں ذیقعد کو خبر آئی کہ کیامرد طاالقانی اور مزید بکہ نے قزوین کے گرد و نواح کو غارت کر دیا۔ امیر بسطام قزوین کی حدود میں اُن کے مقابلہ پر پہنچا۔ اور لڑائی کی آگ بھڑکی۔ بسطام غالب آیا۔ اور امیر یوسف الاطاق سے اونیک آیا۔ اور وہاں پر شیخ حسن حاکم آرزنجان کے ایک گروہ نے شکایت کی۔ امیر یوسف نے پینتالیس روز تک محاصرہ کیا آرزنجان کے لوگ تنگ آ گئے اور رونے پیٹنے لگے۔ امیر یوسف نے مہربانی فرمائی اور شیخ حسن نے مناسب نذریں بھیجیں۔ اور خود بھی حاضر خدمت ہوا۔ اور امیر یوسف نے اس پر نوازش اور عنایت کی۔ اور ولایت ارض میں ایک اچھا قلعہ عطا کیا۔ اور آرزنجان کو اپنے وزیر ناصر الدین پیر عمر کے حوالے کیا۔ اور یہ واقعات ۸۱۳ھ میں واقع ہوئے۔ اور اسی اثنا میں خبر آئی کہ سلطان احمد نے تبریز کا قصد کیا ہے۔

۸۱۳ھ کے واقعات

مشتری جیسے مرتبے اور مریخ جیسے قہر والے بادشاہ کے ولایت ماوراءالنہر جانے کا ذکر

فرہنگ:۔ مقدمہ:۔ اُن کا رہنما، تیر چرخ:۔ ہوائی جسمیں بارود بھر کر دشمن پر تیر کی طرح پھینکتے ہیں۔ پلاس:۔ ٹاٹ دمن:۔ سُستی فرقدا:۔ ایک بلند ستارہ قضا جریان:۔ وہ حکم جو قضا کو بھی مطیع کرے۔ مغرق:۔ غرق کیا گیا ہوا۔ جدول:۔ صفحہ کے چاروں طرف کی بیل لکیر نما جوئبچہ:۔ چھوٹی ندی یا نہر تقویم:۔ نجومیوں کا حساب تجلد:۔ دلیری عطف کردن:۔ واپس ہونا۔ اتباع:۔ پیرو۔ غزالہ:۔ چھوٹی ہرنی خنگ:۔ سبزی مائل سفید گھوڑا۔

Marfat.com

عناں دادن: گھوڑے کو دوڑانا۔

حضرت خاقان سعید نے ماوراءالنہر کی لڑائی کا ارادہ مستحکم فرمایا۔ اور اس ارادے کا سبب یہ ہوا کہ آخر ذی الحجہ میں خبر آئی۔ کہ امیر شیخ نورالدین نے فتنہ برپا کیا ہے۔ اور اپنے سر کے اوپر ادبار کی خاک ڈالی ہے۔ اور شریر لوگوں کی جماعت کے ساتھ سمرقند کے قریب آگیا ہے۔ اور امیر شاہ ملک سمرقند سے باہر آگیا ہے۔ اور قزل رباط کے قریب مقابلہ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اور دونوں طرف سے ایک رات تک پہرہ رکھا ہے۔

بیت: جب کہسار سے۔ صبح کی سفیدی نے سر نکالا۔ تو دور سے چمکتی ہوئی ڈھال (سورج) نظر آئی۔

دونوں لشکروں نے صفیں آراستہ کیں۔ امیر شیخ نورالدین کی طرف (فوجوں کے) چند پشتے تھے۔ اور اُس کا تمام لشکر ظاہر نہ ہوتا تھا۔ اور اس کے دائیں اور بائیں بازوؤں دونوں نے مل کر ایک دم حملہ کر دیا۔ اور امیر شاہ ملک کے قلب لشکر پر حملہ کر کے اس کو اکھاڑ دیا۔ اور امیر وفادار گرفتار ہوا اور امیر شاہ ملک کے لشکر کو پوری شکست ہوئی۔ شاہ ملک واپس پھرا اور قراتپہ کی طرف نکل گیا۔ اور کوہ الاعتراق میں جو کہ کش اور سمرقند کے درمیان ہے پناہ لی۔

اور جب اس واقعہ کی خبر حضرت خاقان سعید کو پہنچی۔ حکم فرمایا کہ سورج اور آسمان جیسے نامور تیغ زن اور سپردار امرا مثلاً امیر مضراب بہادر و امیر یادگار شاہ ارلات و امیر توکل برلاس و امیر نوشیرواں و امیر محمد صوفی ترخاں و امیر یوسف خواجہ اور امیر عجیب شیر ماوراءالنہر کی طرف جائیں اور کچھ اُمرا مثلاً امیر حسن صوفی ترخاں و امیر محمد بیگ و امیر محمد خواجہ ولائت تُوس و مازندران کے لئے نامزد ہوئے۔ تاکہ اُن اطراف سے باخبر رہیں۔ اور شاہزادہ جواں بخت معزالدین میرزا بایسنغر آنحضرت کا ولیعہد دارالخلافہ ہرات میں قیام رکھنے کے لئے مقرر ہوا۔ اور (آنحضرت کی) مبارک سواری نے نیک ستارے اور نیک شگون کے وقت میں چودھویں محرم کو ماوراءالنہر کی لڑائی کے ارادے سے کوچ کیا۔

اور مروذ کی منزل میں سمرقند کی جانب سے ایک عرضی پہنچی جو کہ سمرقند کے بزرگوں نے جن کا سردار خواجہ کمال الدین تھا اور عبدالاول و خواجہ عصام الدین و قاضی صلاح الدین و مولینا قطب الدین و امیرک دانشمند و خواجہ فضل اللہ ابواللیثی نے بھیجی تھی۔ اُس کا مضمون مندرجہ ذیل تھا۔ " بروز پیر سولہویں ذی الحجہ کو امیر شیخ نورالدین اور امیر شاہ ملک کی لڑائی کی خبر سمرقند پہنچی

Marfat.com

اور اُسی روز محمد البقر نے دروازہ پر آکر شیخ نورالدین کا پیغام پہنچایا۔ سمرقندیوں نے اس کو تیر چرخ سے ایسا مارا کہ (دشمنوں کے سپاہی) ٹاٹ پر رکھکر پیچھے لے گئے۔ اور جمعہ کے روز امیر شیخ نورالدین خود دروازۂ شیخ زادہ پر آیا۔ جس کی محافظت خواجہ عصام الدین اور شیخ زادہ ساغرجی کی اولاد کے ذمہ تھی۔ اور بات چیت کی لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر دروازہ آہنیں پر گیا۔ جہاں پر کہ خواجہ عبدالاول و قاضی صلاح الدین تھے۔ اور پیغام بھیجا۔ خواجہ عبدالاول نے جواب دیا۔ کہ ہم طالب علم ہیں ہمیں حکومت کے کام سے کچھ سروکار نہیں۔ ہمارا حاکم میرزا شاہرخ ہے۔ اُس نے اپنے بیٹے کو ایک نائب کے ساتھ یہاں پر (حاکم بناکر) چھوڑا ہوا تھا تم نے اُن کو بھگا دیا ہم تمکو جب تک حاکم کی اجازت نہ ہوگی۔ اختیار نہ دیں گے" ان پیغامات کے بعد بزرگوں نے عرض کیا تھا کہ فقیروں کی اس جماعت کو (ہم لوگوں کو) بہت جلد ظالموں کے ہاتھ سے نجات دلائیں۔ حضرت خاقان نے ایک باد رفتار قاصد سمرقند بھیجا۔ اور تیری کے ساتھ (ماوراالنہر کی جانب اپنے) مبارک کوچ کی خوشخبری بھیجی۔ اور جیجکتو بائی کی منزل میں امیر شاہ ملک کا خزانچی (امیر شاہ ملک کی) عرضی لایا کہ میرزا الغ بیگ دریا کے کنارے موضع کلف پول میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور یہ بندہ امیر نوشیرواں کے ساتھ سمرقند کی طرف گیا ہے۔ اور موضع تلبلہ میں امیر مضراب کی طرف سے خبر آئی کہ امیر شیخ نورالدین پہنچ گیا۔

اور اس کی شرح اس طور پر ہے کہ جب شیخ نورالدین نے فتح پائی تو امیر رستم طغابوغا کو بخارا پر قبضہ کرنے کے لئے اور چنگیز اغلان کو کرشی کی طرف بھیجا۔ اور خود سمرقند کی طرف متوجہ ہوا۔ اور جب وہاں قابو نہ چلا تو اپنے چچا زاد بھائی امیر شیخ حسن کو حکم دیا۔ کہ دریا کے کنارے جاکر کیین قلعہ کا محاصرہ کرے۔ اسی اثنا میں امیر خدایداد حسین کا بیٹا امیر شیخ نورالدین کی اجازت کے بغیر اپنی منزل اور ولایت کو چلا گیا اور اُس کی حالت میں پوری سستی آگئی۔ (اُس نے وہیں پر قیام رکھا) وفادار حبس کو اُس نے قید کیا ہوا تھا اُس کو قتل کرکے ترمذ آیا۔ اور میرزا محمد جہانگیر ولد میرزا محمد سلطان کو جو کہ ولایت حصار میں تھا۔ حیلے بہانے سے اپنے پاس لے آیا۔ اسی اثنا میں سنا کہ امیر شاہ ملک سمرقند آگیا۔ اور فتح کی نشانی والا جھنڈا خراسان کی طرف سے آمویہ پہنچا۔ شیخ نورالدین میرزا محمد جہانگیر کو سمرقند کی طرف لے گیا۔ اس امید پہ کہ شاید وہاں کے آدمی اس کا لحاظ کریں۔ اور چنگیز اغلان و عبدالکریم امیر سیف الدین کو امیر مضراب کے مقابلے پر ترمذ میں چھوڑا اور سلطان بایزید کو کلف بھیجا۔ کہ میرزا الغ بیگ کے مقابلے کا انتظام کرے

Marfat.com

اور خود سمرقند چلا گیا۔ (مگر) شہر پر قبضہ حاصل نہ کر سکا۔ دو تین روز باغ دلکشا اور کان گل میں گذارے۔

اور جب حضرت خاقان سعید قاوتو کی منزل پر پہنچے تو امیر شاہملک کے نوکر نے سردار تیمور تواچی کو (آنحضرت کے) مبارک خیمے پر پہنچایا۔ اور آنحضرت سمندر جیسے جوش والے لشکروں کے ساتھ جیحوں کے کنارے کلف میں آئے کیونکہ میرزا الغ بیگ وہاں پر تھا۔ اور سلطان بایزید نے جو کہ مقابلے پر مخالفوں کے سامنے اپنی شان و شوکت جتلاتا تھا جب فرقد سا جھنڈوں اور سپر آرا علموں کے آنے کی خبر سنی۔ تو بھاگ نکلا اور "جس نے اپنے سر کو بچا لیا وہ فائدہ میں رہا" کے مضمون پر عمل کیا۔ اور جب سلطان بایزید کے بھاگنے کی خبر ترمذ میں چنگیز اغلان اور عبدالکریم کے پاس پہنچی وہ بھی بھاگ گئے۔ اور (آنحضرت کا) قضا پر جاری ہونے والا حکم نافذ ہوا کہ فتحمند لشکر آگ میں سے گذر جانے والے گھوڑے اس گہرے دریا میں ڈال دلویں کہ دجلہ اور فرات جس کے سامنے نہریں معلوم ہوتی ہیں اور کر اور ارس اس کے پہلو میں چشمے معلوم ہوتے ہیں اور سندھ و امیر مند اس کے سامنے تقویم کے اوراق کی بیلیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور جمعہ کے دن سترھویں صفر کو فتحمند لشکر نے دریا کو عبور کیا۔ اور امیر مضراب بھی ترمذ کے راستے سے گذر کر (آنحضرت کے) بلند خیمے میں پہنچا۔ اور آنحضرت نے میرزا الغ بیگ اور امیر مضراب کو کش کیطرف بھیجکر (خود) آہستہ آہستہ روانہ ہوئے۔

بیت:- ہوش و دانائی و آہستگی سے جاتا تھا۔ کیونکہ جلدی سے ہمیشہ لڑائی میں پشیمانی ہوتی ہے۔

امیر شیخ نورالدین جب سپاہ ظفر پناہ کے عبور (دریا) سے آگاہ ہوا۔ دلیری کر کے سمرقند کے قریب سے دریا کے کنارے کی طرف روانہ ہوا۔ امیر شاہملک نے سمرقند کے سوار و پیادوں کو جمع کر کے ہاتھیوں اور اکابر کے ساتھ امیر شیخ نورالدین سے لڑنے کے لئے باہر آیا۔ اور اس نے باگ موڑ کر ان پر حملہ کر دیا۔ اور اس کے دبدبہ نے سمرقندیوں کو تتر بتر کر دیا۔ اور بھاگنے والوں کے اموال و اسلحہ سے اس کی طاقت اور زیادہ بڑھ گئی۔ اور غرور کی زیادتی کی وجہ سے مصمم ارادہ کر لیا کہ فتحمند (خاقان سعید کے) لشکر کے مقابلے پر (بھی) آئے۔ اور سمرقند کے نمائندے شاہملک کو دوسری شکست پر ایک قسم کی ملامت کرتے تھے۔ امیر نمائندوں سے خوفزدہ ہو کر اپنی ہمراہ شہر سے باہر لے آیا۔ اور میرزا احمد میرک اپنی دلائت

Marfat.com

سے پانسو سوار لے کر امیر شاہملک کی کمک کو پہنچا۔ اور دونو مل کر آنحضرت کے خیمے کیطرف روانہ ہوئے۔ اور سمرقند کے سپاہی اور تمام اُمرا قدمبوسی کی عزت سے مشرف ہوئے۔ اور میرزا اُلغ بیگ کش کے گردونواح کے قوچینیوں کو جمع کر کے فتح نصیب (آنحضرت کی) سواری سے مل گئے۔ اور (آنحضرت کی) خدمت میں بڑی بھاری سپاہ جمع ہو گئی۔

اور امیر شیخ نورالدین نے بھی جنگ وجدال و قتل و خون کے لئے تیار ہو کر قزل رباط و آب یام کے گردونواح میں میمنہ میسرہ قلب اور بازوؤں میں سوار اور پیادے قائم کئے۔ اور درستی سپاہ اور لشکرکشی کے مراسم بجا لایا۔ اور حضرت خاقان سعید کی سپاہ خدائے بزرگ کی تائید سے آراستہ تھی۔ اور جس وقت دونو فوجیں صف آرا ہو کر مقابلہ پر آئیں۔ امیر شیخ نورالدین نے امیر مبشر سے بدگمان ہو کر اس کو قتل کر دیا۔ اور "جس شخص نے ظالم کی مدد کی خدائے بزرگ نے اُسی کو اُس پر مسلط کر دیا" کا مضمون ظاہر کیا۔ طرفین کے دلاور میدان میں آئے اور لڑائی کی آگ بھڑکی۔ اور قتل کی آگ نے شعلے پکڑے۔ امیر خدایداد کے ایک بیٹے نے مخالف کی طرف سے مردانہ لڑائیاں لڑیں۔ اور میرزا احمد میرک نے آگے بڑھ کر اس کو بھگا دیا اور بایذ کو نیچے گرا دیا۔ اور قوچینیوں نے بہادری کے آثار ظاہر کئے۔ اور آنحضرت "کہ ہمیشہ فتحمند اور مظفر ہو جیو" نے خود جنگ کا ارادہ کیا اور (یہ دیکھ کر) قول و قلب کے دلاور اور بہادر ایکدم جوش میں آئے اور حضرت خاقان سعید کی سلطنت کے جھنڈے پر فتح و ظفر کی نسیم چلی اور شیخ نورالدین مغرور پسپا ہوا اور ایک ساعت میں اتنا بے شمار لشکر مصیبت و رنج والم سے پائمال ہو گیا۔

(نظم) گل کی مانند چاک دامن۔ لالہ کی طرح تیرہ دل۔ نرگس کی مانند سر جھکائے

اور یاسمن کیطرح کم عمر

بعض لوگوں نے جن کی سعادت ازلی نے رہنمائی کی۔ عاجزی کی چوکھٹ پر عجز کا سر رکھ کر "ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا پس کیا اب باہر نکلنے کا کوئی رستہ ہے" کی آیت کو (اپنے) جرموں اور قصوروں کا عذر خواہ بنایا۔ اور آنحضرت نے اس جماعت کو جو مستحق سزا تھی معاف فرمایا۔

اور ہفتہ کے دن نویں ربیع الاول کو یہ لڑائی ہوئی اور گیارہویں تاریخ کو چھر ہما جیسے اقبال والے چتر نے دارالسلطنۃ سمرقند پر اقبال کا سایہ ڈالا۔ اور جھنڈوں کے آفتابوں کی شعاعوں اور خیموں کے چاندوں کی روشنی سے اُس شہر کے اطراف کو منور بنایا۔ اور والد بزرگوار یعنی (تیمور) صاحبقران کے مزار کی زیارت کر کے دیگر تمام مزاروں کی زیارت کی۔ اور اس علاقے کے

بزرگوں کی روحانیت سے استفادہ حاصل فرمایا۔ اور سمرقند کے لوگ دوبارہ حوادث و مصائب کے پنجوں سے رہا ہو کر مبارکبادی کے شرائط بجالائے۔ اور آنحضرت نے ہر ایک کو اُس کے مرتبے کے بموجب اپنی نزدیکی سے سرفراز فرمایا۔ اور امیر شاہملک کو ایک نامور سپاہ کے ساتھ اترار کی جانب بھیجا۔ تاکہ شیخ نورالدین کے حمایتیوں میں سے ہر ایک کو جو نظر آئے ہلاک کر دیوے۔ اور جب ممالک ماوراءالنہر کے اہم کاموں کا انتظام ہو چکا اور تمام کام از سرِ نو درست ہو چکے تو حضرت خاقان سعید نے مبارک فال اور نیک ستارے کے وقت واپسی کا ارادہ فرمایا اور بیسویں ربیع الاول کو دارالسلطنت سمرقند سے خراسان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور کرش کے قریب آنحضرت کو اطلاع پہنچائی گئی۔ کہ حمزہ سلاور اور فتنہ انگیزوں کے ایک گروہ نے جو شیخ نورالدین کی شکست کے بعد حصار شادماں کی طرف چلے گئے ہیں۔ ابھی تک فساد و فتنہ سے ہاتھ نہیں روکا ہے۔ آنحضرت نے اُن مفسدوں کے فساد کو رفع کرنے کے لئے امیر مضراب کو روانہ کیا۔ اور (آنحضرت کی) نخجند سواری نے خزار سے ڈبل مارچ کر کے ہرن جیسی رفتار اور ہرنی جیسے آنکھوں والے گھوڑے کو دوڑایا۔ اور آسمان جیسے سبز رنگ والے گھوڑے پر خورشید کی طرح روانہ ہوئی۔ اور ربیع الآخر کے شروع میں دارالخلافہ ہرات میں نزول فرمایا۔

(ع) تیرے جھنڈے دنیا والوں پر مبارک رہیں:

(آنحضرت کی) مبارک سواری کے دارالخلافہ (ہرات) میں پہنچنے کے بعد چاروں طرف سے ایلچیوں کے آنے کا ذکر

فرہنگ: مناظم:- ملانے کے مقامات۔ اقصی الغایت:- حد درجے تک۔
رسل:- جمع رسول، قاصد رسائل:- جمع رسالہ مراد خط۔

جب دارالسلطنت ہرات نے (آنحضرت کی) مبارک سواری کے نزول سے رونق اور زینت حاصل کی۔ اور عدالت آثار انوار اُس شہر میں پھیلائے اور اہل جہاں کو بے انتہا مہربانیوں سے مالا مال کیا۔ اور بے انتہا خیراتیں اور انعامات دئے۔ پس دنیا کے بزرگ آنحضرت کی درگاہ

Marfat.com

کے اُمیدوار بنے اور آنحضرت کی سلطنت کے آفتاب کی روشنی سے اپنے آپ کو منور بنایا۔ اور (آنحضرت کی) بادشاہوں کی پناہ دینے والی درگاہ میں قسم قسم کے تعلقات اور مختلف وسیلوں سے ایلچی اور پیغامات بھیجے]۔ امیر ایدکو بہادر ولائیت اوزبک و دشت قبچاق سے۔ امیر شیخ ابراہیم دربند و شروانات سے۔ امیر سید عزالدین ہزارہ جریب سے۔ امیر سید علی کیا کے بیٹے نے علاقہ ساری۔ اور امیر حسن کیا نے قلعہ فیروز کوہ ولائیت گرمسیر اور قندھار سے۔ چند روز پہلے ان ولایتوں سے ایلچی پہنچے تھے۔ اور مناسب نذریں گذران کر بڑے اُمرا کے وسیلے سے اپنے حکام کے پیغامات پہنچاتے تھے۔ اور (خاقان سعید) کی درگاہ جہاں پناہ دنیا کے بادشاہوں کی سجدہ گاہ اور ایران و توران کے ناموروں کی بوسہ گاہ بن گئی۔

بیت: اُس کے دروازے پر اتنے بادشاہ سجدہ کرتے ہیں۔ کہ پیشانیوں کی کثرت سے قدم کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔

حضرت خاقان سعید نے ایلچیوں کو تحفوں اور انعامات کی بخشش سے سرفراز فرمایا۔ اور سب پر بے انتہا عنائتیں فرما کر اُن کو رخصت فرمایا۔

مودود گرمسیری اور پیرک کا درگاہِ عالم پناہ میں آنے کا ذکر

فرہنگ: خروج کردن:۔ حملہ کرنا   اعلا:۔ بزرگ۔

گرمسیر اور قندھار کے اُمرا نے جو ایلچی آنحضرت کی درگاہ عالم پناہ میں بھیجے تھے۔ اپنے پیغامات میں یہ بھی ظاہر کیا تھا۔ کہ پیر محمد ولد امیر قنلو یعنی امیر تومان قندھاری کے بھائی نے جو پیرک کے نام سے مشہور ہے مودود پر حملہ کر کے اُس کو ولائیت سے باہر نکال دیا۔ اور مودود اور پیرک جو کہ "دو ضدیں یکجا نہیں ہوتیں" تھے۔ ایک درگاہ کے دروازے پر حاضر ہوئے۔

بیت:۔ اُس کے اقبال کی ہوا نے دنیا کو ایسا بنا دیا کہ ضدوں کے مزاجوں سے مخالفت جاتی رہی۔

Marfat.com

آنحضرت کی بلند کچہری میں بزرگ امیروں نے اُن کے حالات اور واقعات پر غور کیا اور تحقیقات کی۔ اور عدالت کے آئینہ میں واقعہ کی تصویر اس طرح ظاہر ہوئی کہ دشمنی کا غبار دراصل مودود کی طرف سے تھا۔ حضرت خاقان سعید نے گذشتہ کے لئے "اللہ نے اُس کے گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیا" پڑھا اور آئندہ کے لئے حکم عالی جاری فرمایا کہ حکومت پیرک کو عطا ہووے اور مودود (آنحضرت کی) درگاہ میں حاضر رہے۔

حضرت خاقان سعید کے مدرسے اور خانقاہ کی عمارتوں کا ذکر جو کہ اس سال میں مکمل ہوئیں

اس سال میں جبکہ مبارک خال سواری ماوراءالنہر سے واپس آئی۔ دارالخلافہ ہرات نہایت آباد اور معمور تھا۔ اور جو مدرسہ اور خانقاہ جن کو حضرت خاقان سعید نے تعمیر کرایا تھا مکمل ہوئے۔ اور اُن عمارات کی نفاست اور نزاکت سے اُس شہر کی پوری خوبصورتی ظاہر ہوئی۔ اور اس مقام پر قلم خوش رفتار دارالخلافہ ہرات کی صفات میں چند سطریں لکھے گا۔

دارالخلافہ ہرات کی تعریف میں

فرہنگ :۔ قندیل :۔ چراغدان، خلا والی ایک چیز۔
نیل :۔ نام دریا۔ نشان جو نظر بد سے بچنے کے لئے بناتے ہیں۔
گچ :۔ چونا۔ آجر :۔ پکی اینٹ، متساوی الاضلاع :۔ برابر کے ضلعوں والا۔
خیر البقاع :۔ بہترین جگہ، آب خضر :۔ مراد آب حیات مخمر :۔ خمیر کیا ہوا۔

دارالخلافہ ہرات وہ شہر ہے جو کہ بوستان ارم سے زیادہ دلکشا ہے اور وہ خطہ ہے جو کہ دنیا کے باغات سے زیادہ جانفزا ہے۔ چاند جیسے چہرے والوں کے گیسوؤں کی

Marfat.com

مانند دل اُلجھانے والا شہر اور چاندی جیسے جسم والوں کے چہرے کے مانند فرحت دینے والی بستی ہے۔ اُس کی نسیم کے جھونکوں میں حضرت عیسےٰ کے سانس کے خاصتیں چھپی ہوئی اور اُس کی ہوا کی خوبیوں میں جان کے پالنے والی شراب کا شراب کا سرور اور آبِ حیات کی زندگی مخمر (گندھی ہوئی) ہے۔ اس کی جانفزا ہوا فرحت اور اعتدال میں نسیم بہار کو سرمایہ بخشنے والی۔ اس کے زر نگار محل جو خوشگوار پانی کے کنارے پر "ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں" اور اس کی دلپذیر عمارات خوبی میں "ستونوں والی ارم (کی مانند ہیں)۔ اس کے بے نظیر فرحت بخشنے والے مکانات تعریف میں "وہ جس کی مثل دنیا میں پیدا نہیں کیا گیا" (کی مانند ہیں) مصر اس کے پیارے چہرے کی جدائی کی آگ سے آہ و زاری کرتا ہے۔ اور نیل اس کے شفاف پانی کے رشک سے شرمندہ

بیت:۔ رودِ ہری (ہرات) کی سطحِ آب کے مقابلے پر مصر کے چہرے پر کھینچے ہوئے نشان (دریائے نیل) کی کوئی اہمیت اور وقعت نہیں۔

اُس کے پانی نے کوثر کی آنکھ میں خاک ڈالی ہے (کوثر کے پانی کو بے رونق کر دیا ہے) اور چشمہ حیات کو حیرت کی تاریکی میں ڈال دیا ہے۔ اور خراسان جو کہ چوتھی اقلیم کا سب سے بہتر ملک ہے اس کے شہروں کا مرکز دار الخلافہ ہرات ہے۔ کیونکہ ہر ایک اقلیم کا طول مبدا شروع ہونے کی جگہ) ہے جو کہ جزائر خالدات (ہمیشہ رہنے والے) ہیں۔ ایکسو اسی درجہ لیا گیا ہے۔ اور عرض خط استوا سے نوے درجے۔ اور اس نوے درجے میں سے چھیاسٹھ درجے آباد ہے۔ باقی طرفین میں گرمی اور سردی کی زیادتی کیوجہ سے کوئی آبادی نہیں ہوسکتی۔ اور ہرات کا طول چورانوے درجے اور کچھ کسر ہے اور عرض چونتیس درجے اور کچھ کسر ہے۔ اس بحث کے بعد ظاہر ہو گیا کہ دار الخلافہ ہرات آباد دنیا کے مرکز ہونے کی نسبت سب سے قریب تر شہر ہے۔ (دنیا کے مرکز میں قریب ترین شہر ہے)" پس وہ شہر مرکز کے بہت نزدیک ہے اور اعتدال کے بھی بہت نزدیک۔ اور اسی پر فضل کی انتہا اور کمال کی حد مرتب ہے" حضرت خاقان سعید نے جب اس شہر کو سلطنت کا دار الخلافہ بنایا۔ حکم فرمایا کہ بازاروں کو جو کہ پہلے زمانے سے چھپے ہوئے نہ تھے۔ اور اُن میں چلنے والے لوگ گرد و غبار و بارش کی کثرت سے بہت تکلیف اُٹھاتے تھے۔ مسمار کر دیا جائے۔ اور اُن کی بجائے) چونے اور پکی اینٹوں کے بازار بنا کر اُن میں بلند محرابیں قائم کریں۔ اور روشنی کے واسطے روشندان چھوڑ کر باقی کو ڈھانپا جائے۔ سب بازار دنیا کی نظر میں ایک معشوق اور

Marfat.com

زمانے کے باغ میں بہار کی مانند ظاہر ہوئے۔ اور بہترین مقام کے دائرہ کے مرکز میں برابر کے ضلعوں والے چار اطراف کے مربع کی وضع (بناوٹ ظاہر ہوئی) اور چار دروازوں سے چار بازار اُس مقام تک پہنچتے ہیں۔

نامور لوگوں کی پناہ گاہ خانقاہ اور مدرسے کی تعمیر

فرہنگ :- فواضل :- جمع فضل بمعنی بخشش، نحاریر :- نحریر بمعنی دانشمند۔ متبحر :- بڑا عالم، حلاج :- دھنیا، روئی دھننے والا۔ مفاخرہ :- فخر کرنیوالا فقہ :- علم شریعت، رویت :- قوت فکری، مباشر :- اختیار کرنے والا۔ اساطین :- جمع اسطوانہ بمعنی ستون، ابرار :- جمع بر بمعنی نیک، احبار :- بڑے عالم اقطاب :- جمع قطب اوتاد :- جمع وتد بمعنی ولی، سمر :- قصہ کہانی متنزہ :- سیر گاہ۔

شہر کے شمال کی طرف قلعہ کے نیچے جانب جنوب ایک شاندار مدرسہ اور ایک عالیشان خانقاہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ اور اُس عمارت کے درمیان ایک بڑا صحن اور چبوترہ اور بلند محراب اور دونو طرف دو اونچے اور مضبوط مینار (تھے) تعمیر ہوئے۔ اور سونے اور لاجورد کی چمک سے اُس عمارت کے در و دیوار پر خوشی بخشنے والے انوار چمکے۔ باریک بین اہل ہندسہ اور کاریگر، اور باریک کام کرنے والے معماروں نے حد درجے کی صنعتیں اور درجہ کمال کاریگریاں ظاہر کیں۔ اور اُس کی استحکام دینے والی بنیادوں کو مضبوطی کی اعلیٰ بلندیوں اور سنگینی کے اونچے درجے تک پہنچایا اور اس سال یعنی ۸۱۳ھ میں یہ دونو خوبصورت عمارتیں مکمل ہوئیں۔ روئے زمین پر روم کی سرحد سے چین کی حد تک ان دونو (مدرسہ و خانقاہ) جیسی کوئی پاکیزہ اور دلکش عمارتیں نہیں پائی جاتیں۔ اصول و فروع پر مشتمل اور معقول و منقول پر مشتمل نفیس کتابیں مہیا کر کے صندوقوں میں رکھی گئیں۔ اور مشہور علماء خواص و عوام کو فائدہ پہنچانے اور عوام الناس کو تعلیم دینے کے لئے مقرر کئے گئے۔ دین کا باغ اُن کی پرہیزگاری اور احکام شریعت کی آبیاری سے شاداب و سرسبز رہے) محنتی طالبعلم اور مستعد پڑھنے والے "ایسے لوگ ہیں جنکو تجارت اور بیع خلا خدا کے ذکر سے نہیں ہٹاتے"

بیت، سب پاک دل والے "رات کو بہت کم سوتے ہیں" اتنے کم عرصے جتنا کہ صبح صادق کو قیام ہوتا ہے:

Marfat.com

اور " علم تجھے اپنا تھوڑا حصہ بھی عطا نہیں کرے گا۔ یہانتک کہ تو اپنا سب اُسے عطا کردے" کا نقش " کیا عالم اور بے علم برابر ہوتے ہیں " کے قلم سے شوق کی صداقت کے صفحہ پر لکھا گیا۔ اور بادشاہ اسلام (خاقان سعید) کے انعامات کی بخششوں سے اشیائے ضروریہ مہیا، اور تعلیم کے لئے جو وظیفے مقرر کئے گئے۔ " یہ ذکر خداوند تعالےٰ ہے اور تحقیق متقی اور نیک لوگوں کے لئے اچھی جائے بازگشت ہے " اور اُمتوں کے دانشمند علما اور رہبروں کے بزرگ فضلا میں سے چار جید عالم جن کی دانائی کے آفتاب سے مشتری سعادت کی روشنی حاصل کرے۔ اور جنکی دانشمندی کی باریک بینی سے عطارد علموں کے بھیدوں کو ظاہر کرے۔ اور جن میں سے ہر ایک رسول خدا کے سنجیدہ دین کے کارخانہ کا مانند جائے قرار تھا جس طرح کہ عناصر پر دنیا کا مدار ہے فیض پہنچانے والے مدرسہ میں تعلیم کے لئے مقرر فرمائے۔ اوّل جناب مولانا اعظم اُمتوں کے دانشمندوں کے سردار مولانا جلال الدین اوبہی۔ دوسرے فاضل اور کامل لوگوں کے مرجع مولینا جلال الدین یوسف حلاج، تیسرے مولینا اعظم اکرم کمالات پر عبور رکھنے والے مولانا نظام الدین عبدالرحیم بار احمد، چوتھے مولانا، دنیا کے علما میں سب سے بہتر امام خواجہ ناصرالدین لطف اللہ (خواجہ عزیز اللہ کے بیٹے) مقرر ہوئے۔

اور اجلاس کے دن حضرت خاقان سعید اُس مبارک عمارت میں تشریف فرما ہوئے۔ اور زمانے کے بڑے بڑے آدمی اور دنیا والوں کے فخر حاضر ہوئے۔ اور ان بزرگ علمانے علوم اسلام مثلاً فقہ و تفسیر کے متعلق تعلیمی لکچر دئے۔ اور میدانِ بیان میں قوت فکری کے بلے سے سب پر سبقت کی گیند (بازی) لے گئے۔ اور خانقاہِ معارف پناہ کی شیخی کا منصب جناب شیخ الاسلام دنیا کے بزرگوں کے سردار خواجہ علاؤالدین علی چشتی کو عطا کیا گیا۔ اور اُس خاندان کے بزرگوں کی بزرگی شرح و بیان کی ضرورت نہیں رکھتی۔

ع اور یہ امر روشن آگ سے روشن تر ہے۔

اور اسی طرح خانقاہ کے لئے عہدہ داران اور منشی امام و موذن و واعظ اور دوسرے کارکن مقرر ہوئے۔ اور ان دو نو عمارتوں کے لئے مشترکہ طریق پر معقول اوقاف (بھی) مقرر ہوئے۔ اور اس تاریخ یعنی ۸۲۳ھ کے واقعات میں ان دونو عمارتوں کے حالات نہایت تفصیل اور عمدگی کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور شیخی کا منصب فقیروں کے خادم اس کتاب کے مؤلف عبدالرزاق ولد اسحٰق کے (میرے) سپرد ہے۔ ۶

Marfat.com

ع ہر ایک کا رتبہ (منصب) پانچ دن (بہت قلیل عرصے) کیلئے ہے۔

القصہ قبۃ الاسلام (اسلام کا گنبد) ہرات حضرت خاقان سعید کے دار الخلافہ سونے کی برکت سے بڑے بڑے بادشاہوں کے جمع ہونے کی جگہ روئے زمین کے بادشاہوں کے خورشید کا جائے طلوع، آزاد منش اور نیک لوگوں کا کعبہ عالموں اور نیک منش لوگوں کا قبلہ قطبوں اور ولیوں کا مسکن اور زاہدوں اور عابدوں کی جائے پناہ ہو گیا۔

قطعہ:۔ اس کی جامع مسجد جمعہ کے روز (نماز) جماعت کے وقت حج اکبر کے دن کعبہ کی برابری کرتی ہے۔ اس کے تمام اہل فضل (فاضل لوگ) تمام علوم میں اپنے زمانے میں نادر ہی سے بہتر ہے۔

اور شہر ہرات نے اس درجہ ترقی اور رونق حاصل کی کہ اس کی سیرگاہوں کی لطافت (کے رشک) کی وجہ سے بغداد کے چہرے پر آنسوؤں کا دجلہ (دریا) بہہ گیا۔ اور اس کے پھلوں کی طراوت نے سمرقند (کے پھلوں) کے قصہ (یاد) کو بھلا دیا۔

(مصرع) اور یہ سب کچھ سلطان اعظم شاہرخ کی سلطنت کی وجہ سے ہے۔

اور دار الخلافہ ہرات کی تعمیرات اور اس کے علاقوں اور شہروں کے حالات کی تفصیل قلم دو زبان نے بیان کی ہے۔ اور تحریر فرمائی ہے۔ جس کسی کو اس کے پڑھنے کا شوق ہو اس سے کہہ، کہ اس باب میں ایک رسالہ علیحدہ لکھا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ فرمائے۔

(ع) دیکھیں اس کا شوق کس کو ہوتا ہے۔ اور وہ کس نظر سے دیکھتا ہے۔

باغ سفید اور محل کی تعمیر کا ذکر،

فرہنگ، سعد گردوں:۔ مشتری اور زہرہ جیسے نیک سیارے۔

مقوس:۔ قوس کی مانند گول۔ نطاق:۔ پیٹی کمربند، ایزار:۔ حاشیہ زیریں۔

احجار:۔ جمع حجر، یشم:۔ ایک قیمتی سبز رنگ پتھر، تماثیل:۔ جمع تمثال

منبت:۔ پچیکاری کا کام کیا ہوا۔ فسحت:۔ وسعت

کریاس:۔ بالاخانہ متعالی:۔ بلند۔

Marfat.com

حضرت خاقان سعید کے حکم کے بموجب ہرات کے شمال مشرق کی طرف اُس مقام پر جس کو پہلے سفید باغ کہتے تھے اور اُس میدان میں جو میدان اُمید کی مانند وسیع تھا۔ دانش مند اہل ہندسہ اور زبردست معماروں نے جمعہ کے دن چوبیسویں ذیلعقد کو نیک وقت اور نیک ساعت میں آسمان کی چوٹی جتنی بلند ایک عمارت کی بنیاد رکھی۔ اور اہل دنیا پر جنت کے باغ کے دروازے کھولدیئے اور بہترین طریقے سے بنیاد قائم کی۔ اور دانشمندی کی آنکھ سے "پہلا فکر عمل کا آخر نتیجہ ہوتا ہے۔" دیکھا۔ ایسی تعمیر کہ جب سے دنیا کی بنیاد اور عالم کی ابتدا ہے کسی نے اُس کی مثل نہیں دیکھی۔ ایسا باغ کہ اُس کی نسیم کی خوشبو جان کے دماغ میں مشک و عنبر کی خوشبو پہنچانے والی تھی۔ اور ایسا محل کہ جس کے مرتبے کی بلند ترین آسمان سے بھی بلند تر تھی۔ اور جس کی اونچائی کی بلندی مشتری کی چوٹی تک پہنچی (تیار ہوئے)

قطعہ، چمن دلکشی میں یار کے رخسار کی مانند۔ اور اُس کی عمارت چہرۂ یار کی مانند فرحت بخش (تھی) ایک کو سعد گردوں نے آباد کیا تھا۔ اور ایک کو نیک نصیبے نے تعمیر کیا تھا۔ اُس کے بلند محل کی چاروں محرابوں کو زحل کی گول محراب کی بلندی تک پہنچایا۔ اور اُس کے بلند کنگرے کو مشتری کے کمربند (خط گردش) سے بلند تر کیا دیوار کے حاشیہ زرین پر حجر یتیم کا فرش بچھایا گیا۔ اور اُس پر پچیکاری کے کام کے نقوش کھودے گئے۔ جس کسی نے بھی اُس کی وسعت دیکھی یا اُس حرم سرا میں پہنچا اُس نے بلند فردوس کی روح پرور فرحت حاصل کی۔

بیت

گویا کہ اُس کی نہر میں گلاب بہ رہا ہے۔ اور اُس کی خوشبو سے روح خوش ہو جاتی ہے۔

اہل فن نقاشوں نے ہر ایک جگہ ایک کارنامہ دکھلایا۔ اور ہر ایک حجرے کے بہترین کے نقش خانہ کا منظر پیش کیا۔ آنحضرت (خاقانِ سعید) کی بخشش اور بلند ہمت کے طفیل سے ایسی بلند اور آسمان کے بالاخانے جیسی بزرگی رکھنے والی عمارت بہت تھوڑی مدت میں تیار ہوگئی

(۶) نہایت خوبصورت اور فرحت بخش (عمارت) تیار ہوئی۔

Marfat.com

(آنحضرت کے) جانب ییلاق بادغیس جانے کا ذکر اور ملکوں سے ایلچیوں کا آنا

فرہنگ: مرعی: رعایت کیا گیا۔ عذب: شیریں، استنشاق: سونگھنا روائح: جمع رائحہ یعنی خوشبودار ہوا۔ مصافات: اخلاص، سلوت: تسلی و تشفی،

آنحضرت کی فتحمند سواری نے بہار کے شروع میں سرد مقام کی طرف جانے کی رغبت فرمائی۔ اور آخر ذیقعد میں بادغیس کی طرف روانہ ہوئے۔ اور اُن اچھی آب و ہوا کے علاقوں میں آنحضرت کے فتح نشان جھنڈے کے سایہ میں کہ فتحمندی کے آفتاب کا مطلع ہے۔ بہت سے لشکر سواریوں اور سامان کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور اباں تواچی جو کہ ولایت اوزبک سے امیر ابید کو کے پاس چلا گیا تھا واپس آیا۔ اور اُس نے عرض کی کہ امیر ابید کو نے عزت کی بجا آوری اور حکم کی بزرگی کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا۔ اور خط کے پہنچنے سے افتخار کا سر آسمان تک بلند کیا (خط پہنچنے کو اپنا فخر سمجھا) اُن باتوں سے جو کہ امیر اباں کی فصیح زبان سے نکلتی تھیں اور اُن پیغامات سے جن کو اُس کا شیریں طرزِ ادا بیان کرتا تھا۔ صداقت کا دماغ اخلاص اور دوستی کی خوشبودار ہوائیں سونگھتا تھا مضمون پیغام یہ تھا "میں آنحضرت کا غلام اور خدمتگار رہوں اور جو کچھ حکم فرمائیں اُس کا اطاعت کرنے والا۔ آنحضرت کی مہربانیوں سے یہی اُمید ہے کہ بدستور رعایت کا سلوک رکھتے ہوئے غیریت کا پردہ دور کرنے اور دوستی کا دروازہ کھولنے کے لئے خط و کتابت کا طریقہ جس سے مخلصوں کو تسلّی و تشفّی ہو سکے جاری رکھیں گے۔ اور اہلِ غرض لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ فرمائیں

بیت: خدا کے لئے اہل غرض لوگوں کی باتوں کو نہ سُن۔ ہمارا دوست بن جا کہ ہم دل و جان سے تیرے دوست ہیں۔

" اور کار ہائے لائقہ سے یاد فرماتے رہیں تاکہ اُن کی بجا آوری سے (آنحضرت کی) خیر خواہی کے آثار ظاہر ہوتے رہیں " اسی طرح اور ممالک سے جہاں سے کہ بیشتر ایلچی آئے تھے اور

Marfat.com

اُن کی ہمراہ قاصد بھیجے گئے تھے۔ سب قاصد خوش و خرم (آنحضرت کے) بزرگ خیمے کی طرف واپس آ گئے ۔

اُن واقعات کا ذکر جو عراق عجم میں واقع ہوئے !

فرہنگ، غلا:۔ مہنگائی، جوع:۔ بھوک۔ استحلال:۔ حلال کرنا۔
اکراد:۔ جمع کرد، پالیز:۔ خربوزوں کا کھیت۔ **معشیت**:۔ زندگی بسر کرنا۔

جب میرزا اسکندر ممالک فارس کا انتظام کر چکا۔ تو عراق عجم کی فتح کے محل پر بلہمت کی کمند ڈالی (فتح کرنے کا ارادہ کیا) اور امیر عبدالصمد و امیر صدیق کو اصفہان کی طرف روانہ کیا۔ اور وہ قصبہ ورزنہ میں آئے۔ اور اُس کے قلعہ کو مضبوط بنایا۔ میرزا رستم کو خبر ہوئی اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور میرزا اسکندر کو خبر ہوئی تو اس نے امیر تو ک اور امیر یوسف خلیل کو مدد کے لئے بھیجا۔ اور خود بھی روانہ ہوا۔ میرزا رستم تو ک و یوسف خلیل کے آنے سے آگاہ ہوا۔ تو اُن سے لڑنے کے لئے آگے بڑھا۔ وہ رستم کے مقابلے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اور اُنہوں نے خرابہ در دستجرد کے قلعوں میں پناہ لی۔ میرزا رستم اور میرزا بایقرا نے جو کہ جلدی کر کے عراق آئے تھے۔ محاصرہ کا ارادہ کیا۔ (لیکن) ناگاہ سنا کہ میرزا اسکندر قصر زرد پہنچ چکا تو میرزا رستم اصفہان کو روانہ ہو گیا۔ اور میرزا اسکندر اتنی تیزی سے آیا۔ کہ اس کے آدمیوں نے رستم کے بعض آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور اسی تیزی سے (اسکندر) کوچ کرتا رہا۔ میرزا رستم (لوٹ کر) تین فرسنگ آگے بڑھا۔ اور دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب آ پہنچے

(مصرع) ڈھول کا غُل اور نفیری کی آواز بلند ہوئی۔

اور وہ دونوں لشکر نیلے سمندر کی موجوں کی مانند یا قیامت کے میدان کی فوجوں کی مانند گتھم گتھا ہو گئیں۔ اور میرزا اسکندر نے فتح حاصل کی۔ میرزا اسکندر اصفہان چلا آیا۔ اور میرزا اسکندر نے موضع آتشگاہ میں قیام کیا۔

اس سے پیشتر میرزا خلیل سلطان خاقان سعید کے حکم کے بموجب خراسان سے دس ہزار سواروں کی ساتھ عراق و آذربائیجان کی طرف آ گیا تھا۔ جیسا کہ اُس کا حال بیان کیا جا چکا۔ اور یہ بات طے شدہ تھی کہ جہاں چاہے قیام کرے۔ اور وہ کچھ عرصے تک

Marfat.com

ولایت رے میں قیام پذیر رہا۔ اسی اثنا میں میرزا رستم نے آدمی بھیجکر مدد چاہی۔ میرزا خلیل سلطان دونوں بھائیوں (میرزا اسکندر و رستم) کی صلح کرانے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ اور میرزا اسکندر کے پاس صلح کا پیغام بھی بھیجا لیکن بے سود رہا۔ میرزا اسکندر نے اصفہان کی ایک سمت قیام کیا ہوا تھا۔ میرزا خلیل سلطان دوسری طرف سے اصفہان میں داخل ہو گیا۔ اور میرزا اسکندر ہر روز ایک گروہ کو (اصفہان کے) دروازے پر بھیج دیتا تھا۔ اور طرفین میں سخت لڑائی ہوتی تھی۔ لیکن غذا کے نہ ملنے اور اسباب زندگی کی کمیابی کی وجہ سے اُن کی قوت اور طاقت جاتی رہی۔ میرزا رستم مجبوراً اصفہان چھوڑ کر امیر قرا یوسف کی طرف روانہ ہوا۔ اور میرزا اسکندر نے ایک جماعت کو قم تک اُس کے تعاقب میں بھیجا۔ لیکن اُن کے ہاتھ نہ آیا۔ اور میرزا خلیل سلطان اصفہان میں تھا اور میرزا اسکندر اُسی طرح دشمنی اور مخالفت کا اظہار کرتا تھا۔ اسی اثنا میں کردوں اور شول کے لشکر کی ایک جماعت میرزا اسکندر کی اجازت کے بغیر واپس آئی۔ اس سبب سے (میرزا اسکندر) محاصرہ چھوڑ کر شیراز کی طرف روانہ ہوا۔ اور اصفہانی لوگ گرانی اشیا اور قحط سالی کے عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ اور بھوک کی آگ بھڑکی۔ اور (غلہ کی) نایابی کی تکلیف حد سے گزر گئی۔ ہر شخص جس قیمت پر ممکن ہوتا تھا حلال جانور خرید تا تھا اور (پھر بھی) کچھ کام نہ چلتا تھا۔ عمارتوں کی لکڑیاں اور محلات کے ستون ایندھن کی بجائے جلا دیے گئے۔

بیت ؎ تیرے غصے کی آگ نے سب تر و خشک کو جلا دیا۔ جب چراگاہ میں آگ لگتی ہے تو بالکل ایسا ہی ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اصفہان میں محصور ہونے کے زمانے میں میرزا خلیل سلطان ایک فقیر کی پالیز پر پہنچا جو کہ اُس نے کوئیں کے پانی سے شہر میں کاشت کی تھی۔ فقیر خربوزہ پیش کر کے شرائط خدمت بجا لا۔ میرزا نے چاہا کہ فقیر کو کچھ دیدے۔ لیکن نہ دے سکا۔ اور فقیر سے معذوری کا اظہار کیا۔ "اے عقلمندو! اس سے عبرت حاصل کرو"۔ میرزا خلیل اصفہان سے رے آیا اور ایک عرضی (آنحضرت کے) بلند دربار میں بھیجی جس کا مضمون یہ تھا کہ:

"چونکہ قحط کی وجہ سے اصفہان میں نہیں رہ سکے اس لئے ہم رے کی طرف چلے آئے اب جیسا حکم فرمائیں عمل کیا جائے"۔

Marfat.com

سلطان احمد کے تبریز آنے اور امیر قرا یوسف بن امیر قرا محمد ترکمان کے حکم سے اُس کے قتل ہونیکا ذکر

فرہنگ: دارالسلام:- سلامتی کا گھر یاسامشی:- کام پورا کرنا۔ کاربرآری
لیام:- جمع لئیم بمعنی بخیل، زہرآب دار:- زہر میں بجھا ہوا۔ اُبہت:- شان وشوکت

سلطان احمد بارہویں محرم کو دارالسلام بغداد سے آذربائیجان کو روانہ ہوا۔ اور ہمدان کے نواح میں اُس علاقے کے کردوں کو قابو میں لایا۔ شاہ محمد بن امیر قرا یوسف ادحیان کے سرد مقام میں خبر سنکر خوی کو روانہ ہوا اور سلطان نے اٹھائیسویں ربیع الاول کو تبریز میں نزول فرمایا۔ اور شاہ محمد کے تعاقب میں آدمی بھیجے جو سلماس میں اُس کے نزدیک سے پہنچ گئے اور اُس کو بھگا دیا۔ اس زمانے میں امیر قرا یوسف ولائت ارزنجان میں تھا۔ اور اُس علاقے کے انتظامات اور اہم کاموں کے سرانجام دینے میں مصروف تھا اور اُس کی تفصیل بیان کی جا چکی۔ (اُس نے) جب یہ خبر سنی تبریز کی طرف روانہ ہوا۔ اور جمعہ کے دن اٹھائیسویں ربیع الاخر کو سلطان اور قرا یوسف موضع اسد میں جو تبریز سے دو فرسخ کے فاصلے پر ہے ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ اور طرفین نے صف آرائی کرکے اور جنگ وجدال کی تیاری کرکے جنگ اور کشت وخون شروع کیا۔

بیت:- خنجروں کے پھلوں اور تیروں کی نوکوں کی چمک سے آفتاب کا چہرہ چھپ گیا تھا۔ دریا کی مانند سرخ پانی (خون) کے سرخاب سے دریا بھی شرمندہ ہو گیا۔ لڑائی کی آگ بھڑکی اور شعلوں کی تپش دلیروں کی جان جلاتی تھی۔ سلطان نے بہ نفس نفیس مردانہ لڑائیاں لڑیں۔ اور بہادرانہ حملے کئے لیکن (ع) جب اقبال ساتھ نہ دے۔ تو بہت کوشش بھی بیکار ہوتی ہے۔

اور سلطان کی سپاہ ترکمانوں کے مقابلے کی نہ تھی

بیت:- اتفاقاً ایک زہر میں بجھا ہوا تیر شہریار (سلطان احمد) کے بازو پر لگا۔ اور شاہ سرفراز کے بہادروں میں بھگدڑ پڑ گئی۔ انہوں نے جلدی بھاگ جانے کو غنیمت سمجھا اور دھوئیں کی مانند پریشان ہو گئے۔

Marfat.com

احمدیاں (سلطان احمد کے سپاہی) بھاگ گئے۔ اور یوسف کے سپاہیوں نے لوٹ مار شروع کی۔ سلطان نے اپنے آپ کو ایک باغ میں پہنچا دیا۔ اور تبریز کے ایک شریر آدمی بہاء الدین جوبلاہ نے امیر یوسف کے (سلطان کی باغ میں موجودگی سے) مطلع کر دیا۔ اور کچھ لوگ اُس کی تلاش میں گئے۔ جب بادشاہ کی نظر اُن پر پڑی۔

بیت :۔ بادشاہ سمجھ گیا کہ قرا یوسف ترکمان کے ہاتھوں اُس کی قضا آگئی۔

اللہ تعالےٰ کے حکم پر رضا مند ہو کر یہ شعر پڑھا۔ بیت

جب خدائے پاک کی مہربانی میرے ساتھ ہو تو مجھے مرنے سے کیا ڈر۔

گردن میں کمند اور ہاتھ میں ہتھکڑی پہنے ہوئے قرا یوسف کے سامنے آیا۔ اور قسم قسم کی بات چیت ہونے کے بعد مشارٌ الیہ (امیر قرا یوسف) کے حکم سے قتل کیا گیا۔ اور جب یہ خبر حضرت خاقان سعید کو پہنچی (خاقان سعید نے) عبدالقادر شاعر سے جو کہ عرصے سے سلطان کا ملازم تھا پوچھا کہ سلطان احمد کے لئے تو نے کچھ لکھا (یعنی سلطان احمد کی تاریخ وفات لکھی) خواجہ نے یہ رباعی کہی اور حضرت کو سنائی۔

رباعی :۔ اے عبدالقادر تو (کیوں) ہر دم آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے۔ تجھ میں دَورِ فلک سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ ناگاہ اُس آسمان کے آفتاب کی تاریخ وفات قصدِ تبریز ہوئی۔

المختصر سلطان احمد کو ہلاک کرنے کے بعد دو تین روز تک زمین پر ڈالے رکھا۔ کیونکہ شریر لوگ کہتے تھے کہ سلطان تو زندہ سلامت نکل گیا۔ تبریز والوں نے (امیر قرا یوسف) کی اجازت حاصل کر کے سلطان کی وصیت کے بموجب عمارت دمشقیہ میں (سلطان کی) ماں اور بھائی کے پہلو میں دفن کر دیا۔

بیت :۔ تبریز والوں نے اُس کو زمین میں دفن کر دیا۔ اور دل چاک اپنے گھر چلے گئے۔

اور شاہ ولد بن شاہزادہ شیخ علی بن سلطان اویس جو کہ اپنے چچا کی ہمراہ تبریز آیا ہوا تھا۔ اور سلطان علاؤ الدولہ ولد سلطان احمد جو کہ عبدالعجوز کے قلعہ میں قید تھا۔ شہید کئے گئے اور (عمارت) دمشقیہ میں دفن ہوئے۔

اور سلطان نے تبریز جاتے ہوئے شروان کے بادشاہ امیر شیخ ابراہیم سے مدد چاہی

Marfat.com

تھی اور اُس نے اپنے بیٹے گیو مرث کو روانہ کیا۔ اور سلطان احمد کی شکست کے دن گیومرث (لشکرِ سلطان احمد) کے نزدیک پہنچکر حیران رہ گیا۔

(ع) نہ سفر کا ارادہ نہ ٹھہرنے کی رائے (کر سکتا تھا)

امیر قرا یوسف نے اس کو گرفتار کرکے قلعہ ارجیس میں بند کر دیا اور امیر شیخ ابراہیم نے (اس کی رہائی کے لئے امیر قرا یوسف کو) بہترا مال دینا چاہا لیکن بے سود رہا (امیر قرا نے قبول نہ کیا) جب امیر یوسف کو یہ فتوحات حاصل ہوئیں تبریز والوں کے قصوروں سے درگذر کرکے جنہوں نے سلطان احمد کی مدد کی تھی مرند کے راستے سے اپنے پڑاؤ کی طرف روانہ ہوا۔ اور کچھ دنوں وہاں رہ کر تبریز کے گرم مقام پر آ یا۔ اسی وقت سنا کہ میرزا رستم بھائی کے مقابلہ اور اصفہان کے قحط سے بھاگ کر تبریز آ رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا۔ امیر قرا یوسف اُس کی تعظیم و تکریم کی شرائط بجا لایا۔ اور چند روز بھاری جشن منائے۔ اور ماہ رجب کے درمیان میں میرزا رستم کو روانہ کرنے کے لئے مراغہ کی طرف آ یا۔ اور لیلاں کے نواح میں امیر محمد سارو ترکمان عراق عرب سے آیا اور اُس نے (امیر یوسف) کی بخششوں اور نوازشوں سے عزت حاصل کی۔ اور رجب کے آخیر میں میرزا رستم کو نوکروں کے ساتھ خسروانہ تحفے اور شاہانہ خلعت عطا کئے اور اچھے گھوڑے عنایت فرمائے۔ اور بہت سے معتبر نوکروں کی ہمراہ روانہ کیا۔ اور خود نہایت بزرگی اور شان و شوکت کے ساتھ تبریز کی طرف روانہ ہوا۔

۸۱۴ھ کے واقعات

اُن واقعات کا ذکر جو خراسان میں واقع ہوئے

فرہنگ:۔ صریر:۔ قلم کی آواز منزہ و مبرا:۔ پاک خالص۔ اذعان:۔ فرمانبرداری
دنانیر:۔ جمع دینار الجائے:۔ مال غنیمت

حضرت خاقان سعید اس سال کے شروع میں سعادت و اقبال کے ساتھ سرد مقام

Marfat.com

بادغیس میں رہے۔ چنانچہ سخن گو قلم اُس کی تفصیل بیان کر چکا۔ اسی عرصے میں میرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمد فارس و عراق کیطرف سے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب میرزا اسکندر اُن ممالک کو قبضے میں لے آیا۔ اُس نے مصلحت سمجھی کہ میرزا عمر شیخ اور میرزا سلطان علی بن میرزا رستم کو جوکہ اُس کے بھتیجے تھے۔ ملک سے محروم رکھے۔ کیونکہ وراثت و استحقاق کی رو سے سلطنت اُن کو پہنچتی تھی۔ وہ خوفزدہ ہوا کہ ناگاہ لوگ اُن کو اس امر پر اُکسائیں کہ اپنا ملک مانگیں اور اُس کی سلطنت اور دولت میں خرابی اور زوال آجائے۔ (لیکن وہ شاہزادے اس بات سے پاک تھے۔ (یہ خیال نہ رکھتے تھے) مختصر یہ کہ وہ دارالامان خراسان کی طرف روانہ ہوگئے اور آخر محرم میں بادغیس کے سرد مقام پر (آنحضرت کی) دستبوسی کی سعادت حاصل کرکے منظور نظر ہوگئے۔

اور بادغیس کے سرد مقام پر ہندوستان کا ایلچی بھی پہنچا۔ کیونکہ وہاں کے بعض ممالک نے (خضر خاں) کی اطاعت قبول کرلی تھی۔ اور (خضر خاں نے) قاضی مولتان کو جوکہ اُن علاقوں کا سب سے بڑا امیر تھا تحفوں اور ہدیوں کے ساتھ روانہ کیا۔ اور (خضر خاں نے) آنحضرت (خاقان سعید) کے نام کا خطبہ اور سکہ منبروں اور دیناروں پر رائج کیا تھا۔ (قاضی مولتان کی معرفت) اپنی عرضداشت پیش کی اور آنحضرت نے اس کی درخواستیں قبول فرمائیں اور قیمتی خلعتیں پہنا کر اور انعام و اکرام دیکر (ایلچی کو) رخصت کیا۔ اور میرزا اُلغ بیگ کا نوکر حمزہ چہرہ پہنچا۔ اور ایک مقید مغول کو پہنچایا۔ اور عرض کیا کہ امیر شیخ نورالدین محمد خاں بادشاہ مغول کے پاس گیا اور اُس نے شمع جہاں کو اس کی مدد کے لئے بھیجا ہے اور وہ سیرام کے قریب پہنچ گئے۔ اور اس واقعہ کی شرح انشاء اللہ تعالے (آئندہ) لکھی جائے گی۔ اور سلطان اویس ولد امیر ایدکو برلاس نے کرمان کی طرف سے قاصد بھیجا۔ کہ میرزا اسکندر ممالک فارس و عراق کا انتظام کرکے کرمان چلا گیا۔ اور کرمان کے گرد و نواح میں بہت تباہی کررہا ہے۔ اسی زمانے میں میرزا اُلغ بیگ کا نوکر پھر آیا اور ایک مغول قیدی کو لایا اور ساری کی اطلاعات پہنچائیں۔ اس کی شرح آگے لکھی جائیگی۔

اس کے بعد حضرت خاقان سعید نے ماوراء النہر کی طرف سے دل جمعی کرکے لشکروں کو اجازت عطا فرمائی اور فتحمند سواری کی باگ عرصہ بادغیس سے موڑ کر دارالخلافہ ہرات باغ زاغان حکومت اور سلطنت کے مرکز میں تشریف لائے۔

اور اسی زمانے میں امیر شیخ ابراہیم کا نوکر شروان سے آیا۔ اور بادشاہانہ نذرانے پیش کئے

Marfat.com

اور آنحضرت نے ایلچی پر مہربانی اور نوازش فرما کر واپس بھیجا۔

اور سمرقند کی طرف سے خبر آئی کہ امیر شاہ ملک مغولستان کی طرف چلا گیا ہے اور بہت سا مال لوٹ کر لے گیا ہے اور یہ امر محتاج بیان ہے (بیان کیا جائے گا)

امیر شیخ نورالدین کا دوسری بار باغی ہونیکا ذکر

فرہنگ، مخائل :- آثار، عنبریں خال :- عنبر سیاہ رنگ کی ایک خوشبو کا نام ہے اس لئے سیاہی سے تشبیہ کیا ہے۔ طیب :- خوشبو۔
مقال :- گفتگو، جزم :- پکا۔

پہلے ذکر کیا جا چکا کہ امیر شیخ نورالدین کو سمرقند کے قریب شکست ہوئی۔ لیکن بدستور حکومت کا خیال رکھتا تھا۔ اور بار بار راستوں میں مار دھاڑ کرتا تھا۔ اور ہر طرف فتنے برپا کرتا تھا امیر شاہ ملک نوئین اعظم (بڑے امیر) نے آنحضرت کے اعلٰے دربار میں عرضی بھیجی کہ شیخ نورالدین ترک نے بغاوت انگیزی نہیں چھوڑی ہے۔ اگر حکم ہوئے تو ہم صوران کا محاصرہ کریں شاید وہ وحشی شکار جال میں پھنس جائے۔ حضرت خاقان سعید نے فرمایا۔ کہ اس طرف کے انتظام کا وہ تو خود ذمہ دار ہے جیسا مناسب سمجھے ویسا کرے اور امیر شاہ ملک ماہ رمضان سال گذشتہ کے درمیان میں سمرقند سے صوران کی طرف روانہ ہوا اور امیر موسیٰ کا اور امیر حمزہ ترخان کو ہراول بنایا اور امیر شیخ نورالدین خبر پاتے ہی بھاگ گیا۔ اور مغول کی پناہ میں چلا گیا۔ ہراول کے امیروں نے پیچھا کر کے اس کے باقی ماندہ آدمیوں کے ساتھ وہ سلوک کیا جو شیر گلے میں اور بھیڑیا ریوڑ میں کرتا ہے اور واپس پھر آئے۔ امیر شاہ ملک نے امیر عبدالخالق ولد امیر خدا یداد حسینی کے پاس جو کہ اس ملک کا حاکم تھا ایلچی اور پیغام بھیجا کہ جب ہمارا لشکر واپس لوٹے گا۔ تو شیخ نورالدین بے خطر ہو کر لازماً صوران آئے گا۔ اسے چاہیئے کہ اس کی گھات میں رہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ (عبدالخالق) اس (نورالدین) کو گرفتار کر لے۔ امیر عبدالخالق جس کی امیر شیخ نورالدین سے سخت عداوت تھی۔ (مصرعہ) تیغ کھینچے ہوئے راستے پر گھات میں بیٹھ گیا۔

امیر شیخ نورالدین لاپرواہی سے ولایت میں گھس آیا۔ اور امیر عبدالخالق نے ناگہاں اس پر

Marfat.com

حملہ کر دیا۔ اور بھاری لڑائی لڑ کر اس کی جمعیت کو پریشان کر دیا۔ اور امیر شیخ نورالدین بھر صرف تیس سواروں کے ساتھ مغول کی طرف چلا گیا۔ اور اگرچہ امیر عبدالخالق اس کو گرفتار کر سکتا تھا لیکن اُس نے خیال کیا کہ اگر وہ (شیخ نورالدین) گرفتار ہو جائے گا تو امیر شاہملک اُس (عبدالخالق) کو بھی نہ چھوڑے گا۔ مختصر یہ کہ مال غنیمت سے دس ہزار گھوڑے عبدالخالق کے ہاتھ لگے اور وہ مریض پڑ کر سترہ روز بعد ہی مر گیا۔

بیت، فتحمندی کے زمانے میں بدنصیبی سے ڈر کیونکہ بلند آسمان کا دَور یکساں نہیں رہتا،

امیر شاہ ملک نے اس علاقے کے فتح کرنے کے بعد اس کی جگہ (حکومت) تیمور ملک دلد دولدای کو دیدی کیونکہ اس کے خصائل میں مردانگی اور دانشمندی کے آثار نظر آتے تھے۔

امیر شیخ نورالدین محمد خاں پسر خضر خواجہ بادشاہ مغولستان کے پاس گیا اور کوشش کی کہ امیر شاہ ملک کے ایلچیوں کو جو اُس جگہ تھے گرفتار کر لیویں۔ اور خاں نے پندرہ ہزار جوان مقرر کئے۔ کہ اس کے بھائی شمع جہاں کی ہمراہ ماوراالنہر جاویں۔ اور امیر شاہملک نے آگاہ ہو کر موجودہ حالات پر مشتمل ایک عرضی (آنحضرت خاقان سعید) کے دربار میں بھیجی اور میرزا اُلغ بیگ نے سمرقند میں قیام کیا۔ اور امیر شاہ ملک نے مخالفوں سے لڑنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور مغول قلعہ سیرام کے محاصرہ میں جو کہ امیر عبدالخالق کے آدمیوں کے قبضے میں تھا مشغول تھے۔ انہوں نے امیر شاہملک کے آنے کی خبر سنی تو اس کی جانب روانہ ہوئے اور امیر شاہ ملک (بھی) اُن کی آمد سے آگاہ ہوا۔ اُس نے ایک تدبیر سوچی جو کہ موافق تقدیر ہوئی۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اُس نے شایستم کو جو کہ اُس کا شایستہ نوکر تھا۔ دو ہزار نامور سوار دے کر حکم فرمایا۔ کہ دھاوا کر کے ولایت نیگی میں داخل ہو جائیں۔ اور اُس ولایت میں مغولوں کے مکانات پر قبضہ حاصل کریں۔ شایستم رات دن تیزی کے ساتھ سفر طے کر کے ایسے وقت پہنچا کہ مخالفوں کو خوابِ غفلت میں سوتا ہوا پایا اور اُس نے سب کو ہلاک کر کے گھروں کو لوٹ لیا۔ اور بہت سا مال غنیمت لیکر چھ ہزار گھوڑے امیر شاہ ملک کی خدمت میں پہنچا دئے۔ مغول یہ خبر سن کر پریشان ہو گئے اور مختلف سمتوں کو بھاگ گئے اور امیر شاہ ملک نے مغولوں کی واپسی کے حالات سے آنحضرت کو آگاہ کیا۔ اور جس وقت آنحضرت کی مبارک سواری بادغیس کے سرد مقام پر تھی۔ آنحضرت نے لشکر۔۔ں کو رخصت فرما کر دارالخلافہ کی طرف واپس ہوئے چنانچہ اُس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اُن حالات کی تفصیل جن کی قلم عنبرین خال (سیاہی) سے بھرا ہوا قلم اُس نے گفتگو کے

Marfat.com

وعدہ کی خوشبو سے مشک سائی کی (دکھا)

حضرت خاقان سعید کے جانب ماوراء النہر جانیکا ذکر

فرہنگ :- طرف بستن :- فائدہ حاصل کرنا، صائب :- درست، ثاقب :- روشن
طعم :- ذائقہ سبک داشت :- فرومائگی کمینہ پن، حسادہ :- جمع حاسد
اضداد :- جمع ضد، صلات :- جمع صلہ، نوادر :- جمع نادرہ

جب امیر شیخ نورالدین کو مغلوں کی طرف سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اور اس کے لالچ کے دانت ناکامیابی کے حلق میں ٹوٹے (ناکام رہا) تو حیلہ سازی کی طرف متوجہ ہوکر مغولستان کی طرف اپنے آدمی بھیجے۔ اور عرضی کی صورت میں پیغام بھیجا۔ کہ میں نے تم سے بارہا کہا کہ امیر شاہ ملک تمہارا دوست نہیں ہے اور تم کو دھوکا دیتا ہے لیکن تم نے یقین نہیں کیا۔ دیکھو اب تمام قبیلے کو تباہ کردیا ہے۔ اگر اس واقعہ کا تدارک نہ کروگے تو (آئندہ) اس کا زیادہ نقصان ہوگا۔ محمد خاں بہت سا لشکر لیکر ماوراء النہر کی طرف روانہ ہوا۔ یہ خبر سمرقند پہنچی۔ اور میرزا الغ بیگ نے تمام واقعہ کی تفصیل آنحضرت کے دربار میں پہنچادی۔ حضرت شاہرخ نے لشکروں کی حاضری کے لئے حکم دیا اور دولت واقبال کے ساتھ ماوراء النہر کی روانگی کا ارادہ مصمم کیا۔ اور ربیع الاول کے آخری چہارشنبہ کو دارالسلطنت ہرات سے باغ مختار میں تشریف لائے اور ملک کے لشکروں کی ساتھ روانہ ہوکر دریائے مرغاب پہنچے اور میرزا الغ بیگ کے قاصد نے خبر پہنچائی کہ مغل اپنی ولایت کو واپس چلے گئے۔ اور اس حال کی مختصر تشریح یہ ہے کہ محمد خاں اپنے پایۂ تخت سے موضع ملان باشی جو کہ نیگی اور موران کے درمیان ہے آیا۔ اور امیر شیخ نورالدین سے جا ملا۔ محمد خاں نے اپنے امیروں سے مشورہ کیا۔ اور تجربہ کار لوگوں نے کہا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم شیخ نورالدین کے واسطے ایک طاقتور اور زبردست قوم سے دشمنی کریں۔ اور جنگ کا نتیجہ نہ معلوم کیا ہو۔ (محمد خاں نے) ایک ایلچی جسکا نام حافظ تھا امیر شاہ ملک کے پاس بھیجکر پیغام دیا۔ کہ پہلے ہمارے درمیان عداوت نہ تھی۔ اور (اب) جو جھگڑے کی صورت پیدا ہوئی وہ اہل غرض لوگوں کے بھڑکانے سے ہوئی۔ اب ہم تجھ سے

Marfat.com

دوستی کرتے ہیں اگر تیرے اور شیخ نورالدین کے درمیان کوئی جھگڑا ہوگا تو ہم اس کی حمایت نہ کریں گے۔ امیر شاہ ملک نے ایلچی پر مہربانی فرماکر اس کو خوش وخرم واپس کیا۔ اور نوروز بخشی کو پادشاہانہ تحفوں کی ساتھ محمد خاں کی خدمت میں بھیجا اور دونو طرف سے دوستی کی بنیادیں مضبوط ہوگئیں۔

اسی اثنا میں میرزا الغ بیگ کا نوکر ملک یساول پہنچا اور عرض کی کہ میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک کے درمیان کدورت (تنفر) ہے آنحضرت مغول کی واپسی اور ملک یساول کی خبر کے انتظار کی وجہ سے ماوراالنہر کی طرف روانگی میں دیر کر رہے تھے۔ اور (اسلیئے) چند روز اتلک جیجکتو میں قیام فرمایا۔ اور امیر سید علی ترخاں کو سمرقند کی خبروں کی تحقیق کے لئے روانہ فرمایا۔ امیر سید علے نے حالات کی تحقیق سے معلوم کیا کہ اُس وقت سے جب سے کہ آنحضرت نے امیر شاہ ملک پر مہربانی فرماکر اُس کو ممالک ماوراالنہر میں صاحب اختیار بنایا۔ تمام امور (اُس کی) روشن رائے اور درست غور کی وجہ سے جمہور کے حسب منشا منتظم ہوگئے۔ اور میرزا الغ بیگ کو نصیحت کرنے اور اس کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرنے کا شوق رکھتا ہے لیکن اکثر طبیعتوں کو خصوصاً پادشاہوں کی طبائع کو نصیحتیں بری معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ بادشاہ لوگ ہر وقت زمانے کے ذائقہ کو اپنی مرضی کے موافق شیریں اور خوشگوار چاہتے ہیں اور تمام دنیا کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہیں۔ اور اگر امیر نے مصلحت کی بنا پر شاہزادہ کی رائے کے خلاف کیا ہوگا۔ تو اہل غرض لوگوں نے اُس کو (امیر کی) فرومایگی اور کمینہ پن سے منسوب کرتے ہونگے اور مخالف طریق پر ظاہر کرتے ہونگے۔ کس طرح خیال ہو سکتا ہے کہ نصیحت عداوت کا سبب بن جائے۔

بیت:۔ (جب) دوا ہی بیماری کا سبب ہوگئی تو پھر بیماری کے رفع ہونے:
اور بیمار کی صحتیابی کی کیا اُمید ہو سکتی ہے۔

اس قسم کے واقعات مخالفین کی مکاری اور حاسدوں کی بندشوں سے کچھ بعید اور عجیب نہیں ہیں۔ خاصکر بادشاہوں کے حضور میں۔ المختصر امیر سید علی ترخان نے واپس آکر حالات کی تفصیل بیان کی اور اس طرف امیر شاہ ملک مغول کی طرف روانہ ہوا حضرت خاقان سعید نے چاہا کہ ملک کا انتظام سلطنت کے بزرگی کی مناسبت سے ہو۔ اسلئے ظفر نشان سواری سمرقند کو روانہ ہوئی۔ اور قبۃ الاسلام بلخ آکر دریائے جیحوں پر پل باندھا۔ اور مبارک سواری نے اکیسویں جمادی الاولی کو دریا سے عبور کیا۔ اور میرزا الغ بیگ اور دیگر سب اکابر نے منزل تشقا پر دستبوسی کا مشرف حاصل کیا۔ اور آنحضرت نے دارالخلافہ سمرقند میں اس طرح نزول فرمایا جیسے

آفتاب منزلِ شرف ہیں۔ اور اُس شہر کے اکابر اور نامور صاحبقران کے مزاروں پر جا کر مستحقوں کو تحفے اور صدقے عنایت فرمائے۔ اور مرغزارِ کان گل لشکر گاہ بنایا گیا اور چند روز کے بعد امیر شاہ ملک کا نوکر امیر شیخ نورالدین کا سر لایا اور اس امر کی تفصیل نادر واقعات میں سے ہے

امیر شاہ ملک کے حسنِ تدبیر سے ہُر قداق کے ہاتھوں سے امیر شیخ نورالدین کے قتل کے حالات

فرہنگ:۔ تسییر:۔ رفتار برج   عنف:۔ سختی،   لواحق: جمع لاحق

اندا:۔ بھائی، عزیز،   امارت:۔ امیر ہونا   اعتذار:۔ معافی چاہنا

غدار:۔ زیادہ دھوکہ کرنے والا   رقعہ:۔ بساط شطرنج   فرزیں بند: شطرنج میں پیادہ اور وزیر سے بادشاہ کو گھیرنا   فیل بند:۔ شطرنج کے فیل سے دوسرے مہروں کو روکنا۔

جس کسی کے طالع (جنم پترا کے سیارے) کا سفر قاطع سیارے تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ لازماً نیک اثر ہونے کی بجائے نحوست کا اثر حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے لئے جو تدبیر کرتا ہے (ہمیشہ) خلاف پڑتی ہے

بیت:۔ زمانہ ہزار ... معانئیں ظاہر کرتا ہے۔ مگر ہمارے خیال کے بموجب ان میں سے ایک بھی نہیں ہوتی۔ (یعنی زمانہ ہماری خواہش کے مطابق کبھی نہیں ہوتا)

اور جس کسی کو اس بات میں شک ہو اور گذشتہ واقعات کا یقین نہ کرتا ہو اُس سے کہو کہ ان حالات (قتل امیر شیخ نورالدین) کی تصویر کو عبرت کی آنکھ سے دیکھے اور اس واقعہ کو عقل کے کان سے سنے۔ کیونکہ قدیم تاریخوں اور فاضلوں کی تالیفوں میں ایسے کسی حادثہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اور واقعہ کی تفصیل اس طور پر ہے کہ جب امیر شاہ ملک مغولستان کو روانہ ہوا۔ اور ایسحول کے کنارے پل باندھنے کا ارادہ کیا۔ امیر شیخ نورالدین کو خبر ہوئی اور ایک قاصد چنگیز اغلان کے پاس بھیجا۔ اور پیغام دیا کہ میں امیر شاہ ملک کے ساتھ برائی کرتا رہا ہوں اور خود معافی نہیں

Marfat.com

مانگ سکتا۔ اس لیئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان واسطہ بن جائیں۔ اور جو کچھ اس (میری) طرف سے قبول فرمائیں گے اُس پر عمل کیا جائیگا چنگیز اغلان نے اوزبک کو جو اُس کے بڑے نوکروں میں سے تھا۔ اور اپنی چرب زبانی سے سختی کی آگ کو مہربانی کے پانی سے بجھاتا تھا۔ روانہ کیا اور یہ پیغام دیا کہ "آنجناب امارت مآب (امیر) سے یہ اُمید ہے کہ (میری) درخواست رَد نہ کی جائے گی۔ اور نصیحت قبول ہوگی۔ کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ دشمنی کا درخت پشیمانی کا پھل لاتا ہے اور جھگڑے کا بیج ناکامی کا ثمر دیتا ہے۔ اگر آنجناب میری محبت کے تعلقات اور دیرینہ دوستی کا لحاظ فرماتے ہوئے میری نصیحت کو رضامندی کے کان سے سننا قبول فرمائیں گے تو میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں کہ امیر شیخ نورالدین آئندہ آنجناب کا رضاجو (فرمانبردار) رہے گا۔ امیر شاہملک نے جواب دیا کہ اگر (شیخ نورالدین) صلح وصفائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ قتو ماں آقا اور اپنے بھائی شیخ حسن اپنے نوکر شنکم اور اپنے بیٹے محمود شاہ کو ہمارے پاس بھیجدیے تاکہ اس کی بات کا یقین کیا جائے (کیونکہ) یہ مثل مشہور ہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ (بھی) پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ شیخ نورالدین بہت مرتبہ ہم کو دھوکہ دے چکا ہے۔

جب امیر شیخ نورالدین چنگیز کی طرف سے نا اُمید ہوگیا۔ علی کا امیر عمر تاباں کے نوکر کو جس کو چار ماہ سے قید میں ڈال رکھا تھا۔ امیر موسیٰ کا اور امیر دو تخواجہ کے پاس بھیجا کہ تم عرصے سے شاہملک کے بھائی بند بنے ہوئے ہو۔ اب وقت ہے کہ ہمارے طرفدار بنکر اُس سے صلح کرا دو۔ اگر وہ سختی سے بات کرے نرمی اور عاجزی سے اُس کو منع کرو۔ (اُن) اُمرا نے (شاہملک سے) بات چیت کی۔ امیر شاہملک نے اُن کو امیر شیخ نورالدین کے پاس بھیجا۔ اور خود اُن کے پیچھے صوران آیا اور قاصد روانہ کرکے کہا۔ اگر تو قصوروں کا اعتراف کرکے یہ کہے کہ میں نے بُرا کیا تو میں تجھ سے صلح کرلوں گا ورنہ میرے اور تیرے درمیان لڑائی ہے۔ امیر شیخ نورالدین نے کہا کہ اگر امیر شاہملک (صرف) دو نوکروں کے ساتھ قلعے کے دروازے تک آئے اور میں بھی صرف دو نوکروں کے ساتھ آؤں اور ایلچی و مقام کے بغیر (آپس میں) باتیں کریں تو بہتر ہوگا اس معاہدے پر دونوں نے ایک دوسرے سے ملکر سلام کیا۔ اور بغلگیر ہوکر بات چیت کی۔ امیر شاہملک نے کہا۔ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ حضرت صاحبقران نے تجھکو بیٹوں کے برابر پرورش کرکے تجھے امارت کے درجے تک پہنچایا اور تو خود انصاف کر کہ کسی شخص نے بھی اس (صاحبقران کے خاندان) کے ساتھ بے حرمتی سے پیش آنے کی ایسی جرات کی ہے جیسی کہ تو کر رہا ہے۔ اب گذشتہ را

Marfat.com

صلاۃ (ع) کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ گذری ہوئی بات کا ذکر نہ کرنا چاہیے۔
میں حضرت خاقان سعید کے کرم پہ بھروسہ رکھتا ہوں کہ اگر تو معافی چاہے گا تو تجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ امیر شیخ نورالدین نے کہا۔ رسی جب ٹوٹ جاتی ہے درست نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی بھی ہے تو اس میں گرہ کا عیب باقی رہ جاتا ہے۔
بیت، رسی جب ٹوٹ جاتی ہے۔ جوڑی جا سکتی ہے لیکن درمیان میں گرہ رہ جاتی ہے ؎
صلح کی بات طے نہ ہوئی۔ امیر شاہ ملک نے تومان آغا کو سلام کر کے اور حضرت صاحبقران کے زمانے کو یاد کر کے رونے لگا۔ اور امیر شاہ ملک نے شیخ نورالدین سے کہا۔ دن چڑھ گیا اور ہوا گرم ہو گئی۔ ہمارے لئے شامیانہ اور کھانا بھیج تاکہ پھر ہم کچھ دیر آرام کریں
بیت:۔ اگر چند روز تو اس سرائے میں فرصت رکھتا ہے۔ تو خوب آرام کر کیونکہ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔
اس بات سے اس کو دھوکہ دیا۔ دھوکہ باز اور فریبی دنیا پر افسوس ہے۔
القصہ موسیٰ گا اور امیر دولت خواجہ کئی مرتبہ ادھر ادھر آئے اور گئے لیکن صلح کی بات قرار نہ پائی۔ جب امیر شاہ ملک نے دیکھا کہ شیخ نورالدین صلح نہیں کرتا۔ تو ہر قداق کی رائے امیروں سے بیان کی۔ امیروں نے کہا وہ ایسا (بیوقوف) نہیں ہے کہ اس پر اس طرح حملہ کیا جائے۔
(ع) ہما کب کسی کے جال میں گردن پھنساتا ہے۔
(پھر) امیر شاہ ملک نے دوسرے اُمرا سے یہ بات نہ کہی۔ اپنے دل میں کہا۔ یہ کام دلیری سے ہی ہو سکتا ہے اور یہ بھید کسی سے کہنا نہیں چاہیئے۔
(ع) اگر تو عقلمند ہے تو یہ باتیں اپنے دل سے ہی کہہ
(شاہ ملک نے) اُمرا سے کہا اس بدنصیب (نورالدین) کو ایک بار اور نصیحت کرو کہ اگر خود اپنے لڑکے سمیت آنحضرت کی خدمت میں نہیں جاتا تو اپنے دو اچھے نوکروں کو ہی بھیج دے تاکہ (ہماری) واپسی نیکنامی سے ہو جائے۔ امیر گئے اور امیر شیخ نورالدین دو سواروں کیساتھ قلعہ کے نزدیک کھڑا ہوا اُن سے باتیں کر رہا تھا۔ امیر شاہ ملک نے ہر قداق سے کہا۔ تو میرے بھائی کے برابر ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اگر آج بہادری کا قدم بڑھائے اور اس تدبیر پر جو کہ تیرے دل میں آئی ہے عمل کرے تو شاید فتح حاصل ہو جائے اور تیری دلاوری کا نام صفحہ دنیا پر باقی رہ جائے اس سے پہلے کہ امیر واپس ہوویں تجھے شیخ نورالدین کے پاس جانا چاہیئے۔ اور وہ جب تجھے دیکھے گا

Marfat.com

ضرور تجھے بلا کر تجھ سے بغل گیر ہوگا۔ جب تو نزدیک پہنچے پیادہ ہوجا اور جب تجھ سے بغل گیر ہونے کے لئے سر جھکائے اس کو مردانہ اور دلیرانہ اس طرح بغل میں لے کہ تیرے ہاتھ اس کی کمر پر مضبوطی سے پڑیں۔ اور مضبوطی سے پکڑ کر اُس کو گھوڑے سے نیچے گرا لے۔ اس کو نیچے گرانا تیرا کام ہے اور تیری حفاظت کرنا ہمارا کام۔

ہرقداق قلعہ کے دروازے پر گیا اور جب شیخ نورالدین کی نظر اُس پر پڑی۔ اُس نے آواز دی۔ ہرقداق پیادہ ہوکر کئی بار تعظیم بجالایا اور امیر شیخ نورالدین جھکا اور بغل کھول کر اُس کو بغل میں لیا۔ جب دھوکہ باز ہرقداق کے ہاتھ امیر (نورالدین) کی پیٹھ سے مل گئے اس کو پوری طاقت سے نیچے کھینچ لیا۔ جب وہ زمین پر گرا اس کے سینے پر زانو رکھ دیا اور تلوار میان سے نکال لی۔ شیخ نورالدین کے "۲" نوکروں نے جو قلعہ سے باہر تھے ہرقداق پر حملہ کردیا۔ اور ایک نے اس کے بازو پر تلوار چلائی۔ اور ہرقداق نے شیخ نورالدین کو زانو سے دبائے ہوئے سوار پر تلوار چلائی۔ اور ایسی ماری کہ گھوڑے کا ہونٹ کٹ گیا۔ اور گھوڑے (سواروں کو لئے ہوئے) بھاگ گئے۔ تلوار شیخ نورالدین کے چہرہ پر پڑی۔ اس طرح کہ اس کے ہاتھ کی اُنگلیاں جن سے وہ تلوار روکنا چاہتا تھا۔ اور ناک اور سر کا آدھا حصہ جدا ہوگا۔ اور امیر شاہ ملک ایک بلندی سے دور سے اُن کو دیکھ رہا تھا۔ جب ہُرقداق نے ہاتھ اوپر اُٹھائے امیر شاہملک دو سو مسلح سواروں کے ساتھ حملہ کر کے قلعہ کے دروازے تک پہنچ گیا۔ ہرقُداق اب تک شیخ نورالدین کے سینہ پر سوار تھا جب مدد پہنچ گئی ایک دو اور تلواریں اس کے سر پر ماریں اور اس کا سر تن سے جدا کر کے ذلت کی خاک پر ڈالدیا۔

امیر شاہ ملک نورالدین نے اگرچہ چند روز تک امیر شاہ ملک کے ساتھ لڑائی کی شطرنج کھیلی اور لڑائی اور جنگ کی بساط پر دشمنی کا گھوڑا دوڑایا۔ اور دھوکے کے فرزین بند کے پیچھے جائے پناہ بنائی۔ (لیکن) دشمن کی بازی سے نظر اوجھل کر کے اور اس کی مکاری کے فیل بند کو بیکار سمجھ کر مات کے خانہ میں بیٹھ گیا۔ اور زندگی کی بساط لپیٹ دی (جان دے دی)

بیت:۔ اگرچہ اپنی فیل بازی سے فرزین بند بنایا۔ لیکن بادشاہ کے ایک پیادے سے
رُخ (چہرہ) گھوڑے سے دور جا پڑا۔

امیر شاہملک نے ہرقداق پر جس نے اتنا بڑا کام کیا تھا۔ بہت مہربانی اور عنایت فرمائی۔ اور اس سے کہا کہ میں تمام عمر تیرا ممنون رہوں گا۔ ہرقداق نے عرض کی کہ اگر میں نے خدمت میں

Marfat.com

مشقت برداشت کی۔ تو وہ آقا کی خوشنودیٔ مزاج کی اُمید پر مجھ پر آسان ہوگئی۔ اور ایسا کام اقبال کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے بڑھکر اور کونسی خدمت ہو سکتی ہے کہ خادم کی خدمت کا نام قبیلے میں باقی رہے۔ اور یہ سب کچھ مخدوم (آقا) کی اچھی فرمانبرداری کی فکر کا نتیجہ ہے۔

امیر شاہملک نے اس واقعہ کے بعد قلعہ صوران کا محاصرہ کیا حضرت خاقان نے امیر شاہملک کو بلا کر حکم دیا کہ قلعہ والے تجھ سے خوفزدہ ہیں تو ہمارے پاس آجا۔ تاکہ ہم آدمی بھیجکر اُن کو بلالیں امیر شاہملک اطاعت کی کمر باندھکر بہشت جیسی صفات رکھنے والے حضرت کی جانب "اور جیسے تونے اُدھر دیکھا تو تونے عیش و راحت اور بہت فراخ ملک دیکھا" چلا گیا۔

(ع) اقبالمندوں کا دامن نہ چھوڑ

ماوراء النہر کی طرف سے حضرت خاقان سعید کی واپسی کا ذکر

فرہنگ:- کوکبہ:- ستارہ، بزرگی، باڈی گارڈ۔ رباط:- مرائے۔
آسیب:- تکلیف، ضرر۔ بہ تجدید:- از سر نو۔

جب ماوراء النہر کی ولایتوں کا از سر نو انتظام ہو چکا اور ممالک کے اطراف شریر لوگوں کے شر سے محفوظ ہوئے حضرت خاقان سعید نے واپسی کا عزم فرمایا اور فتحمند سواری کان گل سے روانہ ہوکر گوک گنبد آئی۔ وہاں پر میرزا احمد میرک نے فرمانبرداری کی کمر کس کر (فرمانبرداری کا اظہار کرکے) دستبوسی کا شرف حاصل کیا اور (آنحضرت کی) مہربانی سے عزت حاصل کی۔ اور امیر شاہملک نے بھی خدمت کی نیکی کی عزت حاصل کی اور مہربانی کے آفتاب نے اس کے حالات کے چہرہ پر بزرگی کی روشنی ڈالی۔ اور میرزا الغ بیگ نے اُسی منزل میں بڑا جشن مناکر بادشاہانہ نذرانے پیش کئے۔ اور امیر شیخ حسن، امیر شیخ نورالدین کے بھائی نے عرضی بھیجکر اطاعت کا اظہار کیا۔ آنحضرت نے توکل چہرہ کو بھیجکر فرمایا کہ ایلچی تومان آقا کو ہمارے پاس بھیج۔ اور چونکہ میرزا الغ بیگ اور امیر شاہملک کے درمیان کچھ کدورت ہوگئی تھی۔ اسلئے (آنحضرت کا) مبارک حکم نافذ ہوا کہ امیر شاہملک خراسان کو روانہ ہوجائے۔ اور بزرگ سواری نے دولت، واقبال کی بزرگی کے ساتھ دارالخلافہ ہرات میں نزول فرمایا۔ چند دن بعد بزرگ بانو تومان آقا پہنچی۔ اور آنحضرت تعظیم کی رسوم بجالائے اور قصبہ کوسویہ بزرگ بانو کی مدد معاش کے لئے عطا فرمایا۔ اور اب تک اُس قصبہ میں اس کی یادگاروں میں سے مدرسہ خانقاہ اور سرائے نہایت آباد ہیں۔ ——

Marfat.com

میرزا خلیل سلطان اور اسکی والدہ خانزادہ کی وفات کا ذکر

فرہنگ :- نازلہ :- مصیبت، طنین :- بھنبھناہٹ
ارتحال :- کوچ، جوار :- قرب، شرفات :- کنگرہ،

جب مبارک سواری دارالخلافہ ہرات پہنچی تو شاہزادہ جہانیاں نصیر الدین میرزا خلیل سلطان کے بیٹے کو پہنچنے والے حادثہ اور جانسوز واقعہ کی خبر سنی۔ کہ ملک رے میں دو تین روز بیمار رہ کر سولہویں رجب کو جوانی کی حسرتیں (دل میں) لیئے ہوئے قبر کی منزل کا راہی ہوا۔ اس حادثہ کے وقوع ہونے سے اور اس مصیبت کے آنے سے عزیزوں کے دل آگ پر اور جانیں تکلیف میں ہوگئیں (بہت سخت صدمہ ہوا)

بیت :- عزیزوں کے آنسوؤں کا سمندر ایسا موجزن ہوا کہ آسمان آنسوؤں کے طوفان پر
بلبلے کی مانند معلوم ہونے لگا۔

ابھی کانوں نے خلیل سلطان کی وفات کی خبر کے صدمے سے آرام نہ پایا تھا۔ کہ اس کی والدہ مہد علیا خانزادہ کی وفات کی خبر دماغ کے محل کے کنگرہ اور خیال کے حجرے کے بالاخانے میں پہنچی (خانزادہ نے انتقال فرمایا) (ع) ایک داغ اچھا نہ ہوا تھا کہ دوسرا داغ پہنچا۔

اور اس بزرگ بانو نے مشہد مقدس امام رضا علیہ السلام میں وفات پائی۔ اور (وہ بزرگ بانو) روضہ بزرگوار امام مذکور کے قریب دفن ہوئی۔ انسان اور اس کے حالات اور اس کے سرانجام اور نتیجہ آخری کی مثال ایک مسافر کی ایسی ہے کہ اس کی (پہلی) منزل پنگوڑا اور آخری مسکن لحد ہے۔ اور ان دونوں منزلوں کے درمیان چند گنے ہوئے مقامات اور چند گنتی کے دن ہیں۔ ہر سال ایک قیامگاہ کی مانند اور ہر فصل ایک منزل کی مانند۔ ہر مہینہ ایک فرسنگ۔ اور ہر ہفتہ ایک میل۔ ہر دن سفر کا ایک حصہ۔ اور ہر گھڑی ایک مسافت۔ اور ہر سانس ایک قدم کی مانند ہے۔ اور انسان اس میں بے پرواہ بیٹھا ہوا ہے اور آخرت کی منزل کا کوئی فکر نہیں کرتا۔

رباعی :- دیکھ کہ عمر کی کہانی اختتام کو پہنچی۔ اور عمر کے پروانہ کی شمع پگھل گئی۔ تو غافل اور خوش بیٹھا ہوا ہے اور اجل کی ہوا امید کے تنکے اور عمر کا دانہ دونوں چیزیں لیگئی:

ممالک فارس و عراق کے واقعات کا ذکر

فرہنگ دل دگرگوں کردن :- دل بدل لینا۔ دشمن ہو جانا۔

Marfat.com

حسنِ اعتقاد = عقیدتمند ہونا۔ عید الضحیٰ = عید قربان،

ماہ صفر میں میرزا اسکندر ممالک فارس سے نامور لشکر تیار کر کے ولایتِ کرمان کو روانہ ہُوا اور اول سیرجان پہنچکر اُس کا محاصرہ کر لیا۔ سیرجان کے باشندے بیرونی دیوار تعمیر کر کے قلعہ کوہ میں بھاگ گئے۔ اور میرزا اسکندر ایک جماعت کو محاصرہ پر چھوڑ کر کرمان کو چلا گیا۔ اور جہاں کہیں اِس کا لشکر پہنچا وہاں عمارت اور زراعت کا نشان تک باقی نہ رہا۔ کچھ فوج امیروں کے ساتھ بم جیرفت اور سارے گرم علاقوں میں دھاوا کرنے کیلئے بھیجی۔ اور خود کرمان کے نواح میں آیا۔ اور وہ لوگ جو سیرجان کا محاصرہ کر رہے تھے عیش میں مشغول ہو گئے۔ اور احتیاط کا طریقہ چھوڑ دیا۔ قلعہ والوں نے ناگاہ شبخون مارا اور غلبہ حاصل کیا۔ چنانچہ محاصرے کے امیر مغلوب ہو کر باحالِ تباہ (اسکندر کے) لشکر میں آ گئے۔ میرزا اسکندر نے غضب آلود ہو کر بھاگنے والوں کو ایسی سزا دی جو دوسروں کے لئے عبرت سکھانے والی تھی۔ اور میرزا اسکندر نے امیر عبد الصمد کو خبیص کیطرف بھیجا۔ سلطان حسین اس کی مدافعت کے لئے کرمان سے روانہ ہوا۔ اُن کے درمیان سخت جنگ واقع ہوئی۔ آخرکار برہان الدین عبد الصمد نے فتح حاصل کی اور اسی طرح وہ امیر جو کہ گرم علاقوں میں گئے تھے فتحمند ہوئے۔ اور دونو گروہ مظفر و منصور واپس آئے۔ میرزا اسکندر نے کرمان کے بیرونی حصے پر قیام کیا۔ کرمانیوں نے مرتضٰی اعظم سید ... الدین (اُس کا بھید پاک ہو) کو باہر بھیجا۔ اور مال اور خراج دینا قبول کیا۔ میرزا اسکندر نے اُس عقیدتمندی کی بنا پر جو کہ وہ سید اعظم سے رکھتا تھا۔ نیز یہ سنکر کہ میرزا رستم قرا یوسف کے دربار سے واپس آ گیا ہے اور اصفہان چلا گیا اور قطب الدین طاری باغی ہو گیا۔ ان تمام وجوہات سے سید (مرتضیٰ) کی درخواست قبول کر کے صلح کر لی اور شیراز کیطرف واپس ہوا۔

اور جب میرزا رستم تبریز کی طرف سے اصفہان آیا۔ خواجہ احمد صاعدی نے جو کہ صاحب اختیار تھا۔ عراق کے تمام نمائیدوں کے ساتھ استقبال کیا اور میرزا رستم نے اصفہان میں ایکدو مہینے کامیابی (عیش و آرام) کیساتھ گذارے۔ اور چونکہ خواجہ احمد صاعدی رستم کے احکام کے خلاف کرتا تھا میرزا رستم نے اس کے قتل کے بارے میں امیروں سے مشورہ کیا۔ انہوں نے طے کیا کہ جب عید قربان جو کہ آنیوالی ہی تھی آئے اسکو تنہا مجلس میں بلا کر قتل کر دیا جائے۔ اور اس قرارداد کے بموجب عمل کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔

(۶) کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ جو کوئی مر گیا وہ ختم ہو گیا ؛

(پھر) اصفہانیوں نے میرزا رستم سے دل بدل لیا اور میرزا رستم اسکندر کے نزدیک پہنچ گیا۔ میرزا رستم مقابلے کی طاقت نہ رکھتا تھا مجبوراً خراسان چلا گیا ؛

Marfat.com

اس سال میں امیر قرا یوسف اور اس کے بیٹوں کے حالات کا ذکر

فرہنگ :۔ خانیت :۔ پادشاہت یشحنہ :۔ کوتوال ۔ کردستانات :۔ کردستان کے علاقے ۔

جب امیر قرا یوسف کو سلطان احمد کیطرف سے اطمینان ہو چکا اور دارالخلافہ تبریز کے تخت پر قابض ہوا۔ اس کی یہ خواہش ہوئی کہ اس کی اولاد میں (بھی) بادشاہت برقرار رہے اس لیئے اس نے ایک زریں تخت بنوایا۔ اور ایک بڑا جشن منعقد کیا اور آذربائیجان کے بڑے بڑے لوگوں کو طلب کیا اور پیر بوداق کو جو کہ اس کا سب سے زیادہ نیک اور قابل بیٹا تھا۔ تاج اور کمر بند سے سرفراز کیا اور پادشاہ بنا دیا۔ اور اس کو تخت زریں پر بٹھا کر اس کے سامنے ماتحت کی طرح کھڑا ہو گیا اور چند روز تک بڑے جشن منائے۔ اور آذربائیجان کے نمائندوں اور ترکمان کے امیروں کو پادشاہانہ خلعتوں اور خسروانہ کمر بندوں سے سرفراز کیا۔ اور ان تمام نے مناسب نذرانے پیش کئے۔ اور جشن کے بعد فرمان کی پیشانی پر یہ عبارت لکھی گئی۔

"سلطان پیر بوداق یر لیغیدبن الو النصر یوسف بہادر نویان (شہزادہ) سوزمیز"

اور اسی سال میں امیر قرا یوسف کے بڑے بیٹے شاہ محمد نے بغداد کو فتح کر لیا۔ اور اس کا حال اسطور پر ہے کہ سلطان احمد کے قتل کے بعد شاہزادہ ولد بن شاہزادہ شیخ علی بن سلطان اویس کی اولاد یعنی سلطان محمود و سلطان محمد و سلطان اویس بغداد کے حاکم ہوئے۔ اور ان کے درمیان بڑا جھگڑا پیدا ہو گیا امیر شاہ محمد بن امیر یوسف اردبیل میں تھا۔ یہ خبر سنکر اس نے ملک بغداد فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حملہ کر کے اچانک سوق سلطان دروازہ پر جا کھڑا ہوا۔ اور اس وقت شاہ ولد کا بڑا بیٹا سلطان محمود حاکم تھا۔ اور اس کی طرف سے عبدالرحیم ملاح صاحب اختیار تھا۔ شریر لوگوں کے ایک گروہ نے امیر بخشالیش سے جو کہ بادشاہ کے زمانے میں کوتوال اور داروغہ تھا کہا کہ تیری موجودگی میں اس کشتی بان (ملاح) کو حکومت کرنے کا کیا استحقاق ہے (اور انہوں نے) اتفاق کر کے ملاح کو قتل کر دیا اور بغداد پر آشوب ہو گیا۔ شاہ ولد کی اولاد اور دختر سلطان اویس بغداد کو چھوڑ کر شوستر بھاگ گئے اور شاہ محمد نے بغداد پر قبضہ کر لیا اور قلعہ ہیت اور کردستان کے بعض علاقوں پر (بھی) قابض ہو گیا اور وہ اس ملک پر سالہا سال تک حکومت کرتا رہا۔

(تمام شد)

مالک کتب ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

Marfat.com

مطبوعات جدید

★

۱- بادۂ حافظ یعنی دیوان حافظ مع شرح (ردیف میم)
—از آقا بیدار بخت خاں، ایم-اے ... ۱/۸/-
۲- گنجینۂ مطالب یعنی دیوان غالب معہ شرح (ردیف میم) " ... ۱/-/-
۳- مطلب پذیری یعنی غزلیات نظیری معہ شرح (ردیف میم) " ... ۱/-/-
۴- ماورائے مجاز یعنی ترجمہ "ارمغان حجاز" " ... ۲/-/-
۵- ابرِ کرم خلاصہ شعر العجم حصہ اول " ... -/۸/-
۶- ابرِ کرم خلاصہ شعر العجم حصہ دوم " ... -/۸/-
۷- صوفیاء کے احکام خلاصہ تصوف اسلام بطرز سوالات و جوابات " ... -/۱۲/-
۸- امام غزالی خلاصہ الغزالی " " " ... -/۱۰/-
۹- بیدار گائڈ یعنی منشی فاضل کی کتب کا مفصل حل " " ... ۱۰/-/-
۱۰- ریاض العلوم یعنی مثنوی مولانا روم متن معہ ترجمہ
از شفیقی عہدی پوری ... ۱/۴/-
۱۱- ریاض المعانی یعنی ترجمہ قصائد قاآنی " " ... /۶/-
۱۲- حبل المتین خلاصہ سیر المتاخرین (از اکبر
تا شاہجہاں) از پروفیسر محبوب الٰہی دہلوی " " ... ۱/-/-
۱۳- آثار خواقین ترجمہ سیر المتاخرین
حصہ دوم (ابو الفضل تا شاہجہاں) " " ... ۲/-/-
۱۴- ترجمہ حاجی بابا اصفہانی از مولینا محمد ادریس ایم اے " ... -/۴/-
فرہنگ حاجی بابا اصفہانی " " ... ۱/-/-

ملنے کا پتہ

ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو

اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

Marfat.com

مطبوعات جدید

★

۱- بادۂ حافظ یعنی دیوان حافظ مع شرح (ردیف میم)
از آقا بیدار بخت خاں، ایم-اے ... ۱/۸/-

۲- گنجینۂ مطالب یعنی دیوان غالب معہ شرح (ردیف میم) " ... ۱/-/-

۳- مطلب پذیری یعنی غزلیات نظیری معہ شرح (ردیف میم) " ... ۱/-/-

۴- ماورائے حجاز یعنی ترجمہ ارمغان حجاز" " ... ۲/-/-

۵- ابرِ کرم خلاصہ شعر العجم حصہ اول " ... -/۸/-

۶- ابرِ کرم خلاصہ شعر العجم حصہ دوم " ... -/۸/-

۷- صوفیاء کے احکام خلاصہ تصوف اسلام بطرز سوالات و جوابات " ... -/۱۲/-

۸- امام غزالی خلاصہ الغزالی " " " ... -/۱۰/-

۹- بیدار گائڈ یعنی منشی فاضل کی کتب کا مفصل حل " " ... ۱۰/-/-

۱۰- ریاض العلوم یعنی مثنوی مولانا روم متن معہ ترجمہ
از شفیقی عہدی پوری ... ۶/۴/-

۱۱- ریاض المعانی یعنی ترجمہ قصائد قاآنی " " ... /۶/-

۱۲- حبل المتین خلاصہ سیر المتاخرین (از اکبر
تا شاہجہاں) از پروفیسر محبوب الٰہی دہلوی " " ... ۱/-/-

۱۳- آثار خواقین ترجمہ سیر المتاخرین
حصہ دوم (ابو الفضل تا شاہجہاں)" " ... ۲/-/-

۱۴- ترجمہ حاجی بابا اصفہانی از مولینا محمد ادریس ایم اے " ... ۲/۴/-
فرہنگ حاجی بابا اصفہانی " " ... ۱/-/-

ملنے کا پتہ

ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو

اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

Marfat.com